قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣعَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ

کہدو میری راہ یہی ہے میں اور میرے ماننے والے یقین پر پہنچکر اللہ تعالیٰ کیطرف بلاتے ہیں

الحمد للہ علی طبع کتاب

شرف اصحاب الحدیث

للامام العلامة الفهامة المحدث اللبيب ابی بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مهدی الخطیب الحافظ البغدادی المتوفی سنہ ۴۶۳ھ

خدا کا شکر ہے کہ امام خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کردہ کتاب "شرف اصحاب الحدیث" عربی سے اردو ترجمہ بنام

فضائلِ محمدی

مترجمہ

جناب مولانا مولوی محمد صاحب مصنف رسالہ محمدیہ و ایڈیٹر اخبار محمدی اجمیری دروازہ دہلی

جسمیں اہلِ حدیث کی حقانیت صداقت قدامت شرافت انکا خلیفۃ الرسول ﷺ وصی الرسول ﷺ وارث الرسول ﷺ ہونا، انکا ناجی فرقہ ہونا، اختلافِ امت کیوقت برحق ہونا وغیرہ حدیث سے ثابت کیا گیا ہے حدیث اور اہلِ حدیث کی فضیلت، رائے اور اہلِ رائے کی مذمت وغیرہ کا حدیثوں سے پورا بیان ہے

بماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۵ھ

محبوب المطابع دہلی میں طبع ہوئی

(ملنے کا پتہ)

دفتر اخبار محمدی اجمیری دروازہ دہلی

بسم الله الرحمن الرحيم

(وصلى الله على سيدنا محمد وآله وسلم)

قال الشيخ الامام الحافظ ابو بكر احمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي رحمه الله:

الحمد لله الذي اصطفى الاسلام دينا لصفوة بريته، وبعث به المرسلين الذين اختارهم من خليقته، وجعلنا قوامين لشريعته وعلى ملته: ذابين عن حريمه عاملين بسنته لحمده حق حمده. ونسأله التوفيق لرشده، ونرغب اليه في المزيد من فضله. وصلى الله على خاتم رسله سيدنا محمد افضل النبيين، وخيرة الله من الخلق اجمعين. وعلى صحابته الاخيار المنتخبين، وتابعيهم باحسان الى يوم الدين.

بسم الله الرحمن الرحيم

وصلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ وسلم

شیخ امام حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے سزاوار ہے جس نے اپنی برگزیدہ مخلوق کے لئے دینِ اسلام کو پسند فرمایا، اور اپنی مخلوق میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ رسولوں کی معرفت اس دین کو بھیجا، اور ہمیں ان کی شریعت وملت کا پابند اور اپنے نبی کے حریم سے مدافعت کرنیوالا اور آپکی سنتوں کا عامل بنایا، ہم اس کی ایسی ہی حمد وثنا کرتے ہیں جس کے لائق وہ ہے، ہم اوسی سے بھلائی اور نیکی چاہتے ہیں، اور ہم اوسکے فضل کی زیادتی کیلئے اوسی کی طرف رغبت کرتے ہیں، اللہ تعالےٰ اپنے رسولوں کے ختم کرنیوالے ہمارے سردار تمام انبیاء سے افضل اور تمام مخلوق سے بہتر حضرت محمد صلی اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

اگلے مسلمانوں کو جو دلی تعلق اور حقیقی عشق حدیث شریف سے تھا وہ محتاج بیان نہیں، لیکن رفتار زمانہ نے جہاں مسلمانوں کی اور بہت سی خوبیوں پر ہاتھ صاف کیا وہاں اس شیفتگی میں بھی نمایاں کمی کر دی۔ آج حدیث پر عمل کرنا بلکہ حدیث کا نام لینا بھی مسلمانوں میں گویا جرم سمجھا جانے لگا، اور وہ اس سے بدکنے لگ گئے، ہاں اس حیثیت سے تو چاہے حدیث کو مان لیں کہ اون کے امام کے فرمان کے مطابق ہے لیکن حدیث کو فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونیکی حیثیت سے ماننا تو کجا اگر ماننے کو کہا بھی جائے تو اس غیر مانوس آواز کو سننا بھی پسند نہیں کرتے۔ آج دین کا دارومدار آمتیوں کے اقوال اون کے رائے قیاس پر رکھدیا گیا ہے اور سچ تو یہ ہے کہ حدیث سے دور کا تعلق بھی نہ رہا۔

بے نماز ہو جانا، بیدین بنجانا، عقائد اسلام کو یکسر بدل دینا، کھلم کھلا فسق وفجور میں مشغول رہنا، غرض کوئی جرم کوئی گناہ اس درجہ پر نہیں سمجھا جاتا جس درجہ پہ اہلحدیث بن جانا، اور براہ راست بلا واسطہ شخصی حدیث رسول معصوم صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنا۔ اگر کوئی آمین رفع الیدین وغیرہ شافعی بن کر کرے تو برحق لیکن اہلحدیث بنکر عامل حدیث ہو کر انہی کاموں کو کرے تو لامذہب بے دین اور گمراہ، میں تو اس نتیجہ پہ پہنچا ہوں کہ اگر جماعت اہلحدیث (کثّر اللہ سوادہم) نہ ہو تو حدیث کا (خاکم بدہن) نام بھی مٹ جائے۔

روزمرہ کے ایسے واقعات ہمیشہ دردناک اور دلخراش صداؤں سے بار بار توجہ دلایا کرتے تھے کہ فضائل حدیث اور اہلحدیث پر کوئی مستقل اور جامع کتاب لکھنی چاہیے، شاید کہ پروردگار عالم کسی سعید روح کو عمل کی توفیق دے۔ یہ ولولہ دل میں تھا ہی جو فریضہ حج کی ادائیگی کے مبارک سفر کا زمانہ آگیا اور اسی سفر میں حرم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہوا، وہاں کے کتب خانہ میں اسی مضمون کی ایک مبارک کتاب فخر امت مجدد ملت حافظ حدیث نبوی حضرت امام خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی بنام شرف اصحاب الحدیث دیکھی، خدا کا شکر بجالایا اور بصد خوشی اوسکی نقل کرائی جو بحمد اللہ آج مع اردو ترجمہ بنام فضائل محمدی چھپ گئی اللہ تعالیٰ اس سے ہر مسلمان کو نفع بخشے اور میرے لئے اسے توشہ آخرت بنائے، آمین!!!

محمد بن ابراہیم مدرس مدرسہ محمدیہ داڈیٹر

اخبار محمدی، اجمیری دروازہ دہلی

نوٹ:۔ اس کتاب کے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر سوانحمری اور مکمل فہرست ص ۱۳۳ تا ص ۱۴۲ ملاحظہ فرمائیے

فہرس ہٰذا الکتاب المستطاب بصفحۃ ۱۳۵-۱۳۶ - ترجمۃ مصنف ہٰذا الکتاب بصفحۃ ۱۳۳-۱۳۴

وراءتها معاندة منه للدين وطعنا على ائمة المسلمين ثم هو يفتخر على العوام
بان ذهاب عمره فى درس الكلام ويرى جميعهم ضالين سواه ويعتقد ان ليس
ينجو الا اياه لخروجه فيما زعم عن حد التقليد وانتسابه الى القول بالعدل
والتوحيد وتوحيده اذا اعتبر كان شركا والحادا لانه يجعل لله تعالى
من خلقه شركاء وانداد وعدله عدول عن نهج الصواب الى خلاف محكم
السنة والكتاب ثم ترى البائس المسكين اذا ابتلى بحادثة فى الدين يسعى
الى الفقيه يستفتيه ويعمل على ما يقوله ويرويه راجعا الى التقليد بعد
فراره منه وملتزما حكمه بعد صدوفه عنه وعسى ان يكون فى حكم جاء فيه
من الخلاف ما يحتاج الى تمام النظر فيه والاستكشاف فكيف استحل
التقليد بعد تحريمه وهون الاثم فيه بعد تعظيمه ولقد كان رفضه ما لا
ينفعه فى الآخرة والاولى واشتغاله باحكام الشريعة احرى واولى حدثنا
ابو سعيد محمد بن موسى بن الفضل بن شاذان الصيرفى بنيسابور ابن
ابى العباس محمد بن يعقوب الاصم ثنا محمد بن اسحق الصغانى ثنا اسحق بن

کہ احادیث رسول ﷺ کی کتابیں اگر اون کے سامنے پیش کیجائیں تو اونہیں ایک طرف ڈال دیتے ہیں اور بے دیکھے
منہ پھیر کر بھاگنے لگتے ہیں اور اُن کے اوپر عمل کرنیوالوں اور انکی روایت کرنیوالوں سے مذاق کرتے ہیں محض
دینِ حق کی دشمنی اور مسلمانوں کے بزرگ اماموں پر طعنہ زنی کرکے، لطف تو یہ ہے کہ یہ لوگ عوام میں بیٹھ کر
بڑے فخر سے ڈینگ لیتے ہیں کہ ہماری تو عمر علم کلام میں گذری اپنے سوا یہ اور تمام لوگوں کو گمراہ جانتے ہیں
اونکا خیال یہ ہے کہ بس نجات وہی پائیں گے اسلئے کہ وہ کسی کی نہیں مانتے اور اپنے تئیں عدل اور توحید
والے جانتے ہیں حالانکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو اونکی توحید شرک والحاد ہے اسلئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے
شریک اوسکی مخلوق میں سے اوروں کو بھی بناتے ہیں، ان کے عدل کو بھی اسی طرح اگر جانچا جائے تو وہ
یہ ہے کہ یہ لوگ صحیح اور ٹھیک راستے سے ہٹ کر کتاب وسنت کے مضبوط احکام کے خلاف ہو گئے
ہیں، تم دیکھو گے کہ ایسے بھکڑ فقیروں کو جب کبھی کسی مسئلہ کی ضرورت پڑتی ہے تو کسی فقہ کے جاننے
والے کی طرف لپکتے ہیں اوسی سے مسئلہ دریافت کرتے ہیں اور اُسی کے قول پر عمل کا دارومدار رکھتے
ہیں پھر اوسی فتوے کو دوسروں تک پہنچاتے رہتے ہیں اور پورے مقلد ہوجاتے ہیں حالانکہ اپنے
تئیں محقق جانتے ہیں لیکن اون اقوال کو چپٹ جاتے ہیں بس ادھر فتویٰ ہوا ادھر اونکا عمل ہوا

اما بعد وفقكم الله عز وجل لعمل الخيرات وعصمنا واياكم من اقتحام البدع والشبهات فقد وقفنا على ما ذكرتم من عتب المبتدعة اهل السنن والآثار وطعنهم على من شغل نفسه بسماع الأحاديث وحفظ الاخبار وتكذيبهم بصحيح ما نقله الى الأمة الأئمة الصادقون واستهزائهم باهل الحق فيما وضعه عليهم الملحدون (الله يستهزئ بهم ويمدهم في طغيانهم يعمهون) وليس ذلك عجيبا من متبعي الهوى ومن اضلهم الله عن سلوك سبيل الهدى ومن اوضح شأنهم الدال على خذلانهم صدوفهم عن النظر في احكام القرآن وتركهم الاحتجاج بآياته الواضحة البرهان واطراحهم السنن من وراء ظهورهم وتحكمهم في الدين بآرائهم فالحدث منهم منهوم بالغزل والمسن مفتون بالكلام والجدل قد جعل دينه غرضا للخصومات وارسل نفسه في مراتع الهلكات ومناه الشيطان رفع الحق بالشبهات اعرض عليه بعض كتب الاحكام المتعلقة بآثار نبينا عليه افضل الصلاة و السلام فنبذها جانبا وولى ذاهبا عن النظر فيها تستخر من حاملها

علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے، اور آپکے بہترین اور بزرگ صحابہ پر اور قیامت تک جو بھی بھلائی کے ساتھ ان کا پیروی کریں۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد۔ اللہ عز وجل تمہیں بھلائیوں کی توفیق دے اور ہم سب کو بدعتوں اور شک شبہ سے بچائے تمنے جو ذکر کیا کہ بدعتی لوگ سنت و احادیث کے پابند لوگوں پر عیب گیری کرتے ہیں اور حدیث کے پڑھنے اور یاد کرنیوالوں پر طعنہ زنی کرتے ہیں اور جو کچھ وہ پاک نفس سچے ائمہ سے صحیح طور پر نقل کرتے ہیں اوسکی تکذیب کرتے ہیں، اور ملحدین کی باتیں لیکر حق والوں کا مذاق اڑاتے ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھی استہزا کرتا ہے اور انکو اونکی گمراہی میں اور بڑھاتا ہے اور وہ سرکش ہوتے جاتے ہیں۔ تو جان لو کہ خواہش کے پیروکار لوگ اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی سیدھی راہ سے بہکا دیا ہے اونکا یہ کام کوئی تعجب خیز امر نہیں، انکی ذلت تو اسی سے ظاہر ہے کہ انہیں نہ تو قرآن کریم کے احکام پر نظر ہے نہ اوس کی کھلی آیتیں اونکی دلیل ہیں، بلکہ ان لوگوں نے حدیث رسول کو پس پشت ڈال دیا اور خدا کے دین میں اپنی رائے قیاس کا دخل دیدیا، ان کے نو عمر لوگ ہزلیات میں پڑ گئے اور ان کے عمر رسیدہ لوگ بکواس اور حجت بازی میں مشغول ہو گئے، ان لوگوں نے اپنے دین کو جھگڑوں کا نشانہ بنا لیا اور ہلاکت کے گڑھے میں اور شیطان کے پھندوں میں اپنی جانیں ڈالدیں شک شبہ سے حق اٹھ گیا اور اس حالت کو پہنچ گئے

ثنا الفضل بن زیاد قال سالت ابا عبداللہ یعنی احمد بن حنبل عن الکرابیسی وما اظہر فکلح وجہہ ثم قال انما جاء بلاؤھم من ھذہ الکتب التی وضعوھا ترکوا آثار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقبلوا علی ھذہ الکتب حدثنا ابو الحسن محمد بن عبیداللہ بن محمد الجنانی ثنا ابو بکر احمد بن سلمان النجاد ثنا عبداللہ بن احمد بن حنبل ثنا ابی ثنا عبدالرحمن بن مھدی قال سمعت مالک بن انس رحمہ اللہ یقول سن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وولاۃ الامر بعدہ سننا الاخذ بھا تصدیق لکتاب اللہ عزوجل واستکمال بطاعۃ اللہ وقوۃ علی دین اللہ تعالی من عمل بھا مھتد ومن استنصر بھا منصور ومن خالفھا اتبع غیر سبیل المؤمنین وولاہ اللہ ما تولی حدثنا ابو سعید محمد بن موسی الصیرفی ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب الاصم ثنا العباس بن الولید بن مزید البیروتی ثنا ابی قال سمعت الاوزاعی رحمہ اللہ یقول علیک بآثار من سلف وان رفضک الناس وایاک وآراء الرجال وان زخرفوہ بالقول فان الامر ینجلی وانت علی طریق مستقیم حدثنا الحسن بن ابی بکر انا عبداللہ بن اسحق بن ابراھیم البغوی حدثنا

بلا آئی ہے ۔ انہی کتابوں کی وجہ سے احادیث رسول ؐ کو لوگوں نے چھوڑ دیا اور ان کتابوں کی طرف متوجہ ہو گئے ۔ حضرت امام مالکؒ کا قول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے بعد کے خلفاء نے جو طریقے مقرر فرمائے ہیں اونہیں مضبوط تھامنا اللہ عزوجل کی کتاب کی تصدیق ہے اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اس کے دین کے عمل پر قوت ہے سنت پر عمل کرنیوالا ہدایت والا ہے ۔ ان سے چمٹنے والا غالب ہے ۔ انہیں پیچھے ڈالنے والا مسلمانوں کی راہ سے ہٹا ہوا اور برائی میں پھنسا ہوا ہے ۔ امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں ۔ بزرگان سلف سے جو احادیث منقول ہیں انہی پر عامل رہو اگرچہ لوگ تمہیں چھوڑ دیں لوگوں کی رائے قیاس کی تابعداری سے بچو اگرچہ وہ اپنی ان باتوں کو بنا و سنگھار کرکے پیش کریں اگر ایسا کروگے تو آخر دم تک سیدھی راہ پر قائم رہوگے ۔ یزید بن ذریع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رائے قیاس کرنیوالے اور اس پر چلنے والے لوگ سنت رسول ؐ اور حدیث پیمبرؐ کے دشمن ہیں ۔ امام خطیبؒ فرماتے ہیں اگر یہ رائے قیاس جیسی مذموم چیز والے لوگ اون

عیسی سمعت مالک بن انس رحمہ اللہ یعیب الجدال فی الدین و یقول
کلما جاءنا رجل اجدل من رجل اردنا ان نرد ما جاء بہ جبریل علیہ
السلام الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** ابو القسم عبد الرحمن
بن محمد بن عبد اللہ السراج بنیسابور انا بشر بن احمد الاسفراینی ثنا
جعفر بن محمد القرمانی ثنا یحیی بن الولید سمعت ابا یوسف رحمہ اللہ یقول کان
یقال من طلب الدین بالکلام تزندق و من طلب غریب الحدیث کذب
و من طلب المال بالکیمیاء افلس **حدثنا** الشیخ ابو منصور محمد بن
عیسی بن عبد العزیز البزاز ہمدان ثنا عبد اللہ بن سعید القاضی
بنروجرد ثنا عبد اللہ بن وہب الحافظ الدینوری ثنا زید بن اخزم ثنا
ابو داود الطیالسی قال قال سفیان الثوری رحمہ اللہ تعالی انما الدین
بالآثار لیس بالرای انما الدین بالآثار لیس بالرای انما الدین بالآثار
لیس بالرای **حدثنا** ابو الحسن علی بن احمد بن محمد بن بکران البغوی
بالبصرۃ ثنا ابو علی الحسن بن محمد بن عثمان الفسوی ثنا یعقوب بن سفیان

حالانکہ بہت ممکن ہے کہ اوسکے فتوے غلط ہوں اور ان میں غور و خوض کی ضرورت ہو، ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تقلید کو حرام جانکر پھر بھی اُسے کیوں حلال کر لی جاتی ہے؟ اور ایک گناہ کو کبیرہ جانتے ہوئے پھر اُسے کسطرح آسانی سے کرنے لگتے ہیں؟ سچ تو یہ ہے کہ جو چیز دنیا اور آخرت میں کوئی نفع نہ دیسکے اُسے پھینکدینا اور احکام شریعت پر کاربند ہوجانا ہی زیادہ مناسب اور افضل ہے + ہمیں بہ سند حضرت امام مالکؒ کا یہ فرمان پہنچا ہے کہ وہ اس حجت بازی کو ناپسند کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ایک بڑھ بولا شخص آج ہمارے پاس آیا ہمنے اُسکی مانی پھر اوس سے زیادہ تیز زبان کوئی اور آیا ہمنے اوسکی مانی تو پھر جبرئیل علیہ السلام جو وحی لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہے وہ تو سب رد ہو جائیگی + حضرت ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ بزرگوں کا مشہور مقولہ ہے کہ دین اسلام کو جو شخص علم کلام میں ڈھونڈے وہ بیدین ہے اور جو عجیب غریب حدیثوں کے پیچھے پڑ جائے وہ جھوٹا ہے اور جو کیمیا سے مال تلاش کرے وہ مفلس ہوگا + حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے تین مرتبہ فرمایا کہ دین صرف احادیث میں ہی ہے رائے قیاس میں نہیں + فضل بن زیاد نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے کرابیسی اور اوس کے خیالات کی نسبت دریافت کیا تو آپنے ناراض ہوکر فرمایا کہ یہ بیہودہ دفتر کے دفتر ان لوگوں نے رائے قیاس کے لکھہ لئے ہیں انہی سے دین پر

وذكر فضائلهم ومآثرهم وشرح اخبارهم ومناقبهم ومبلغ اعمارهم وبيان انسابهم
وفيه تفسير القرآن العظيم وما فيه من النبأ وذكر الحكيم واقاويل الصحابة
في الاحكام المحفوظة عنهم وتسمية من ذهب الى قول كل واحد منهم من الائمة
الخالفين والفقهاء المجتهدين وقد جعل الله اهله اركان الشريعة وهدم
بهم كل بدعة شنيعة فهم امناء الله في خليقته والواسطة بين النبي
وامته والمجتهدون في حفظ ملته انوارهم زاهرة وفضائلهم سائرة وآياتهم
باهرة ومذاهبهم ظاهرة وحججهم قاهرة وكل فئة تتحيز الى هوى ترجع اليه وتستحسن
رأيا تعكف عليه سوى اصحاب الحديث فان الكتاب عدتهم والسنة حجتهم والرسول
فئتهم واليه نسبتهم لا يعرجون على الاهواء ولا يلتفتون الى الآراء يقبل منهم ما رووا
عن الرسول وهم المأمونون عليه العدول حفظة الدين وخزنته واوعية العلم
وحملته اذا اختلف في حديث كان اليهم المرجع فما حكموا به فهو المقبول
المسموع منهم كل عالم فقيه وامام رفيع نبيه وزاهد في قبيلة ومخصوص بفضيلة
وقارئ متقن وخطيب محسن وهم الجمهور العظيم وسبيلهم السبيل

قول کی طرف مائل ہے وغیرہ تمام باتیں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اہل حدیث کو شریعت کے ارکان
بنائے ہیں انہی کے ہاتھوں ہر بری بدعت کا ستیاناس ہوتا ہے، اللہ کی مخلوق میں یہ اللہ کے
امین ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی امت کے درمیان واسطہ ہیں۔ آپکے دین کے حفظ اور یاد
کرنے میں پورا انہماک اور کامل کوشش کرنیوالے ہیں۔ اون کے انوار روشن ہیں، اون کے
فضائل مشہور ہیں، اون کی نشانیاں ظاہر ہیں، اونکا مذہب پاک ہے اونکی دلیلیں پختہ
ہیں، ہر فرقہ کسی نہ کسی خواہش کی تابعداری میں پڑا ہوا ہے اور کسی نہ کسی کی رائے قیاس کو
اچھا جانکر اوس پر جم گیا ہے، لیکن اہلحدیث کی جماعت ہے کہ ان کا ہتھیار صرف کتاب اللہ
ہے اور اُن کی دلیل صرف حدیث رسول اللہ ہے۔ ان کے امام صرف خدا کے پیغمبر ہیں انکی
نسبت بھی صرف حضور ہی کی طرف ہے (یعنی محمدی) وہ خواہشوں کے پیچھے نہیں پڑتے وہ
رائے قیاس کی طرف التفات بھی نہیں کرتے۔ وہ رسول کی حدیثوں کے روایت کرنے والے
اُن کے امین اور نگہبان ہیں یہ دین کے محافظ اور اس کے خزانچی ہیں یہ علم کے بھرپور ظرف اور
صحیح علم والے ہیں جس حدیث میں اختلاف ہو اوسکا فیصلہ وہی کریں گے۔ اونہی کا حکم

الحسن بن عليل ثنا احمد بن الحسين صاحب القوهي قال سمعت يزيد
بن زريع رحمه الله يقول اصحاب الرأي اعداء السنة قال الخطيب فلو
ان صاحب الرأي المذموم شغل نفسه بما ينفعه من العلوم وطلب سنن
رسول رب العالمين واقتفى آثار الفقهاء المحدثين لوجد في ذلك ما يغنيه
عما سواه واكتفى بالاثر عن رأيه الذي رآه لان الحديث يشتمل على معرفة
اصول التوحيد وبيان ما جاء من الوعد والوعيد وصفات رب العالمين
تعالى عن مقالات الملحدين والاخبار عن صفة الجنة والنار وما اعد الله
فيها للمتقين والفجار وما خلق الله في الارضين والسموات من صنوف
العجائب وعظيم الآيات وذكر الملائكة المقربين ونعت الصافين والمسبحين
وفي الحديث قصص الانبياء واخبار الزهاد والاولياء ومواعظ البلغاء
وكلام الفقهاء وسير ملوك العرب والعجم واقاصيص المتقدمين من الامم
وشرح مغازي الرسول وسراياه وجمل احكامه وقضاياه وخطبه
وعظاته واعلامه ومعجزاته وعدة ازواجه واولاده واصهاره واصحابه

علوم میں اپنے آپ کو مشغول کرتے جو انہیں نفع پہنچا سکتے ہیں اور اگر یہ لوگ رسول رب العالمین کی حدیثیں
طلب کرتے اور فقہاء محدثین کے آثار کی اقتدا کرتے تو وہ خود دیکھ لیتے کہ اونہیں کسی اور چیز کی ضرورت
باقی نہ رہتی۔ حدیثیں انہیں رائے قیاس سے بے نیاز کر دیتیں اس لئے کہ علم حدیث میں اصولِ
توحید وعدے وعید رب العلمین کی صفتیں جنت دوزخ کا ذکر بھلے برے لوگوں کا انجام
آسمان وزمین کے عجائبات ملائکہ مقربین کا ذکر صف باندھ کر عبادت کرنے والے تسبیح و
تقدیس بیان کرنے والے فرشتوں کا بیان، نبیوں اور رسولوں کے واقعات، زاہدوں اور
اولیاء اللہ کے ذکر، بہترین نصیحتیں اور وعظ سمجھ بوجھ والے بزرگوں کے کلام عرب وعجم
کے بادشاہوں کی سوانح، اگلی امتوں کے قصے، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات جہاد
وجنگ، آپ کے احکام، آپکے فیصلے آپکے وعظ اور خطبے، آپکی نبوت کی نشانیاں اور معجزے
آپکی بیویوں کے اولاد کے رشتہ داروں کے اصحاب کے احوال اُن کے فضائل ومناقب
اخبار، ان کے نسب، اون کی عمریں، قرآن کریم کی تفسیر اوسکی خبروں اوسکی نصیحتوں کا بیان
صحابہ کرام کے احکامِ اسلامی میں محفوظ فیصلے۔ ائمہ کرام اور فقہاء مجتہدین میں سے کون کون کس کس کے

اهل الارجاء والرأى شيئا من السنن فقد جعل رب العالمين الطائفة المنصورة حراس الدين وصرف عنهم كيد المعاندين لتمسكهم بالشرع المتين واقتفائهم آثار الصحابة والتابعين فشانهم حفظ الآثار وقطع المفاوز والقفار وركوب البرارى والبحار فى اقتباس ما شرع الرسول المصطفى لا يعرجون عنه الى رأى ولا هوى قبلوا شريعته قولا وفعلا وحرسوا سنته حفظا ونقلا حتى ثبتوا بذلك اصلها وكانوا احق بها واهلها فكم من ملحد يروم ان يخلط فى الشريعة ما ليس منها والله تعالى يذب باصحاب الحديث عنها فهم الحفاظ لاركانها والقوامون بامرها وشانها اذا صدف عن الدفاع عنها فهم دونها يناضلون اولئك حزب الله الا ان حزب الله هم المفلحون حدثنا ابو الحسين محمد بن الحسن بن احمد الاهوازى ثنا الحسن بن عبد الله بن سعيد العسكرى ثنا عبدان يعنى عبد الله بن احمد بن موسى حدثنا زيد بن الحريش ثنا عبد الله بن خراش عن العوام بن حوشب عن شهر بن حوشب عن معاذ بن جبل رضى الله عنه عن النبى

نگہبان بنائی ہے اور دشمنانِ دین کے ہتھکنڈے بے اثر کردئے ہیں اسلئے کہ وہ شرعِ متین کو مضبوط تھامنے والے اور صحابہ اور تابعین کی روش پر قائم ہیں۔ انکا کام ہی یہ ہے کہ حدیثوں کو حفظ کریں اور اس کی تلاش میں تری خشکی جنگل اور پہاڑ چھان ماریں نہ کسی کی رائے قیاس کو دل میں وقعت دیں نہ کسی کی نفسانی خواہشوں کی پیروی کریں۔ یہی وہ جماعت ہے جس نے سنتِ رسول ؐ کو زبانی بھی یاد کیا اور عمل بھی اوسی پر رکھا جنہوں نے دل میں بھی اسی کو جگہ دی اور نقل بھی اسی کو کیا۔ کھرے اور کھوٹے کو الگ الگ کر دکھایا۔ حقیقتاً یہ انہی لوگوں کا حصہ تھا اور یہی اس کے اہل تھے۔ بہت سے ملحدوں نے ہر چند چاہا کہ اللہ کے دین میں خلط ملط کریں لیکن اس پاک جماعت کی وجہ سے اون کی کچھ نہ چل سکی ارکانِ دین کے محافظ امرِ دین پر قائم یہی لوگ ہیں۔ جب کبھی موقعہ آجائے یہ حدیثِ رسول ؐ کے بچاؤ کے لئے اپنی جانوں کو ہتھیلیوں پر لیکر باہر نکل آتے ہیں۔ یہی لوگ خدائی لشکر ہیں اور اور بالیقین یہ خدائی لشکر ہی فلاح پائیگا۔ ایک اور حدیث میں اتنی زیادتی بھی آئی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا اس علمِ حدیث کو ہر بعد والے زمانے میں عادل لوگ لیں گے جو زیادتی کرنیوالوں کی زیادتی اور باطل پرستوں کی حیلہ جوئی اور جاہلوں کی معنٰی سازی اس سے دور کرتے رہیں گے۔

المستقیم و کل مبتدع باعتقادھم یتظاھر و علی الافصاح بغیر مذاھبہم
او یتجاسر من کادھم قصمہ اللہ و من عاندھم خذلہ اللہ لا یضرھم من خذلھم
ولا یفلح من اعتزلھم المحتاط لدینہ الی ارشادھم فقیر و بصر الناظر بالشر
الیہم حسیر و ان اللہ علی نصرھم لقدیر حدثنا ابوبکر احمد بن عمر الدلال
انا ابو محمد جعفر بن محمد بن نصیر الخلدی ثنا خلف بن عمرو العکبری ثنا
سعید بن منصور ثنا عبد الرحمن بن زیاد عن شعبۃ عن معاویۃ بن قرۃ
عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال ناس من امتی منصورین لا یضرھم
من خذلھم حتی تقوم الساعۃ حدثنا محمد بن احمد بن رزق البزار ثنا
محمد بن العباس العصمی ثنا ابو اسحٰق احمد بن محمد بن یونس الہروی الحافظ
ثنا عثمان بن سعید الدارمی قال قال علی بن المدینی رحمہ اللہ علیہ فی حدیث
النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفۃ من امتی ظاھرین علی الحق لا یضرھم
من خالفھم قال ھم اھل الحدیث والذین یتعاھدون مذاھب الرسول
ویذبون عن العلم لولاھم لم نجد عند المعتزلۃ والرافضۃ والجھمیۃ و

سنا جائیگا اور مانا جائیگا۔ سمجھدار علما بلند پایہ فقہا، کامل زاہد پورے فاضل زبردست قاری بہترین خطیب یہی ہیں، جمہور عظیم انہی کو کہا جاتا ہے، انہی کی راہ سیدھی راہ ہے، بدعتیوں کو رسوا کرنے والے یہی ہیں، ان کے مخالف اپنے عقائد کے اظہار پر بھی قادر نہیں ہیں، انکے ساتھ فن فریب کرنیوالوں کو خدا نیچا دکھائیگا، ان سے دشمنی کرنیوالوں کو اللہ تعالیٰ ذلیل و رسوا کریگا، انکی برائی چاہنے والے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے، انہیں چھوڑنے والے ہرگز فلاح نہیں پا سکتے ہر وہ شخص جو اپنے دین کا بچاؤ چاہتا ہو ان کے ارشاد کا محتاج ہے ان کی طرف بری نگاہ سے دیکھنے والوں کی بینائی ضعیف ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر قادر ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری امت میں سے ایک جماعت حق پر ہمیشہ باقی رہیگی، اللہ انکا مددگار ہوگا ان کے دشمن انہیں ضرر نہ پہنچا سکیں گے یہانتک کہ قیامت آجائے۔ علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں اس سے مراد جماعت اہلحدیث ہے جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین مانتے ہیں اور آپکے علم کی حفاظت کرتے ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتے تو ہم معتزلہ رافضی جہمیہ مرجیہ اور رائے قیاس والوں سے سامنے کوئی حدیث پیش نہ کر سکتے اللہ تعالیٰ نے اس منصور جماعت کو دین کی

التبليغ عنه وفضل النقل لما سمع منه ثم ما روي عن الصحابة والتابعين ومن بعدهم من العلماء الخالفين في شرف اصحاب الحديث وفضلهم وعلو مرتبتهم ونبلهم ومحاسنهم المذكورة ومعالمهم المأثورة نسأل الله عز وجل ان ينفعنا بمحبتهم ويحيينا على سنتهم ويميتنا على ملتهم ويحشرنا في زمرتهم انه بنا خبير بصير وهو على كل شئ قدير

باب ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في الحث على التبليغ والحفظ عنه

قوله صلى الله عليه وسلم بلغوا عني ولو آية وحدثوا عني ولا تكذبوا علي

حدثنا ابو نعيم احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحق الحافظ باصبهان ثنا عبد الله بن جعفر بن احمد بن فارس ثنا ابو مسعود احمد بن الفرات الرازي ثنا ابن نمير عبد الله ح وحدثنا وحدثنا ابو سعيد محمد بن موسى

اُسے بیان کرونگا جس سے اہلحدیث کے فضائل اُن کے درجات اُن کے مناقب اور اُنکی بزرگیاں معلوم ہونگی۔ اللہ عزوجل سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں ان کی محبت کیوجہ سے نفع دے اور انہی کے طریقہ پر زندہ رکھے اور اسی پر مارے اور اُنہی کیساتھ حشر کرے وہ خبر رکھنے والا جاننے والا اور ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی حدیثیں حفظ کرنے اور انہیں دوسروں کو پہنچانے کا حکم فرمانا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ میری ایک بھی حدیث یاد ہو تو پہنچا دو میری حدیثیں بیان کرو اور مجھ پر جھوٹ نہ بولو

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری ایک ہی حدیث یاد ہو تو بھی پہنچا دو۔ بنی اسرائیل کی باتیں بیان کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولنے والا جہنمی ہے۔ اس حدیث کی کئی سندیں ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کی باتیں بیان کرنے میں حرج نہیں میری حدیثیں روایت کرو اور مجھ پر جھوٹ نہ بولو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ حاضر شخص غیر حاضر کو پہونچاوے

ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار ہو جاؤ۔ ہر حاضر کو چاہئے

صلی اللہ علیہ وسلم مثل حدیث قبلہ قال یحمل ھذا العلم من کل خلف عدولہ ینفون عنہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاھلین

حدثنا الحسن بن ابی طالب ثنا ابو عمر محمد بن العباس الخزاز ثنا ابو بکر بن ابی داود حدثنا احمد بن سنان عن رجل ذکرہ انہ رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام وکانہ قائم بین حلقتین فی احدٰھما احمد بن حنبل وفی الاخری ابن ابی داود والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فان یکفر بھا ھؤلاء واشار النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ابن ابی داود واصحابہ فقد وکلنا بھا قوما لیسوا بھا بکافرین واشار الی احمد بن حنبل واصحابہ رضی اللہ عنہم قال الخطیب قد ذکر ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبۃ فی کتابہ المؤلف فی تاویل مختلف الحدیث ما یتعلق اھل البدع من الطعن علی اصحاب الحدیث ثم ذکر من فساد ما تعلقوا بہ ما فیہ مقنع لمن وفقہ اللہ لرشدہ ورزقہ السداد فی قصدہ وانا اذکر فی ھذا الکتاب انشاء اللہ ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحث علی

احمد بن سنان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو جماعتوں کے درمیان تشریف فرما ہیں - ایک حلقہ میں حضرت امام احمد بن حنبلؒ ہیں اور دوسرے میں ابن ابی داؤد اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی آیت فَاِنْ یَّکْفُرْ بِهَا هٰۤؤُلَآءِ یعنی اگر یہ لوگ اس کے ساتھ کفر کریں پڑھتے ہیں، اور آپ اشارہ کرتے ہیں ابن ابی داؤد اور اس کے ساتھیوں کی طرف جو اہل الرائے تھے - پھر پڑھتے ہیں فَقَدْ وَکَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّیْسُوْا بِهَا بِکٰفِرِیْنَ یعنے تو ہمنے ایک ایسی قوم بھی اسکی طرفدار بنائی ہے جو اس کے ساتھ کبھی کفر نہیں کریگی اور آپ اشارہ کرتے ہیں حضرت امام احمدؒ اور اُن کے ساتھیوں کی طرف - امام خطیبؒ فرماتے ہیں کہ ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہؒ اپنی کتاب تاویل مختلف الحدیث میں بدعتی گروہ جو اعتراضات اہلحدیث پر کرتے ہیں اُنہیں بیان کرکے اُنکا پورا جواب دیتے ہیں جو کہ ایک اس شخص کو جو نیک نیتی کے ساتھ خدا کی جانب سے توفیق والا ہو تو کافی وافی ہیں - اب میں بھی اپنی اس کتاب میں انشاء اللہ تعالیٰ بیان کرونگا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح لوگوں کو اپنی حدیثیں پہنچانے کا حکم فرمایا ہے اور کیسی کیسی رغبتیں اونہیں دلائی ہیں آپکی حدیثوں کے نقل کرنیکی کیا کیا فضیلتیں ہیں پھر میں اس بارے میں صحابہ اور تابعین اور علماء دین سے بھی جو کچھ وارد ہے

الحسن بن جعفر بن محمد السمسار ثنا ابو شعيب الحراني حدثني يحيي بن عبد الله ح وحدثنا محمد بن علي بن الفتح الحربي ولفظ الخبر له انا عمر بن ابراهيم المقرى انا عبد الله بن محمد بن عبد العزيز ثنا ابو خيثمة ثنا الوليد بن مسلم قالوا ثنا الاوزاعي ثنا حسان بن عطية ثنا ابو كبشة ان عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما حدثه انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بلغوا عني ولو آية وحدثوا عن بني اسرائيل ولا حرج ومن كذب علي متعمدا فليتبوء مقعده من النار الفاظهم في المتن سواء قال الخطيب وهكذا رواه عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان عن حسان بن عطية حدثنا ابو محمد الحسن بن علي بن احمد بن يسار النيسابوري بالبصرة ثنا ابو بكر محمد بن احمد بن محمويه العسكري حدثنا محمد بن كثير الصوفي ثنا الفريابي عن ابن ثوبان عن حسان بن عطية عن ابي كبشة السلولي عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بلغوا عني ولو آية وحدثوا عن بني اسرائيل ولا حرج ومن كذب علي متعمدا فليتبوأ

وسلم نے خطبہ سناتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تروتازہ خوش وخرم رکھے اوس بندے کو جو میری باتیں سنے اونہیں محفوظ رکھے پھر اونہیں پہونچا وے جنہوں نے نہیں سنیں۔ بعض فقہ والے بے فقہ ہوتے ہیں اور بعض فقہ والے جنہیں پہنچاتے ہیں وہ اُن سے زیادہ فقیہ ہوتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہ حدیث روایت کی گئی ہے۔ حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص علم حدیث کو طلب کرتا ہے اس کے چہرہ پہ تازگی کے آثار ہوتے ہیں اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جو میری حدیث سنے اور پھر سُنائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ جو شخص میری امت کیلئے چالیس حدیثیں حفظ کرے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری امت کے لئے چالیس حدیثیں اوس کے دین کے بارے میں حفظ کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُسے فقیہ اور عالم بنا کر اٹھائیگا۔ اور روایت میں ہے کہ حضور نے فرمایا جو شخص میری امت کے لئے چالیس ایسی حدیثیں یاد کرے جن کی ونہیں ضرورت ہو یعنی حلال حرام کے مسائل کی اللہ تعالےٰ

بن الفضل الصیرفی ثنا ابو حامد احمد بن محمد بن شعیب ثنا سھل بن عمار العتکی ثنا محمد بن القاسم الاسدی ح وحدثنا ابو الحسین محمد بن الحسین بن محمد بن الفضل القطان انا عبد اللہ بن جعفر بن درستویہ النحوی ثنا یعقوب بن سفیان ح وحدثنا ابو الحسن علی بن احمد بن عمر المقری ثنا حبیب بن الحسن القزاز ثنا ابو مسلم ابراھیم بن عبد اللہ البصری قالا ثنا ابو عاصم ح وحدثنا ابو القاسم علی بن محمد بن علی الایادی ثنا احمد بن علی بن یوسف بن خلاد العطار ثنا الحارث بن محمد التمیمی ثنا عاصم بن علی ثنا اخی الحسن بن علی ح حدثنا القاضی ابو العلاء محمد بن علی بن یعقوب الواسطی انا احمد بن جعفر بن حمدان ثنا بشر بن موسی ثنا معویۃ بن عمرو عن ابی اسحق الفزاری کلھم عن الاوزاعی ح حدثنا ابو الحسین علی بن محمد بن عبد اللہ بن بشران المعدل ثنا ابو بکر محمد بن جعفر بن محمد الادمی الغازی ثنا ابن الطباع بن محمد بن مصعب ح حدثنا علی بن ابی علی المعدل انا

کہ وہ غیر حاضر کو پہنچا دیا کرے بعض وہ لوگ جنہیں پہنچایا جائے پہنچانے والے سے بھی زیادہ نگہداشت رکھنے والے ہوتے ہیں۔ دوسری سند میں اتنی زیادتی ہے کہ حضورؐ نے یہ فرمان حجۃ الوداع میں فرمایا تھا حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا تم میں سے جو حاضر ہیں وہ غائب کو پہنچا دیں یہ حدیث تو طویل ہے لیکن یہاں مختصر بیان کی گئی ہے۔ ابو حاتم رازیؒ فرماتے ہیں علم کو پھیلانا ہی علم کی زندگی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں سنانا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ ایماندار کا تو یہ بچاؤ ہے اور ضدی اور ملحد شخص پر خدا کی حجت ہے امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں جب بدعتیں نکلتی ہیں اور اہل علم خاموش رہتے ہیں تو آگے چلکر وہ سنت سمجھی جانے لگتی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص کیلئے دعا کرنا جو حدیثیں پڑھے اور پڑھائے

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تروتازہ رکھے اس شخص کو جو ہماری حدیثیں سنے اونہیں حفظ کرے پھر جس طرح سنا اوسیطرح پہنچا دے بعض فقہ والے فقیہہ نہیں ہوتے اور بعض فقہ والے جسے پہنچاتے ہیں وہ اُنسے زیادہ فقیہہ ہوتے ہیں۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ منیٰ میں خیف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ

محمد بن عمرو بن البختری الرزازی حدثنا محمد بن احمد بن ابی العوام عبد
الملك بن محمد قالوا ثنا ابو عامر ح واخبرنی ابو الحسن علی بن احمد
بن محمد بن داؤد الرزاز حدثنا احمد بن سلمان النجاد ثنا
عبد الملك بن محمد بن عبد الملك بن عمرو ابو عامر العقدی ثنا
قرة بن خالد عن محمد بن سیرین حدثنی عبد الرحمن بن ابی بكرة ورجل
افضل فی نفسی من عبد الرحمن حمید بن عبد الرحمن عن ابی بكرة قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا فلیبلغ الشاهد منكم الغائب
فرب مبلغ اوعی من سامع واللفظ لحدیث قرة حدثنا القاضی
ابو بكر احمد بن الحسن الحیری بنیسابور ثنا ابو علی محمد بن احمد
بن محمد بن معقل المیدانی ثنا ابو عبد الله محمد بن یحیی الذهلی
حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ایوب عن ابن سیرین عن عبد الرحمن
بن ابی بكرة عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال فی حجة الوداع لیبلغ
شاهدكم غائبكم فرب مبلغ اوعی من سامع حدثنا علی بن محمد

جب وہ آئیں تو ان کی بہترین خیر خواہی کرنا۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ان (طالب حدیث) نوجوانوں کو دیکھتے تو بیساختہ فرماتے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت پر تمہیں مرحبا ہو۔ حضور کا ہمیں حکم ہے کہ ہم تمہیں کشادگی کے ساتھ اپنی مجلسوں میں جگہ دیں تمہیں احادیث رسول صلعم سنائیں تم ہمارے خلیفہ ہو اور اہل حدیث ہمارے بعد ہمارے خلیفہ ہیں۔ جعفر بن مسلم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمارے اژدحام اور بھیڑ کی وجہ سے حضرت حسین جعفی گھبرا گئے اون کی جوتی کا تسمہ بھی ٹوٹ گیا تو غضبناک ہو کر کہنے لگے کہ جو شخص لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے حدیث ڈھونڈے وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائیگا۔ جب ان کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو اپنی سند سے حدیث بیان کی کہ آخر زمانے میں ایک قوم آئیگی جو علم حدیث طلب کریگی جب وہ تمہارے پاس آئیں تم اونہیں قریب کرنا اور انہیں میری حدیثیں سنانا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ اسلام غربت سے شروع ہوا اور پھر عنقریب غریب ہو جائیگا پس غربا کو خوشخبری ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مقعدا من النار حدثنا القاضی ابو بکر احمد بن الحسن بن احمد الحرشی
بنیسابور ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب الاصم ثنا الربیع بن سلیمان ثنا
الشافعی ثنا سفیان عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج وحدثوا عنی
ولا تکذبوا علی **قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لیبلغ الشاھد منکم الغائب**
حدثنا ابو الحسن احمد بن محمد بن احمد بن احمد بن موسی بن ھرون بن
الصلت الاھوازی ثنا القاضی ابو عبداللہ الحسین بن اسماعیل المحاملی
حدثنا یوسف بن موسی ثنا ھوذۃ ثنا عبداللہ بن عون ح وحدثنا علی بن
محمد المالکی ثنا احمد بن یوسف العطار ثنا الحارث بن محمد ثنا ھوذۃ ح وحدثنا
ابو بکر احمد بن علی بن محمد الیزدی الحافظ بنیسابور ثنا زاھر بن احمد
ثنا ابراھیم بن عبداللہ الزینبی ثنا محمد بن عبد الاعلی الصنعانی ثنا
بشر بن المفضل قالا حدثنا ابن عون عن محمد بن سیرین عن عبدالرحمن
بن ابی بکرۃ عن ابی بکرۃ ح وحدثنا علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران ثنا ابو جعفر

اوسے عالم اور فقیہ لکھیگا۔ حضرت ابن عباس کی روایت میں ہے کہ آپنے فرمایا جو شخص میری امت
کے لئے میری سنتوں کی چالیس حدیثیں یاد کرے قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔
حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری
اُمت کے لئے ایک حدیث یاد کرے جس سے اللہ تعالیٰ اونہیں نفع دے اوس سے کہا جائیگا
جنّت کے جس دروازے سے چاہ داخل ہو جا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اہلحدیث کی عزّت کرنیکا حکم صادر فرمانا

ابو ہارون عبدی کہتے ہیں جب ہم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آتے تھے
تو آپ خوش ہوکر فرماتے مَرحَبًا ہو تمہارے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی ہے
ہم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کیا ہے فرمایا ہم سے حضور رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد لوگ تم سے میری حدیثیں پوچھنے کو آئیں گے جب وہ آئیں تو تم
ان کے ساتھ لطف و خوشی سے پیش آنا اور اُنھیں حدیثیں سُنانا۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ
عنہ فرماتے ہیں تمہارے پاس زمین کے کناروں سے جوان لوگ حدیثیں طلب کرتے ہوئے پہنچیں گے

ثنا ابو داود قالا ثنا شعبة عن عمر بن سليمان بن عاصم بن عمر بن الخطاب عن عبد الرحمن بن ابان بن عثمان عن ابيه عن زيد بن ثابت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نضر الله امرءا سمع منا حديثا فحفظه حتى يبلغه كما سمعه فرب حامل فقه غير فقيه و رب حامل فقه الى من هو افقه منه وهذا لفظ حديث بقية حدثنا الحسن بن ابي بكر بن علي بن محمد بن الزبير القرشي الكوفي ثنا ابراهيم بن اسحٰق بن ابي العنبس القاضي الزهري ثنا محمد بن عبيد عن محمد بن اسحاق عن الزهري عن محمد بن جبير بن مطعم عن ابيه قال قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم بالخيف من منى فقال نضر الله عبدا سمع مقالتي فوعاها ثم اداها الى من لم يسمعها فرب حامل فقه لا فقه له و رب حامل فقه الى من هو افقه منه حدثنا ابو طالب يحيى بن علي بن الطيب الدسكري بحلوان ثنا ابو بكر محمد بن ابراهيم بن المقرى باصفهان ح وحدثنا ابو جعفر محمد بن جعفر بن علان الوراق واللفظ له ثنا محمد بن الحسين الازدي الحافظ قالا

حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں اگر اس ناجی فرقہ سے مراد اہل حدیث نہ ہوں تو میں نہیں جان سکتا کہ اور کون ہیں ؟ ابو الحسن محمد بن عبد اللہ بن بشر فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا میں نے پوچھا حضور ۷۳ تہتر گروہوں میں سے نجات پانے والی جماعت کونسی ہے ؟ آپ نے فرمایا اے اہل حدیث ! وہ تم ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہیگی ان کی بے غرضی کرنیوالے انہیں نقصان نہ پہنچا سکیں گے

حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ منصور رہیگی ان کی برائی چاہنے والا انہیں نقصان نہ پہنچا سکیگا یہانتک کہ قیامت قائم ہو جائے۔ اور حدیث میں ہے کہ ہمیشہ میری امت میں سے ایک جماعت حق پر رہیگی اون کے دشمن اونکا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے یہانتک کہ قیامت آجائے ۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بن علی الایاوی ثنا احمد بن یوسف بن خلاد ثنا الحرث بن محمد ثنا
داود بن المحبر ثنا عبد الحمید بن بہرام عن شہر حدثنی اسماء بنت
یزید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فلیبلغ الشاھد منکم
الغائب فی حدیث طویل نا اختصرته حدثنا ابوبکر محمد بن عبد اللہ
بن صالح العطار باصفہان ثنا ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان ثنا
خالی عن ابی حاتم الرازی قال نشر العلم حیاته والبلاغ عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رحمة یعتصم به کل مومن ویکون حجة علی کل
مصر وملحد وقال الاوزاعی اذا ظہرت البدع فلم ینکرها اهل
العلم صارت سنة **قوله صلی اللہ علیہ وسلم نضر اللہ
امرءا سمع منا حدیثا فبلغه** حدثنا القاضی ابوبکر احمد
بن الحسن الحرشی ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب الاصم ثنا
ابو عتبة احمد بن الفرج ثنا بقیة ح وحدثنا ابو نعیم احمد بن عبد اللہ
الحافظ ثنا عبد اللہ بن جعفر بن احمد بن فارس ثنا یونس بن حبیب

فرمایا تحقیق اسلام شروع ہوا غربت سے اور عنقریب وہ غربت میں لوٹ جائیگا۔ پس غرباء کو
خوشخبری ہو۔ ایک اور روایت میں اس کے بعد ہے کہ راوی نے پوچھا یا رسول اللہ ص غرباء کون
ہیں؟ آپ نے فرمایا جو لوگ میری سنتوں کو میرے بعد زندہ رکھیں گے اور انہیں خدا کے
دوسرے بندوں کو بھی سکھاتے رہیں گے۔ حضرت عبد اللہ رض کی روایت میں ہے کہ اس
سوال کے جواب میں حضور ص نے ارشاد فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو قبیلوں اور برادریوں سے
خارج کر دئے جائیں گے۔ حضرت عبدان ؒ فرماتے ہیں اس سے مراد متقدمین اہل حدیث ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ میری اُمت میں تہتر سے اوپر فرقے ہو جائیں گے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بنی اسرائیل کے اکہتر فرقے ہوگئے نصاریٰ کے بہتّر فرقے ہوگئے اور میری اُمت کے
تہتّر فرقے ہو جائیں گے سوائے ایک کے سب جہنمی ہوں گے۔ اور روایت میں ہے کہ
بنی اسرائیل کے اکہتر فرقے ہوئے اور میری اُمت کے بہتر فرقے ہونگے سب جہنمی ہیں
سوائے ایک کے اور وہی جماعت ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اس

ثنا محمد بن ابان ثنا معلے یعنی بن هلال عن ابان عن انس قال قال رسول الله
صلے الله علیه وسلم من حفظ علی امتی اربعین حدیثا من امر دینهم بعثه الله
یوم القیمة فقیها عالما حدثنا ابو سعد احمد بن محمد بن احمد الما لینی
ثنا علی بن عیسی بن المثنی الما لینی ثنا الحسن بن سفیان ثنا حمید بن
زنجویه ثنا الحجاج بن نصیر ثنا حفص بن جمیع عن ابان عن انس قال قال
رسول الله صلے الله علیه سلم من حفظ علی امتی اربعین حدیثا مما
یحتاجون الیه من الحلال و الحرام کتبه الله فقیها عالما حدثنا ابو سعید
الما لینی ثنا علی بن عیسی بن المعنی ثنا الحسن بن سفیان ثنا علی بن حجر السعدی
ثنا اسحق بن نجیح عن ابن جریج عن عطاء عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی
الله علیه و سلم من حفظ علی امتی اربعین حدیثا فی السنة کنت له شفیعا
یوم القیمة حدثنا محمد بن جعفر بن علان الشروطی ثنا سعد بن محمد
بن اسحق الصیرفی ثنا محمد بن عثمان بن ابی شیبة ثنا محمد بن حفص الحراهی
کوفی ثنا رحیم بن محمد الصیدلاوی النحاس ثنا ابو بکر بن عباش عن عاصم

اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی تاویل کو دور کرتے رہیں گے۔ یہی روایت حضرت اسامہ
بن زید رضہ سے بھی الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ مروی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اس علم (حدیث) کو ہر زمانہ کے
عادل لوگ حاصل کرتے رہیں گے۔ ابراہیم بن عبدالرحمٰن عذری کی روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ تاویل
تحریف اور خواہشات سے اسے پاک وصاف رکھیں گے۔ امام احمد بن حنبلؒ سے مھنا بن یحییٰ سوال
کرتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع تو نہیں آپ فرماتے ہیں نہیں بالکل صحیح ہے۔ اسمٰعیل بن اسحاق قاضی
کے پاس ایک مقدمہ آتا ہے۔ مدعی مدعا علیہ پیش ہوتے ہیں مدعا علیہ مدعی کے دعوے کا انکار
کرتا ہے۔ قاضی صاحب مدعی سے گواہ طلب کرتے ہیں وہ دو شخصوں کے نام پیش کرتے ہیں جن میں سے
ایک کو تو قاضی صاحب جانتے ہیں لیکن دوسرا انجان ہے۔ مدعی کہتا ہے اوس دوسرے کو بھی
آپ جان لیں گے اور عادل اور سچا گواہ مان لیں گے کہا کس طرح کہا اسطرح کہ وہ حدیث کے علم
والا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اس علم کو ہر زمانہ کے عادل لوگ حاصل
کریں گے۔ تو جیسے آپ عادل جانیں اوس سے زیادہ عادل وہ ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حدثنا ابو یعلی احمد بن علی ثنا عبداللہ بن محمد بن سالم المفلوج ثنا عبیدۃ بن اسود عن القسم بن الولید الھمدانی عن الحرث عن ابراھیم عن الاسود عن عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نضر اللہ امرءا سمع مقالتی فوعاہا وحفظہا فانہ رب حامل فقہ غیر فقیہ ورب حامل فقہ الی من ھو افقہ منہ **حدثنی** من سمع عبد الغنی بن سعید المصری الحافظ رحمہ اللہ یقول اصح حدیث فی ھذا الباب یروی حدیث عبیدۃ بن الاسود حدثنا ابو حازم عمر بن احمد بن ابراھیم العبدوی الحافظ بنیسابور انا نصر بن محمد بن یعقوب ثنا ابراھیم بن المولد ثنا احمد بن مروان ثنا محمد بن اسماعیل بن سالم حدثنی الحمیدی سمعت سفیان بن عیینۃ یقول ما من احد یطلب الحدیث الا و فی وجہہ نضرۃ لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم نضر اللہ امرءا سمع منا حدیثا فبلغہ **قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من حفظ علی امتی اربعین حدیثا حدثنا** ابو نعیم الحافظ ثنا عبداللہ بن جعفر بن احمد بن فارس ثنا محمد بن عمر بن یزید اخو سنۃ

نے فرمایا میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہ کر لڑتی بھڑتی رہیگی یہانتک کہ قیامت آجائے امام یزید بن ہارونؒ فرماتے ہیں اگر اس سے مراد جماعت اہل حدیث نہو تو میں نہیں جان سکتا کہ اور کون لوگ مراد ہیں۔ حضرت ابن المبارکؒ نے اس حدیث کی شرح میں جس میں ہے کہ میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ قیامت تک حق کے ساتھ غالب رہیگی دشمنوں کی برائی انہیں نقصان نہ پہونچا سکیگی۔ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک اس سے مراد اہلحدیث ہیں۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اس حدیث کی شرح میں یہی وارد ہے بلکہ وہ تو فرماتے ہیں اگر اس سے مراد اہلحدیث نہوں تو کوئی اور ہو ہی نہیں سکتے۔ احمد بن سنانؒ اس حدیث کو ذکر کرکے فرماتے ہیں اس سے مراد اہل علم اہل حدیث ہیں۔ امام علی بن مدینیؒ بھی یہی فرماتے ہیں کہ اس سے اصحاب حدیث مراد ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی فرماتے ہیں کہ یہ جماعت اصحاب حدیث کی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ اس علم کو عادل لوگ حاصل کرینگے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس علم کو ہر زمانے کے عادل لوگ حاصل کریں گے جو اس میں زیادتی کرنیوالوں کی تحریف و تبدیل کو

القطان ثنا محمد بن الحسن بن زیاد المقری ثنا ابو عبد الرحمن محمد
مکی بن جمیل بن زیاد ثنا علی بن حجر ثنا الربیع بن بدر عن ابی هرون
العبدی عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم
قال سیأتیکم شبان من اقطار الارض یطلبون الحدیث فاذا
جاؤکم فاستوصوا بهم خیرا وحدثنا ابن الفضل ثنا ابو سهل
احمد بن محمد بن عبد الله بن زیاد القطان ثنا محمد بن الجهم السمری
ثنا الهیثم بن خالد المقری ثنا یحیی بن المتوکل الباهلی ثنا محمد بن
ذکوان الازدی ثنا ابو هرون العبدی عن ابی سعید الخدری انه
کان اذا رأی الشباب قال مرحبا بوصیة رسول الله صلی الله علیه وسلم
امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نوسع لکم فی المجلس وان نفهمکم الحدیث فانکم
خلوفنا واهل الحدیث بعدنا حدثنا ابو الحسن محمد بن احمد
بن رزق البزاز محمد بن الحسن بن زیاد النقاش ثنا محمد بن جعفر
القتات بالکوفة ثنا جعفر بن مسلم قال ازدحمنا علی الحسین

کی عزت و خدمت سو نہیں گے چنانچہ دین کی عزت اسی جماعت کو ملی ان کے سوا اور خواہش
پرستوں کو یہ مرتبہ نصیب بھی نہیں ہوا۔ یہ لوگ اگر ایک حدیث بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
یا آپ کے صحابی کی بیان کریں تو نہیں مانی جاتی کوئی قبول نہیں کرتا لیکن اصحاب حدیث احادیث
رسول اور احادیث صحابہ برابر بیان کرتے ہیں اور سب مانتے اور قبول کرتے ہیں اس جماعت کی
احتیاط کی یہ حالت ہے کہ ان میں سے کوئی بھی ذرا بدعقیدگی کی طرف جھکتا ہے وہیں اسکی
حدیث چھوڑ دیتے ہیں اگرچہ وہ کیسا ہی سچا ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اہلحدیث کے ایمان کی تعریف کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکمرتبہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے سوال کیا کہ تمہیں سب سے زیادہ اچھے ایمان والے
کون لوگ معلوم ہوتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا فرشتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
وہ کیوں ایماندار نہ ہوں گے؟ وہ تو رب العالمین کے دربار ہی میں ہیں صحابہ نے کہا پھر انبیاء۔
حضور نے فرمایا وہ کیوں ایمان نہیں لائیں گے ان پر تو وحی الٰہی نازل ہوتی ہے صحابہ نے کہا

عن زر عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حفظ على امتى حديثا ينفعهم الله بها قيل له ادخل من اى ابواب الجنة شئت

وصية النبى صلى الله عليه وسلم باكرام اصحاب الحديث

حدثنا ابو عمر محمد بن محمد بن على بن حبيش التمار ثنا ابو على اسمعيل بن محمد الصفار ثنا محمد بن على السرخسى ثنا على بن عاصم ح وحدثنا على بن محمد بن عبد الله بن بشران المعدل ثنا ابو عمرو عثمان بن احمد الدقاق املاء ثنا ابو بكر يحيى بن جعفر الواسطى ثنا على بن عاصم ثنا ابو هرون العبدى قال كنا اذا اتينا ابا سعيد الخدرى قال مرحبا بوصية النبى صلى الله عليه وسلم قال قلنا وما وصية رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم انه سياتى من بعدى قوم يسألونكم الحديث عنى فاذا جاؤكم فالطفوا بهم وحدثوهم لفظ ابن بشران حدثنا ابو الحسين محمد بن الحسين بن الفضل

عادل فرمائیں۔ قاضی نے کہا بالکل درست ہے جائیے آپ انہیں لے آئیے میں انکی شہادت قبول کرلونگا۔

L 2416

تبلیغ کے بارے میں اہلحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلیفہ ہیں

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور دعا کرنے لگے کہ خدایا میرے خلیفوں پر رحم کر۔ ہم نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ آپکے خلفاء کون لوگ ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ میرے خلفاء ہیں جو میرے بعد آئیں گے میری حدیثوں اور میری سنتوں کو روایت کریں گے اور لوگوں کو سکھائیں گے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں آج بتلا دیتا ہوں کہ میرے اور میرے اصحاب کے اور مجھ سے پہلے انبیاء کے جانشین اور خلیفہ کون لوگ ہونگے یہ وہ ہیں جو قرآن کریم اور میری حدیثوں کو محض اللہ کی رضامندی اور اس کے دین کی خاطر حاصل کریں گے۔

امام اسحٰق بن موسیٰ حنظلی فرماتے ہیں کہ اس امت میں جو بزرگی اور جو فضیلت اہلحدیث کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے کسی اور کو نہیں دی۔ خود خداوند جل وعلا کا فرمان ہے کہ ہم اونہیں اپنے پسندیدہ دین

النعمان بن صدقۃ ثنا جعفر بن الفضل ثنا اسحق بن ابراهیم الحنیلی عن کثیر بن عبد اللہ عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الاسلام بدا غریبا وسیعود غریبا فطوبی للغربا قیل یا رسول اللہ ومن الغربا قال الذین یحیون سنتی من بعدی ویعلمونھا عباد اللہ حدثنا محمد بن الحسن بن ابی علی الاصبھانی ثنا ابو حکیم احمد بن محمد بن البیع بالأھواز ثنا عبدان القاضی ثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا حفص بن غیاث عن الاعمش عن ابی اسحق عن ابی الاحوص عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الاسلام بدأ غریبا وسیعود کما بدأ فقیل یا رسول اللہ من الغربا قال النزاع من القبائل قال عبدان ھم اصحاب الحدیث الاوائل

قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ستفترق امتی علی نیف وسبعین فرقۃ

حدثنا الحسن بن احمد بن ابراهیم البزاز ثنا احمد بن اسحق بن نیخاب الطیبی ثنا اسحق بن ابراهیم بن بھرام الریحانی بھمدان ثنا الحجاج بن یوسف بن قتیبہ بن مسلم الاصفھانی ثنا بشر بن الحسین ثنا الزبیر بن عدی عن انس ان النبی

یہ وہ لوگ ہیں جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے میرے بعد آئیں گے وہ مجھے نہیں دیکھیں گے لیکن مجھ پر ایمان لائیں گے اور مجھے نہیں دیکھا لیکن میری تصدیق کرینگے وہ کتابوں کے اوراق میں لکھا دیکھیں گے اور اس کے مطابق عمل کریں گے ۔ شیخؒ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کی مدد کرے کہ اس وصف کے سب سے زیادہ مستحق اور اس حدیث کا اعلیٰ مصداق اہلحدیث ہیں اور جو اُن کے راستہ اور روش پر ہیں۔

بسبب درود شریف کی مداومت کے اہلحدیث کا سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت والا ہونا

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز تمام لوگوں سے زیادہ قریب مجھ سے وہ لوگ ہوں گے جو سب سے زیادہ مجھ پر درود پڑھتے ہوں ۔ ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ زبردست بزرگی اور اعلیٰ فضیلت حدیثوں کی روایت کرنیوالے اور حدیثوں کے نقل کرنیوالوں کیساتھ مخصوص ہے اس لئے کہ کوئی جماعت رسول اللہ

الجعفی فقطعنا شراك نعله فغضب فاسند لنا الحدیث قال من طلب
الحدیث لیحدث به الناس لم یجد روح الجنة فلما سکن غضبه
اسند لنا حدیثا قال یأتی فی آخر الزمان قوم یطلبون العلم والحدیث اذا جاؤکم
فادنوهم واکرموهم وحدثوهم **قوله صلی الله علیه وسلم بدأ الاسلام
غریبا وسیعود غریبا فطوبی للغرباء** ثنا ابو الحسن علی بن
احمد بن عمر المقری وابو القاسم عبد الملك بن محمد بن عبد الله الواعظ
قالا ثنا ابو بکر محمد بن الحسین الآجری بمکة حرسها الله ثنا ابو احمد
هرون بن یوسف التاجر ثنا محمد بن ابی عمر العدنی ثنا مروان بن معاویة
الفزاری عن یزید بن کیسان عن ابی حازم عن ابی هریرة قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الاسلام بدأ غریبا وسیعود
غریبا فطوبی للغرباء حدثنی ابو محمد عبد الله بن احمد بن عبد الله
بن ابراهیم الاصبهانی ثنا ابو سلیمان محمد بن الحسین الحرانی ثنا

پھر ہم۔ آپ نے فرمایا تم کیوں ایمان نہ لاتے ہیں تو تم میں موجود ہوں پھر خود حضورؐ نے اپنے سوال کا
جواب بتا دیا فرمایا تمام مخلوق میں سے زیادہ عمدہ ایمان والی وہ جماعت ہے جو تمہارے بعد
آئیگی صرف کتابوں میں لکھا دیکھیگی اور اسپر ایمان لائیگی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہم سے آپ نے فرمایا مجھے بتاؤ تو ایمان
والوں میں سب سے افضل ایمان والا کون ہے؟ ہم نے کہا فرشتے ہیں۔ فرمایا وہ تو ہیں ہی اور انہیں
تو ہونا چاہیئے ان کو تو خدا نے جس مرتبہ پر رکھا ہے وہ انہی کا حصہ ہے۔ نہیں ان کے سوا اور
کوئی بتاؤ ہم نے کہا یا رسول اللہ انبیاء ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے نبوت ورسالت کے ساتھ
سرفراز فرمایا آپ نے فرمایا وہ تو ایسے ہیں ہی اور انہیں ایسا ہونا ہی چاہیئے بھلا وہ کیوں نہ ہوں
اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل وکرم سے انہیں نبوت ورسالت کے ساتھ سرفراز فرمایا ہے کسی
اور کو بتاؤ۔ ہم نے کہا یا رسول اللہؐ پھر تو راہ خدا میں شہید ہو جانیوالے ہیں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ
اپنے انبیاء کی خدمت کرتے ہوئے شہادت کے مرتبہ کے ساتھ سرفراز فرماتا ہے۔ آپ نے فرمایا
بیشک وہ ایسے ہی ہیں وہ ایسے کیوں نہ ہوتے اللہ تعالیٰ نے انہیں تو شہادت جیسی نعمت انعام
فرمائی ان کے سوا اور بتلاؤ۔ ہم نے کہا یا رسول اللہؐ اب آپ ہی ارشاد فرمائیے آپ نے فرمایا

سمعت اباالعباس احمد بن منصور الحافظ بصور سمعت ابا الحسن محمد بن عبداللہ بن بشر بغسان یقول رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فقلت من الفرقۃ الناجیۃ من ثلاث وسبعین فرقۃ قال انتم یا اصحاب الحدیث **قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفۃ من امتی علی الحق لا یضرھم من خذلھم حدثنا** ابونعیم الحافظ ثنا عبداللہ بن جعفر ثنا یونس بن حبیب ثنا ابوداؤد ثنا شعبۃ اخبرنی معاویۃ بن قرۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفۃ من امتی منصورین لا یضرھم من خذلھم حتی تقوم الساعۃ **حدثنا** محمد بن طلحۃ النعالی ثنا محمد بن الحسن بن کوثر ثنا محمد بن یونس ثنا ابو زید سعید بن الربیع ثنا شعبۃ اخبرنی معٰویۃ بن قرۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفۃ من امتی علی الحق لا یضرھم من خذلھم حتی تقوم الساعۃ **ثنا** محمد بن الحسن الاھوازی ثنا محمد بن اسحٰق بن ابراھیم بالاھواز ثنا الحسن بن عثمان حدثنا احمد

حدیثوں کا مقابلہ کیا کرتے تھے ایک مرتبہ وہاں پر ایک نور کا ستون دیکھا گیا جو آسمان کی بلندی تک تھا پوچھا گیا کہ یہ نور کس بنا پر ہے تو کہا گیا کہ حدیث کے آمنے سامنے پڑھنے کے وقت جو ان کی زبان سے صلی اللہ علیہ وسلم نکلتا تھا اُس درود کی بنا پر یہ نور ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے بعد اپنی حدیث کے طالب علموں کی بشارت دینا اور اُنکے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان سند کا متصل ہونا

حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھ سے سنتے ہو پھر تم سے اور لوگ سنیں گے اور اُن سننے والوں سے اور لوگ سنیں گے پھر اُسکے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو مٹاپے کو پسند کریں گے اور بے پوچھے گواہیاں دینے لگیں گے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سنتے ہو پھر تم سے سنا جائیگا پھر تم سے سننے والوں سے سنا جائیگا۔ امام اسحٰق بن راھویہ محدث رح فرماتے ہیں جو سلسلہ کہ ان تین سے مروی ہو اوسے اثر کہتے ہیں اسلئے کہ رسولِ خدا صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم قال فترقت بنو اسرائیل علی احدی وسبعین فرقۃ و
النصاری علی ثنتین وسبعین فرقۃ وستفترق امتی علی ثلاث وسبعین
فرقۃ کلھا فی النار الا فرقۃ واحدۃ حدثنا ابو نعیم الحافظ ثنا سلیمن بن
احمد بن ایوب الطبرانی ثنا احمد بن محمد بن ھاشم البعلبکی عبد الملک بن
الاصبع البعلبکی ثنا الولید بن مسلم ثنا الاوزاعی حدثنی قتادۃ عن
انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بنی اسرائیل
افترقت علی احدی وسبعین فرقۃ وان امتی ستفترق علی ثنتین وسبعین
فرقۃ کلھا فی النار الا واحدۃ وھی الجماعۃ حدثنا عبد اللہ بن احمد بن علی
السوذرجانی باصفہان ثنا عبد اللہ بن ابی القاسم سمعت احمد بن
محمد بن زرۃ یقول ثنا ابراھیم بن محمد بن الحسن قال حدثت عن احمد
بن حنبل وذکر حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم تفترق ھذہ الامۃ علی نیف
وسبعین فرقۃ کلھا فی النار الا فرقۃ فقال ان لم یکونوا اصحاب الحدیث
فلا ادری من ھم حدثنی محمد بن ابی الحسن اخبرنی ابو القسم بن سنختویہ

صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں ان علماء حدیث کی جماعت سے بڑھ کر نہیں نہ تو درود
شریف کے لکھتے ہیں نہ پڑھتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ سے کسی علم کو لکھے اور اس کے ساتھ ہی
مجھ پر درود بھی لکھے تو جبتک وہ کتاب پڑھی جائیگی اُسے اجر ملتا رہیگا۔ حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
مجھ پر کسی کتاب میں درود لکھے تو جبتک میرا نام اس کتاب میں رہیگا فرشتے اس کے لئے
استغفار کرتے رہیں گے۔ حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں اگر محدثین کو صرف یہی فائدہ
ہوتا تو بھی بہت تھا کہ جب تک اون کی کتابوں میں درود ہے اُن پر خدا کی رحمتیں
اُترتی رہتی ہیں۔ محمد بن ابو سلیمان کہتے ہیں میں نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا
پوچھا کہ ابا جان آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا سلوک کیا؟ فرمایا مجھے بخشدیا۔ میں نے
کہا کس عمل پر؟ فرمایا کہ صرف اس عمل پر کہ میں ہر حدیث میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھا کرتا تھا
ابو القاسم عبد اللہ مروزی فرماتے ہیں میں اور میرے والد ایک جگہ بیٹھ کر رات کو وقت

بن محمد بن جعفر ثنا محمد بن الفضل بن الخطاب ثنا ابو حاتم سمعت
احمد بن سنان و ذکر حدیث لا تزال طائفة من امتی علی الحق فقال هم
اهل العلم و اصحاب الآثار حدثنا ابو یعلی احمد بن عبد الواحد الوکیل
ثنا الحسن بن محمد بن شعبة المروزی ثنا محمد بن احمد بن محبوب ثنا ابو عیسی
الترمذی و ذکر حدیث معویة بن قرة عن ابیه لا تزال طائفة من امتی منصورین
لا یضرهم من خذلهم قال ابو عیسی قال محمد بن اسمعیل قال علی
بن المدینی هم اصحاب الحدیث حدثنا ابو نعیم الحافظ ثنا ابو محمد بن
حیان ثنا اسحق بن احمد ثنا محمد بن اسمعیل البخاری و ذکر حدیث موسی
بن عقبة عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم لا تزال طائفة
من امتی فقال البخاری یعنی اصحاب الحدیث قوله صلی الله علیه وسلم
یحمل هذا العلم من کل خلف عدوله حدثنا القاضی ابو محمد
الحسن بن محمد بن الحسین بن رامتن الاسترابادی ثنا ابو احمد
عبد الله بن عدی الجرجانی الحافظ ثنا ابو قصی اسمعیل بن اسحق

سند بیان کرنی راویوں وغیرہ کے نسب نامے محفوظ رکھنے الفاظ حدیث وغیرہ پر اعراب لگانا
اور بیان کر دینا) محمد بن حاتم بن مظفر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسناد کی بزرگی شرف اور
فضیلت کے ساتھ صرف اسی امت کو مخصوص فرمایا ہے۔ تمام نئی پرانی امتوں میں سے
کسی ایک کے پاس بھی اسناد نہیں اون کے ہاتھوں میں صرف کتابیں ہیں جنہیں اون کے علماء
نے خلط ملط کر دی ہیں اور ان کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جس سے وہ توراۃ و انجیل کی
نبیوں کی لائی ہوئی اصلی آیتوں اور اپنے علماء کی ان ملائی ہوئی باتوں میں تمیز کر سکیں جو
انہوں نے غیر ثقہ لوگوں سے سن سن کر اصل کتاب میں ملا دی ہیں۔ برخلاف اس کے یہ
اُمت حدیث رسول کو صرف اون بزرگوں سے لیتی ہے جو اپنے زمانہ میں ثقہ ہوتے ہیں
جو سچائی اور امانت داری کے ساتھ مشہور ہوتے ہیں جو اپنے جیسے سچوں امین اور ثقہ
لوگوں سے ہی روایت کرتے ہیں پھر اون کے اوستاد بھی ان اوصاف میں پورے ہوتے
ہیں۔ آخر تک باوجود اس کے پھر بھی کامل غور و خوض کرتے ہیں اور کون کس سے بڑھکر
حافظہ والا ہے کون کس سے ضبط میں بڑھا ہوا ہے۔ کسے اپنے اوستاد کی خدمت میں

بن سریج الرازی ابو جعفر ثنا یزید بن ھرون عن حماد بن سلمة
عن قتادة عن مطرف عن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق حتی تقوم الساعة
قال یزید بن ھرون ان لم یکونوا اصحاب الحدیث فلا ادری من ھم
حدثنا عبید اللہ بن ابی الفتح والحسن بن ابی طالب قالا ثنا محمد بن العباس
ابو عمرو الخراز ثنا ابو بکر بن ابی داؤد ثنا ابی عن سعید بن یعقوب الطالقانی
او غیرہ قال ذکر ابن المبارک حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفة
من امتی ظاھرین علی الحق لا یضرھم من خذلھم حتی تقوم الساعة قال
ابن المبارک ھم عندی اصحاب الحدیث حدثنا ابو نعیم الحافظ ثنا
محمد بن جعفر المؤدب ثنا عبد اللہ بن محمد بن الخلیل سمعت الفضل
بن زیاد یقول سمعت احمد بن حنبل وذکر حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لا تزال طائفة من امتی ظاھرین علی الحق فقال ان لم یکونوا اصحاب
الحدیث فلا ادری من ھم حدثنا ابو نعیم الحافظ ایضا ثنا عبد اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم سنتے ہو اور تم سے سنا جائیگا اوران سننے والوں سے سُنا جائے گا
امام شعبی الحمیری فرماتے ہیں اس امت پر تمام چیزوں کے خزانے کھولے جائیں گے یہاں تک کہ
حدیث کے خزانے بھی کھولدے جائیں گے ۔

اسناد کی فضیلت اور اسناد کا اس امت کے ساتھ مخصوص ہونیکا بیان

مطر رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے فرمان اَوْ اَثَارَةٍ مِّنْ عِلْمٍ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے
مراد سندِ حدیث ہے ۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے فرمان وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَ
لِقَوْمِكَ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد سندِ حدیث یعنی محدث کا یہ کہنا ہے حَدَّثَنِیْ
اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ ۔ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اونہیں میرے دادا نے سنائی
ابو بکر بن احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں
کے ساتھ صرف اسی امت کو مخصوص فرمایا ہے ان سے پہلے یہ تینوں چیزیں کسی اُمت
کو عطا نہیں ہوئیں (۱) اسناد (۲) انساب (۳) اور اعراب (یعنی حدیث وغیرہ کی

بن سعد عن یحیی بن سعید عن سعید بن المسیب عن عبد اللہ بن
مسعود قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یرث ہذا
العلم من کل خلف عدولہ حدثنا محمد بن احمد بن رزق البزار ثنا
عمر بن جعفر بن مسلم ثنا علی بن محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب یعقوب
بن یوسف المطوعی قال ثنا ابو الربیع ثنا حماد بن زید ثنا بقیۃ بن الولید
ثنا معان بن رفاعۃ عن ابراہیم بن عبد الرحمن العذری قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحمل ہذا العلم من کل خلف عدولہ ینفون عنہ
تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاہلین حدثت عن
عبد العزیز بن جعفر الفقیہ ثنا ابو بکر الخلال قال قرئت علی زہیر
بن صالح بن احمد ثنا مہنا وہو ابن یحیی قال سالت احمد بن حنبل
عن حدیث معان بن رفاعۃ عن ابراہیم بن عبد الرحمن العذری و
قلت لاحمد کانہ کلام موضوع قال لا ہو صحیح فقلت لہ ممن انت سمعتہ
قال من غیر واحد قلت من ہم قال حدثنی بہ مسکین الا انہ یقول

بھی اون کی تقویت کا نہیں نکلا بلکہ اپنے باپ پر اس کے برخلاف اون کی جرح مروی
ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی اس عطا کردہ توفیق پر اوس کا شکر کرتے ہیں۔

اس بات کا بیان کہ احکام شریعت کے پہچاننے کا ذریعہ صرف اسناد ہی ہے

ابن المبارک رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے اسناد دین کی چیز ہے۔ آپ فرماتے ہیں میرے
نزدیک اسناد دین کی چیز ہے اگر اسناد نہ ہوتی تو جو شخص جو چاہتا کہہ ڈالتا۔
آپ کا فرمان ہے جو شخص امر دین کو سند بغیر تلاش کرتا ہے اوس کی مثال ایسی ہی
ہے جیسے کوئی شخص بغیر زینے کے چھت پر چڑھنا چاہتا ہو۔ محمد بن شاذان جوہری
ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن مبارکؒ سے ایک سند پوچھتے ہیں جسے وہ بھول گئے تھے
تو آپ نے فرمایا جانتے ہو ابوسعید حداد رحمۃ اللہ علیہ نے اسناد کے بارے میں کیا
فرمایا ہے؟ آپکا فرمان ہے کہ سند زینے کے مانند ہے جب زینے پر چڑھتے ہوئے قدم
پھسلا تو گر پڑوگے اور رائے قیاس کی مثال بے اصل چیز کی طرح ہے حضرت سفیان ثوری

العذري بدمشق حدثنا سليمان بن عبد الرحمن الدمشقي ثنا مسلمة بن علي ثنا حدثني عبد الرحمن بن يزيد السلمي عن علي بن مسلم البكري عن ابي صالح الاشعري عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحمل هذا العلم من كل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتأويل الجاهلين ثنا ابو الحسين احمد بن عمر بن علي القاضي بدربيجان ثنا احمد بن علي بن محمد بن الجهم الكاتب ثنا محمد بن جرير الطبري ثنا عثمان بن يحيى حدثنا عمرو بن هاشم البيروتي عن محمد بن سليمان يعني بن ابي كريمة عن معاذ بن رفاعة السلامي عن ابي عثمان النهدي عن اسامة بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحمل هذا العلم من كل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الجاهلين وانتحال المبطلين حدثنا عبد الله بن احمد بن عثمان الصيرفي حدثنا محمد بن المظفر الحافظ ثنا احمد بن يحيى بن زكير ثنا محمد بن ميمون بن كامل الحمراوي ثنا ابو صالح ثنا الليث

زیادہ ٹھیرنا میسر ہوا ہے کسے کم موقعہ ملا ہے ان سب باتوں کی پوری دیکھ بھال اور صحیح علم رکھتے ہیں۔ پھر ایک ایک حدیث کو بیس بیس بلکہ اس سے بھی زیادہ وجہوں سے لکھتے ہیں اور ہر طرح کی غلطیوں لغزشوں سے پاک صاف کرکے حروف کو خوب محفوظ کرکے الفاظ کو یاد کرکے بلکہ گن گن کر روایت کرتے ہیں۔ اس امت پر اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمتوں میں سے ایک یہ بھی ہے۔ ہم اس نعمت پر اس کی شکر گذاری بجالاتے ہیں۔ اور اس سے ثابت قدمی طلب کرتے ہیں اور جو اعمال اوس کی نزدیکی حاصل کرانیوالے اور اس کے پاس عزت دلوانے والے ہوں اون کی توفیق طلب کرتے ہیں۔ اوس نعمتوں والے مولا سے التجا ہے کہ وہ ہمیں اپنی فرمانبرداری کو مضبوطی سے تھام رکھنے کی پوری توفیق عطا فرمائے۔ ان محدثین کرام میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جو اپنے باپ کا یا بھائی کا یا اپنی اولاد کا بھی لحاظ رکھے بلکہ علم حدیث میں جو اون کی حالت ہوتی اوسے کھول کر بیان فرما دیتے۔ امام علی بن عبد اللہ مدینی کو دیکھو لیجیے وہ اپنے زمانے میں فن حدیث کے مسلم امام ہیں۔ ان سے اپنے والد کے حق میں ایک حرف

علی ابی حصین محمد بن الحسین حدثکم احمد بن عیسی بن عبداللہ العلوی
ح وحدثنا علی بن ابی علی البصری ثنا ابوالقاسم عبیداللہ بن الحسین
بن جعفر بن ابی موسی القاضی املوصلی ثنا سعید بن علی بن الخلیل ثنا عبدالسلام
بن عبید قال ثنا ابن ابی فدیک عن ھشام بن سعد عن زید بن اسلم عن عطاء
بن یسار عن ابن عباس قال سمعت علی بن ابی طالب یقول خرج علینا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللھم ارحم خلفائی قال قلنا یا رسول اللہ
ومن خلفائک قال صلی اللہ علیہ وسلم الذین یاتون من بعدی یروون احادیثی
وسنتی ویعلمونھا الناس فی حدیث العلوی سمعت علیا یقول خرج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم والباقی مثلہ سواء حدثنیہ علی بن احمد بن محمد الوزان
ثنا علی بن ابراھیم بن حماد القاضی الاتردی ثنا ابن حصین القاضی ثنا
احمد بن عیسی بن عبداللہ باسنادہ نحوہ غیرانہ قال عن عطاء بن
ابی رباح عن ابن عباس قال الخطیب والاول اشبہ بالصواب حدثنا
ابوبکر عبداللہ بن محمد بن احمد بن العلوا لکاتب ثنا ابوبکر احمد

بڑھا ہوا تھا۔ حضرت عبداللہ بن داؤد ضریبیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اماموں سے اور
جو ہم سے بہت بڑے بزرگ ہیں سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ اہلحدیث اور علم حدیث کو جاننے
والے اللہ تعالیٰ کے امانت بردار اور اس کے نبی کی سنتوں کے محافظ ہیں۔ جب تک اسکا
علم و عمل اُن میں رہے۔ کہمس ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص اہلحدیثوں کو دین
کے محافظ نہ مانے وہ اُن کمزور مسکینوں میں ہے جو اللہ کے دین کو دین نہیں جانتے
دیکھو خود خداوند جل وعلا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ
الْحَدِیْثِ اللہ تعالیٰ نے بہت ہی اچھی حدیث نازل فرمائی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی جبرئیل علیہ السلام نے۔ وہ روایت
کرتے ہیں اللہ عزوجل سے۔

اہلحدیث حامیانِ دین ہیں اسلئے کہ وہ سنتوں سے اعتراضات دفع کرتے ہیں

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں فرشتے آسمانوں کے چوکیدار ہیں اور اہل حدیث

عن معان عن القسم بن عبد الرحمن قال احمد بن حنبل معان بن رفاعة لا بأس به حدثنا عبيد الله بن ابی الفتح الفارسی ثنا عبد الرحمن بن عمر الخلال قال محمد بن احمد بن یعقوب بن شیبة رأیت رجلا قدم رجلا الی اسمعیل بن اسحق القاضی فادعی علیه دعوی فسأل المدعی علیه فانکر فقال للمدعی الک بینة قال نعم فلان وفلان قال اما فلان فمن شهودی واما فلان فلیس من شهودی قال فیعرفه القاضی قال نعم قال بما ذا قال اعرفه بکتب الحدیث قال فکیف تعرفه فی کتبه الحدیث قال ما علمت الا خیر قال ان النبی صلی الله علیه وسلم قال یحمل هذا العلم من کل خلف عدوله فمن عدله رسول الله صلی الله علیه وسلم اولی من عدلته انت قال قوموا فها ته فقد قبلت شهادته

کون اصحاب الحدیث خلفاء النبی صلی الله علیه وسلم فی التبلیغ عنه

حدثنا محمد بن ابی علی الاصبهانی ثنا احمد بن محمود القاضی بالاهواز قال قرئ

رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سند مسلمان کا ہتھیار ہے جب ہتھیار ہی کسی کے پاس نہ ہو تو لڑیگا کیا؟

اہل حدیث کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امانت بردار ہونیکا بیان

اسلئے کہ وہ آپکی سنتوں کو حفظ کرتے اور انہیں بیان کرتے ہیں

امام ابوحاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگلی تمام امتوں میں اپنے رسولوں کی حدیثوں کو یاد رکھنے والے نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ وصف صرف اسی امت میں رکھا ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ حضرت یہ لوگ کبھی تو بے اصل اور غیر صحیح حدیث بھی بیان کر دیتے ہیں۔ آپنے فرمایا گو وہ بیان کریں لیکن ان کے علماء صحیح غیر صحیح کی پوری معرفت رکھتے ہیں۔ ایسی غیر صحیح حدیثوں کی روایت صرف اس لئے ہوتی ہے کہ بعد والے دھوکہ میں نہ آجائیں اور انہیں کھل جائے کہ ان حضرات نے خوب چھان بین کرلی ہے اور احادیث حفظ کرلی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ابو زرعہ پر رحم کرے۔ خدا کی قسم وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کے حفظ کرنے میں بیحد تکالیف اٹھایا کرتے تھے اس میں انکا جہاد بہت

ثم ان كان بينهم رجل احدث بدعة سقط حديثه و ان كان من اصدق الناس و صف الرسول الله صلى الله عليه وسلم بان اهل الحديث حدثنا ابو عمر عبد الواحد بن محمد بن عبد الله بن مهدي الديباجي عن ابي الحسن محمد بن احمد بن رزق التاني و ابو الحسين محمد بن الحسين بن الفضل القطان و ابو محمد عبد الله بن يحيى بن عبد الجبار السكري و ابو الحسن محمد بن محمد بن ابراهيم بن مخلد البزاز قالوا ثنا ابو علي سمعيل بن محمد الصفار ثنا الحسن بن عرفة ثنا اسمعيل بن عياش الحمصي عن المغيرة بن قيس التميمي عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اي الخلق اعجب اليكم ايمانا قالوا الملائكة قال صلى الله عليه وسلم وما لهم لا يؤمنون وهو عند ربهم قالوا فالنبيون قال صلى الله عليه وسلم فما لهم لا يؤمنون و الوحي ينزل عليهم قالوا نحن قال صلى الله عليه وسلم وما لكم لا تؤمنون وانا بين اظهركم قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اعجب الخلق الي ايمانا القوم يكونون من بعدكم

انبیاء کے وارث تو تمہاری حالت ایسی ہی رہیگی یعنی دنیوی تنگی ۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں جب کسی حدیث جاننے والے کو دیکھ لیتا ہوں تو اتنا خوش ہوتا ہوں کہ گویا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا ۔

بھلائیوں کا حکم کرنیوالے اور برائیوں سے روکنے والے اہلحدیث ہیں

ابراہیم بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوتا ہے کہ بھلائی کا حکم کرنیوالے اور بُرائی سے روکنے والے کون لوگ ہیں ؟ جواب دیتے ہیں وہ ہم ہی ہیں اس لئے کہ ہم کہا کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِسے کرو اور اِسے نہ کرو ۔ امام ابو بکر بن عیاشؒ یحیٰی بن آدم کے زانو پہ ہاتھ مار کر فرماتے ہیں کہ اہلحدیث سے بہتر کوئی قوم نہیں ان میں کا ایک ایک مجھ سے بار بار ایک حدیث کی بابت دریافت کرتا رہتا ہے حالانکہ اگر یہ چاہتے تو مجھ سے سنے بغیر ہی میرا نام لیکر حدیث بیان کر دیتے ۔ ایک مرتبہ آپ کو لوگ گھیر لیتے ہیں ۔ بھیڑ بھاڑ سے تنگ آ کر

بن عبد الرحمن الدقاق المعروف بالولی ثنا ابو جعفر الحسن بن علی
بن ابی لیلی بن النعمان القاری سولغسوی الکرابیسی ثنا خلف
بن عبد الحمید بن ابی الحسنا ثنا ابی الصباح عبد الغفور عن ابی
هاشم الرمانی عن زاذان عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قال الا ادلکم علی الخلفاء منی ومن اصحابی ومن الانبیاء قبلی ھم
حملۃ القرآن والاحادیث عنی عنھم فی اللہ وللہ عز وجل ثنا محمد بن
عبد اللہ بن صالح العطاء باصبھان ثنا ابو احمد بن حیان ثنا محمد بن
الفضل حدثنا ابو حازم سمعت اسحق بن موسی الخطمی یقول ما مکن
لاحد من ھذہ الامۃ ما مکن لاصحاب الحدیث لان اللہ قال فی کتابہ
ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم فالذی ارتضاہ اللہ عز وجل
قد مکن لاھلہ فیہ ولم یکن لاصحاب الاھواء فی ان یقبل منھم
حدیث واحد عن اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحاب الحدیث
یقبل منھم حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث اصحابہ

دین کے پاسبان ہیں۔ حضرت یزید بن زریع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہر دین کے شہسوار
ہوتے ہیں اور اس دین کے شہسوار اہلحدیث ہیں جو کہ اسناد کے نگہبان ہیں۔ قاسم
بن نصر مخرمی فرماتے ہیں ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آرام فرما رہے ہیں اور امام یحییٰ بن معین محدث آپ کے سرہانے کھڑے ہوئے مورچھل
جھل رہے ہیں۔ صبح آکر وہ اپنا یہ خواب ذکر کرتے ہیں تو امام صاحب نے فرمایا اس کی تعبیر
ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سے جھوٹی باتوں کو ہم دفع کرتے ہیں۔

اہلحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں اور ہر قسم کی حکمتوں کے وارث ہیں

ایک مرتبہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کچھ لوگوں کی بھیڑ بھاڑ دیکھ کر
سلیمان بن مہران نے پوچھا یہ لوگ یہاں کیوں جمع ہوئے ہیں؟ ابن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث کی تقسیم کیلئے جمع
ہوئے ہیں۔ حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ اہلحدیث کی جماعت کو دیکھ کر فرمایا کرتے تھے

بي ولم يروني يرون الواق المعلو فيعملون بما فيه **قال** الشيخ ايده الله تعالى واحق الناس بهذا الوصف اصحاب الحديث ومن اتبعهم

كون اصحاب الحديث اولى الناس بالنبي صلى الله عليه وسلم لدوام صلاتهم عليه

حدثنا القاضي ابو بكر احمد بن الحسن بن احمد الحرشي ثنا ابو العباس محمد بن يعقوب الاصم ثنا ابو الفضل العباس بن محمد الدوري ثنا خالد بن مخلد القطواني ح وحدثنا ابو القاسم طلحة بن علي بن الصقر الكتاني ثنا محمد بن عبد الله بن ابراهيم الشافعي ثنا محمد بن عبد الله بن مربع ثنا يحيى بن معين ح وحدثنا ابو نعيم الحافظ ثنا ابو بكر عبد الله بن يحيى الطلحي ثنا عبيد بن غنام ثنا ابو بكر بن ابي شيبة قالا ثنا خالد بن مخلد ثنا موسى بن يعقوب الزمعي ثنا عبد الله بن كيسا ثنا اخبرني عبد الله بن شداد بن الهاد عن ابيه عن ابن مسعود

پیدل آئے ہم نے عرض کیا کہ جناب کا اس بڑی عمر میں یہ تکلیف گوارا کرنا ہم سے نہیں سہارا جاتا تو فرمانے لگے کہ یہ نہ کہو چلے چلو اگر میں جانتا کہ وہ جماعت جس پر اللہ تعالیٰ فخر کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل ہے تمہارے سوا کوئی اور ہے تو میں اُس کے ساتھ جاتا اور انہیں رخصت کرتا لیکن میں جانتا ہوں کہ تمام دنیا سے افضل تم لوگ ہو۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ دیکھتے ہیں کہ اصحاب حدیث ایک محدث صاحب کے پاس سے نکلے اون کے ہاتھوں میں قلمدان ہیں تو فرمانے لگے اگر یہ سچے انسان نہیں تو میں نہیں جان سکتا کہ پھر انسان کسے کہتے ہیں ؟ عثمان بن ابو شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے بعض اصحاب حدیث کو حالت اضطراب میں دیکھ کر فرمایا۔ ان میں کا فاسق شخص بھی دوسروں کے عابدوں سے اچھا ہے۔ قاضی ابو یوسف رح نکلتے ہیں احمدور دوازہ پر اہلحدیث کی جماعت کو دیکھ کر فرماتے ہیں کہ روئے زمین پر تم سے بہتر کوئی نہیں صبح ہی صبح گھر سے نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں سننے لگے۔

يجدون صحفا فيها كتاب يؤمنون بما فيها حدثنا ابو طالب يحيى بن علي الدسكري بحلوان ثنا ابو بكر بن المقري باصبهان ثنا ابو يعلى احمد بن علي بن المثنى الموصلي ثنا موسى بن محمد بن حيان ثنا محمد بن ابي عدي ثنا محمد بن ابي حميد عن زيد بن اسلم عن ابيه عن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم [ه] انبئوني بافضل اهل الايمان ايمانا قلنا يا رسول الله الملائكة قال صلى الله عليه وسلم هم كذلك ويحق لهم وما يمنعهم وقد انزلهم الله بالمنزلة التي انزلهم بها بل غيرهم قلنا يا رسول الله فالانبياء الذين اكرمهم الله تعالى بالنبوة والرسالة قال صلى الله عليه وسلم هم كذلك ويحق لهم وما يمنعهم وقد اكرمهم الله تعالى بالنبوة والرسالة بل غيرهم قلنا يا رسول الله الشهداء الذين اكرمهم الله عز وجل بالشهادة مع الانبياء قال صلى الله عليه وسلم هم كذلك ويحق لهم وما يمنعهم وقد اكرمهم الله عز وجل بالشهادة بل غيرهم قلنا يا رسول الله فمن قال صلى الله عليه وسلم اقوام في اصلاب الرجال ياتون من بعدي يؤمنون بي ولم يروني ويصدقون

[ه] لعله قال ثنا

آپ فرمانے لگتے ہیں - یہ شیطان کے سر کیا رکھ رہے ہیں؟ لوگ اِدھر اُدھر ہو جاتے ہیں تو فرمانے لگتے ہیں - میرے علم میں کوئی قوم ان سے بھلی نہیں انہیں میری حدیث معلوم ہے لیکن ان کی احتیاط کی یہ حالت ہے کہ جبتک مجھ سے نہ سن لیں میرا نام لیکر روایت نہیں کریں گے حالانکہ اگر چاہیں اور روایت کرنے لگیں تو انہیں کوئی کیا کہہ سکتا ہے؟ حضرت حفصؒ سے لوگ ایک مرتبہ کہتے ہیں کہ اے ابو عمرو دیکھئے تو یہ طالب حدیث کیسے بگڑ گئے؟ آپنے فرمایا یہہ لوگ پھر بھی بہترین لوگ ہیں - حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرے نزدیک اہلحدیث جماعت سے کوئی جماعت بہتر نہیں - یہ حدیث کے سوا کچھ جانتے ہی نہیں - ابو عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں - علمی باتیں جن جن لوگوں نے کی ہیں اون میں سب سے بہتر باتوں والے اہلِ حدیث ہیں - ولید بن مسلم فرماتے ہیں کہ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے جب ہم نے علم حدیث حاصل کر لیا اور اپنے وطن کو جانے لگے تو آپ ہمیں پہونچانے کے لئے کوئی دس بارہ میل تک

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی فی کتاب لم تزل
الملائکۃ تستغفر لہ مادام اسمی فی ذلک الکتاب قال بشر بن عبید ثنا
محمد بن عبد الرحمن القرشی عن عبد الرحمن بن عبد اللہ عن عبد الرحمن
الاعرج عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ثنا محمد بن علی بن الفتح
ثنا عمر بن ابراہیم المقری ثنا ابوبکر عمر بن احمد بن ابی معمر الصفار ثنا
ابو جعفر محمد بن یحیی الحلوانی کذا کان فی کتاب ابن الفتح والصواب
احمد بن یحیی سمعت احمد بن یونس سمعت سفیان الثوری یقول
لو لم یکن لصاحب الحدیث فائدۃ الا الصلوٰۃ علی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فانہ یصلی علیہ مادام فی الکتاب ثنا عبد العزیز بن ابی الحسن
القرمسی لفظا ثنا علی بن الحسین بن علی بن المطرف الفاضل املاء ثنا
محمد بن عبد الرحیم الاصبہانی ثنا عبد اللہ بن محمد بن سنان البصری
ثنا محمد بن ابی سلیمان قال رأیت ابی فی النوم فقلت یا ابت ما فعل اللہ
بک قال غفر لی قلت بماذا قال بکتابتی الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ

صالح لوگوں کے دفتر سے اپنا نام کٹوا دینا چاہتا ہو؟

اگر اہلحدیث نہ ہوتے تو اسلام مٹ جاتا

حفص بن غیاث رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا اگر اللہ تعالےٰ
ان طالب علموں کے دلوں میں یہ حرص نہ ڈالتا تو یہ کام ہی مٹ جاتا۔ ابو داؤدؒ
فرماتے ہیں اگر اہلحدیث کی یہ جماعت نہ ہوتی اور یہ لوگ حدیثوں کو جمع نہ کرتے تو
اسلام بے نشان ہو جاتا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہم تین چار آدمی امام
علی بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے دروازے پر تھے۔ آپ فرمانے لگے کہ حدیث میں
جو آیا ہے کہ میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ غالب ہو کر حق پر رہیگی نہ انکے
مخالفین انہیں ضرر پہنچا سکیں گے نہ رسوائی۔ اس سے مراد میں تو یہ جانتا ہوں کہ تم ہو
یعنی حدیث والے۔ دیکھو تجارت پیشہ لوگ تجارت میں کاریگر لوگ اپنی اپنی صنعت میں
بادشاہ لوگ اپنی اپنی سلطنت میں مشغول ہیں مگر تم ہو کہ دن رات سنتِ رسولؐ

قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرھم
صلوٰۃ علی **قال** ابو نعیم رحمہ اللہ وھذہ منقبۃ شریفۃ یختص بھا رواۃ الآثار ونقلتھا لانہ لا یعرف لعصابۃ من العلماء من الصلوٰۃ علی رسول
الله صلی اللہ علیہ وسلم اکثر مما یعرف لھذہ العصابۃ نسخا وذکرا

ثنا ابو القسم الازھری علی بن عمر بن احمد الحافظ ثنا محمد بن ابی القسم
بن زکریا المحاربی ثنا عباد بن یعقوب ثنا ابو داود سلیمان بن عمرو عن
ایوب بن موسیٰ عن القسم بن محمد عن ابیہ احسبہ قال عن جدہ ابی بکر
الصدیق رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کتب
عنی علما وکتب معہ صلوٰۃ لم یزل فی اجر ما قری ذلک الکتاب حدثنا
ابو طالب مکی بن عبد الرزاق الحریری ثنا ابراھیم بن محمد المزنی املاء
ثنا ابو یوسف یعقوب بن محمود المقری ثنا محمد بن مہران النیسابوری
ثنا محمد بن عبد اللہ بن حمید البصری بمکۃ ثنا بشر بن عبید ثنا حازم
بن بکر ابو علی ثنا یزید بن عیاض عن عبد الرحمن الاعرج عن ابی ھریرۃ

[illegible] علی بن علی بن عبد الرزاق

اہلحدیث آبدال اور اولیاء اللہ ہیں

صالح بن محمد رازیؒ فرماتے ہیں اگر اہلحدیث ابدال نہیں تو میں نہیں جان سکتا کہ ابدال اور کون ہوتے ہیں؟ امام صالح رازیؒ فرماتے ہیں عدالت والا وہ ہی نہیں جو مال جان اور عزت پر عدل کرے بلکہ ان سے بھی بڑھ کر عدالت والا وہ ہے کہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرے تو وہ مان لی جائے اسے اس میں سچا اور عادل جانا جائے۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں اگر اہلِ حدیث ابدال نہیں تو پھر ابدال اور کون ہوں گے؟ خلیل بن احمدؒ فرماتے ہیں اگر قرآن و حدیث والے بھی اولیاء اللہ نہیں تو جان لینا چاہیے کہ زمین اولیاء اللہ سے خالی ہے امام ابن عیینہؒ فرمایا کرتے تھے کہ میری اتنی لمبی عمر صرف اہلحدیث کی دعاؤں سے ہوئی ہے۔ محمود بن خالد نے ایک مرتبہ ابو حفص عمرو بن ابو سلمہؒ سے پوچھا کہ کیا آپ حدیث بیان کرنا پسند فرماتے ہیں؟ جواب دیا کہ کیا کوئی ایسا بھی ہے جو نیک کام

علیہ وسلم تسمعون ویسمع منکم ویسمع من الذین یسمعون منکم ثم یاتی
من بعد ذلک قوم سمان یحبون السمن فیشہدون قبل ان یسئلوا ثنا
ابو بکر احمد بن علی بن بزاذا القاری ثنا عبداللہ بن جعفر الاصفہانی
ثنا محمد بن یحیی بن مندة ثنا محمد بن عصام عن ابیہ عن سفیان عن الاعمش
عن عبداللہ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تسمعون ویسمع منکم ویسمع من الذین یسمعون
منکم حدثنا ابراھیم بن محمد بن سلیمان المودب باصبہان ثنا
ابو بکر بن المقری ثنا سلامة بن محمود العتسی ثنا محمد بن خلف
ثنا احمد بن شبابة قال قال اسحق بن راھویہ رحمہ اللہ کل مسئلة
تروی عن ثلاثة فھی اثر لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسمعون ویسمع
منکم ویسمع ممن یسمع منکم حدثنا ابو نعیم الحافظ ثنا عبداللہ
بن جعفر بن احمد بن فارس ثنا اسمعیل بن عبداللہ بن مسعود
العبدی ثنا عبداللہ بن صالح ثنا ابن لھیعة عن قیس بن رافع

کتاب فضائل محمدی ترجمہ کتاب شرف اصحاب الحدیث مصنفہ حافظ امام ابوبکر احمد بن
علی بن ثابت بن احمد مہدی خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا

دوسرا حصہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلِ حدیث کا حق پر ہونا

خلیفہ ہارون رشید فرماتے ہیں میں نے چار چیزوں کو چار گروہ میں پایا۔ کفر کو جہمیہ
میں۔ علم کلام اور جھگڑے بکھیڑے کو معتزلہ میں۔ جھوٹ کو رافضیوں میں اور حق کو اہلحدیثوں
میں۔ ولید کرابیسی اپنے آخر وقت میں اپنی اولاد کو بلاتے ہیں اور فرماتے ہیں کیا تم علم کلام
اور مناظرے اور باتیں بنانے میں مجھ سے زیادہ عالم کسی کو جانتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں
فرمایا کیا تم مجھے جھوٹا سمجھتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں فرمایا اگر میں تمہیں کوئی وصیت کروں

علیه وسلم فی کل حدیث حدثنی ابو صالح احمد بن عبد الملک النیسابوری سمعت ابا عبد الله الحسین بن محمد بن احمد الحلبی بدمشق یقول سمعت ابا عبد الله احمد بن عطا الروذباری یقول سمعت ابا القسم عبد الله المروزی یقول کنت انا وابی نتقابل باللیل الحدیث فرءی فی الموضع الذی کنا نتقابل فیه عمود نور یبلغ عنان السماء فقیل ما هذا النور فقیل صلٰوۃ نهما علی رسول الله صلی الله علیه وسلم اذ انقابلا

بشارة النبی صلی الله علیه وسلم بکون طلبة الحدیث بعده واتصال الاسناد بینهم وبینه حدثنا

ابو الحسن محمد بن رزق البزاز ثنا عثمان بن احمد الدقاق ثنا احمد بن علی الخزاز ثنا محمد بن عمران بن محمد بن ابی لیلی ثنا ابی ثنا ابن ابی لیلی عن عیسی عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن ثابت بن قیس قال قال رسول الله صلی الله

صلی اللہ علیہ وسلم کے رواج دینے کی دُھن میں لگے ہوئے ہو۔ ایک شاعر محدثین کے قلمدانوں کے وصف میں بیان فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے دین کی روشن قندیلوں کو لیکر حدیث رسولؐ کے پھیلانیوالے ادھر ادھر پھر رہے ہیں۔ ہر متقی پرہیزگار سچے بزرگ عالم سے حدیث رسولؐ کو سیکھتے ہیں انکے قلمدان نورانی ہیں اور ایسے چمکتے ہیں کہ گویا بیچوں بیچ مسجد کے روشن قندیلیں ہیں یہ حدیثیں ہر ایک فقہ کے عالم اور احکام کے مصنف کو پہنچائی جاتی ہیں۔ امام عبدالعزیز بن ابو داؤدؒ نے دیکھا کہ ایک نوجوان شخص حدیث کے لئے اون کے پاس آرہے ہیں تو فرمانے لگے تم نہیں دیکھتے کہ ان کے ہاتھ میں اسلام کی قندیلیں ہیں یہ ایمان کے روشن چراغ ہیں پرہیزگاروں کے نشانات ہیں +

الحمد للہ کتاب فضائل محمدی ترجمہ کتاب شرف اصحاب الحدیث مصنفہ امام خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا پہلا حصہ ختم ہوا۔ اب حصہ ثانی شروع ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ جسکے اول میں اہلحدیث کی حق پر ہونیکا بیان ہے

الحمد للہ وحدہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

بثلاثة اشياء لم يعطها من قبلها الاسناد والانساب والاعراب حدثنا ابو بكر محمد بن المظفر بن علي الدينوري المقري ثنا ابراهيم بن محمد بن يحيى المزني قال سمعت ابا العباس محمد بن عبد الرحمن الدغولي السرخسي يقول سمعت محمد بن حاتم بن المظفر يقول ان الله تعالى اكرم هذه الامة وشرفها وفضلها بالاسناد وليس لاحد من الامم كلها قديمهم وحديثهم اسناد وانما هي صحف في ايديهم قد خلطوا بكتبهم اخبارهم وليس عندهم تمييز بين ما نزل من التوراة والانجيل مما جاءهم به انبياؤهم وتمييز بين ما الحقوه بكتبهم من الاخبار التي اخذوها عن غير الثقات وهذه الامة انما تنص الحديث من الثقة المعروف في زمانه المشهور بالصدق والامانة عن مثله حتى تتناهى اخبارهم ثم يبحثون اشد البحث حتى يعرفوا الاحفظ فالاحفظ والاضبط فالاضبط والاطول مجالسة لمن فوقه ممن كان اقل مجالسة ثم يكتبون الحديث من عشرين وجها واكثر حتى يهذبوه من الغلط والزلل ويضبطوا حروفه ويعدوه عدا فهذا من اعظم نعم الله تعالى على هذه الامة نستوزع الله شكر هذه النعمة ونسئله التثبت

تو وہ سب جو طالب حدیث ہیں۔ حدیث کا علم تلاش کرنے والے ہیں۔

ابو مزاحم خاقانی کے اشعار ہیں کہ اہل حدیث ہی نجات پانے والے ہیں اگر وہ حدیث پہ عامل بھی ہو جائیں اور اس امانت کی پوری ادائیگی کریں یہ کہا گیا ہے کہ تمام بندوں میں افضل یہی ہیں۔ جیسے کچھ بھی ہیں جبکہ وہ فتنوں سے بچتے رہیں ان میں سے جو انتقال کر جائے اوسے شہادت نصیب ہوتی ہے اور اوس کی قبر اوس کے لئے بہترین پاکیزہ گھر بن جاتی ہے۔ شاذان بن یحییٰ فرماتے ہیں جو لوگ حدیث پر عامل ہیں ان کے راستے سے اچھا راستہ جنت کی طرف جانیوالا کوئی اور نہیں جانتا حسن بن علی تمیمی فرماتے ہیں طواف کرتے ہوئے میرے دل میں خیال آیا کہ قیامت کے دن سب سے آگے کون لوگ ہونگے۔ اچانک ایک غیبی آواز آئی کہ اہلحدیث ہونگے۔

علمِ حدیث کی جستجو کیلئے سفر کرنیوالوں کی فضیلت

یزید بن ہارون حماد بن زید سے سوال کرتے ہیں کہ کیا قرآن کریم میں بھی اہلحدیث کا ذکر ہے

عن شفی الاصبحی قال تفتح علی ہذہ الامۃ خزائن کل شئ حتی تفتح لھم خزائن الحدیث

ذکر بیان فضل الاسناد وانہ مما خص اللہ بہ ہذہ الامۃ

حدثنا محمد بن احمد بن رزق ثنا محمد بن الحسن بن زیاد النقاش ثنا ابو اسحق العطار عن احمد بن بشر الحلبی عن یزید بن موہب عن ضمرۃ ح وحدثنا محمد بن یوسف النیسابوری القطان ثنا محمد بن عبد اللہ الضبی ثنا احمد بن محمد العنزی ثنا عثمان بن سعید ثنا یزید بن موہب ثنا ضمرۃ بن حبیب عن ابن شوذب عن مطر فی قولہ تعالیٰ اَوْ اَثَارَۃٍ مِّنْ عِلْمٍ قال اسناد الحدیث ثنا علی بن احمد الرازی ثنا القاضی ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ثنا عبد اللہ ابن محمد بن بشر بن صالح ثنا سعید بن عمرو عن ابی سلمۃ ثنا ابی عن مالک فی قولہ تعالیٰ وَاِنَّہٗ لَذِکْرٌ لَّکَ وَلِقَوْمِکَ قال قول الرجل حدثنی ابی عن جدی ثنا محمد بن عیسی بن عبد العزیز البزاز بھمدان ثنا صالح بن احمد الحافظ قال سمعت ابا بکر محمد بن احمد رحمہ اللہ یقول بلغنی ان اللہ تعالیٰ خص ہذہ الامۃ

تو ان لوگے؟ جواب دیا کہ ہاں فرمایا سنو! تم اہلحدیث کے مذہب کو مضبوط تھام لو میں نے تو حق کو انہی کے ساتھ دیکھا ان کے بڑے بڑے محدثین کا تو کیا ہی کہنا ہے ان کے چھوٹے لوگ بھی حقگوئی کے جذبات سے اسقدر پُر ہیں کہ بڑے بڑوں کی غلطیاں نکال کر صاف بیان کر دینے میں ذرا بھی تامل نہیں کرتے۔ عبد الرحیم بن عبد الرحمن فرماتے ہیں جو شخص حدیث کو چھوڑ کر ادھر ادھر کی باتوں میں لوگوں کو الجھاتا ہے اوسکا انجام گمراہی ہوتا ہے

قیامت کے دن نجات کے سب سے زیادہ حقدار اور سب سے پہلے جنت میں جانیوالے اہلحدیث ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے ہول وخوف اور اوسکی ہر جگہ کی سرزنش سے سب سے زیادہ نجات پانیوالا وہ ہوگا جو دنیا میں سب سے زیادہ مجھ پر درود پڑھتا رہا۔ ابو جعفرؒ فرماتے ہیں اگر روئے زمین پر کوئی نجات پانیوالا گروہ ہے

احمد بن نصر المقری سمعت ابراهیم بن معدان یقول قال ابن المبارک مثل
الذی یطلب امر دینه بلا اسناد کمثل الذی یرتقی السطح بلا سلم حدثنا
ابو الحسین محمد بن الحسین بن الفضل القطان ثنا ابو عیسی احمد بن
یحیی بن محمد بن شاذان الجوهری ثنا جدی قال سالت علی بن المدینی
عن اسناد حدیث سقط علی فقال تدری ما قال ابو سعید الحداد رحمه
الله قال الاسناد مثل الدرج ومثل المراقی فاذا زلت رجلك عن المرقا
سقطت والرای مثل المراج ثنا محمد بن یوسف النیسابوری ثنا محمد بن
عبد الله الضبی ثنا محمد بن یعقوب المقری ثنا محمد بن عبد الرحمن الفقیه
ابو العباس ثنا الحسین بن الفرج ثنا عبد الصمد بن حسان سمعت سفیان
الثوری رحمه الله یقول الاسناد سلاح المؤمن فاذا لم یکن معه سلاح
فبای شیء یقاتل

ثواب کے مستحق نہیں تو خدا کی قسم یہ صریح ناانصافی ہے۔ شیخ ابو بکرؒ فرماتے ہیں۔ خدا
کی قسم ہمارا عقیدہ ہے جس میں ہمیں کوئی شک نہیں کہ حدیث کے طالب علم بڑے بڑے ثوابوں
کے مستحق ہیں اور چھوٹے سے چھوٹا فائدہ اس کا یہ ہے جو امام وکیع بن جراحؒ بیان فرماتے
تھے کہ اگر کوئی شخص حدیث سے کچھ اور فائدہ حاصل نہ کرے لیکن کم سے کم یہ علم اوسے
بدعقیدگی سے تو ضرور روک دیگا۔ تو کیا یہی فائدہ کچھ کم ہے؟ حضرت امام احمد بن
حنبلؒ سے پوچھا جاتا ہے کہ کچھ لوگ حدیث لکھتے تو ہیں لیکن اوس کا اثر اون پر نہیں دیکھا
جاتا اور نہ اون کا وقار ہوتا ہے تو آپنے جواب دیا کہ مآل اور انجام اس کا خیر و برکت
ہی ہے۔ امام ایوبؒ کو جب کبھی کسی حدیث والے کے انتقال کی خبر پہونچتی تو اتنا صدمہ
اور رنج کرتے کہ چہرہ غمگین ہو جاتا اور جب کبھی او نہیں کسی عابد کے انتقال کی خبر ہوتی
تو یہ بات اون کے چہرے پر نہ دیکھی جاتی تھی۔

حدیث شریف کا سننا اور لکھنا دنیا اور آخرت کو جمع کرنا ہے

سہل بن عبد اللہ زاہدؒ فرماتے ہیں جو شخص دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی چاہے
وہ حدیث لکھا کرے اس میں دونوں جہان کا نفع ہے۔ عبد اللہ بن داؤد فرماتے ہیں

والتوفيق لما يقرب اليه ويزلف لديه ويمسكنا بطاعته انه ولي حميد فليس احد من اهل الحديث يحابي في الحديث اباه ولا اخاه ولا ولده وهذا علي بن عبد الله المديني وهو امام الحديث في عصره لا يروي عنه حرف واحد في تقوية ابيه بل يروي عنه ضد ذلك الحمد لله على ما وفقنا۔

البيان ان الاسانيد هي الطريق الى معرفة احكام الشريعة

حدثنا ابو بكر محمد بن عمر بن جعفر الخرقي ثنا احمد بن جعفر الختلي ثنا احمد بن علي الابار ثنا ابو بكر الطالقاني سعيد بن يعقوب قال قال عبد الله بن المبارك رحمه الله الاسناد من الدين حدثنا الحسن بن ابي طالب ثنا عمر بن احمد الواعظ ثنا محمد بن حمدويه المروزي ثنا ابو الموجه ثنا عبدان سمعت عبد الله بن المبارك يقول الاسناد عندي من الدين لو لا الاسناد لقال من شاء ما شاء ثنا محمد بن المظفر الدينوري ثنا ابراهيم بن محمد بن يحيى المزني ثنا الامام ابو بكر محمد بن اسحق بن خزيمة سمعت

فرمایا کیوں نہیں؟ کیا تم نے یہ آیت نہیں سنی کہ لِیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ وَ لِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَیْهِمْ ۔ یعنی دین کی سمجھ پیدا کریں اور اپنی قوم میں واپس آ کر ان کو ڈرائیں۔ اس سے مراد ہر وہ شخص ہے جو علمِ دین کی سمجھ حاصل کرنے کی غرض سے سفر کرے اور سیکھ کر اپنی قوم والوں کو آ کر سکھائے ۔ امام احمد بن حنبلؒ کے اوستاد امام عبد الرزاقؒ قرآن پاک کی آیت فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ وَ لِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ یَحْذَرُوْنَ ۔ یعنی ہر گروہ میں سے ایک جماعت دین کا علم سیکھنے کیلئے کیوں نہیں نکلتی تاکہ وہ لوٹ کر اپنی قوم کو ڈرائیں شاید کہ وہ ڈر جائیں۔ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں اس سے مراد اصحاب حدیث ہیں۔ حضرت ابراہیم بن ادہمؒ فرماتے ہیں کہ اہلحدیث کے ان سفروں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس امت سے بلاؤں کو دور کر دیتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کے مولیٰ حضرت عکرمہؒ فرماتے ہیں اَلسَّآئِحُوْنَ جو قرآن کریم میں ہے اس کی تفسیر حدیث کے طالب علم ہیں۔ امام علی بن معبدؒ اہلِ حدیث کو دیکھ کر فرمایا کرتے۔ یہ پراگندہ بالوں والے میلے کپڑوں والے، غبار آلود چہروں والے بھی اگر

عبدالرحمن قال سمعت عبداللہ بن داود الخریبی یقول سمعت ائمتنا ومن فوقنا ان اصحاب الحدیث وحملة العلم هم امناء الله تعالیٰ علی دینه وحفاظ سنة نبیه صلی الله علیه وسلم ما عملوا وعلموا حدثنا ابو عبید النیسابوری سمعت محمد بن علی العلوی سمعت ابا احمد الدلال سمعت کهمسا الهمدانی رحمه الله یقول من لم یحقق ان اهل الحدیث حفظة الدین فانه یعد فی ضعفاء المساکین الذین لا یدینون الله بدین لقوله تعالیٰ لنبیه صلی الله علیه وسلم اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحۡسَنَ الۡحَدِیۡثِ ولقول رسول الله صلی الله علیه وسلم حدثنی جبریل عن الله عز وجل

کون اصحاب الحدیث حماة الدین بذبهم عن السنن

حدثنا ابو نعیم الحافظ ثنا احمد بن محمد الرازی بنیسابور ثنا عبدالرحمن بن ابی حاتم ثنا ابی ثنا قبیصة سمعت سفیان الثوری رحمه الله یقول الملائکة حراس السماء واصحاب الحدیث حراس الارض

امام یحییٰ امام احمد بن حنبل امام اسحٰق امام ابن الفرات جیسے ثقہ بزرگ اور پاک نفس لوگ روایت کرتے ہیں۔ ہمارے ائمہ روشن ستاروں کی طرح ہیں۔ کیا کوئی بھلا شخص ان نورانی ستاروں کے منہ بھی آسکتا ہے؟

اُن شاہانِ اسلام کا بیان جنہوں نے اہلحدیث کیلئے بیت المال کا حصہ مقرر کیا تھا

خلیفۃ المسلمین امیرالمومنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حمص کے گورنر کے نام فرمان بھیجا کہ اہلِ صلاح کا بیت المال میں اتنا حصہ مقرر کر دو کہ وہ بے پرواہ ہو جائیں تاکہ قرآن وحدیث کے علم سے اونہیں کوئی چیز مشغول نہ کرسکے۔

حدیث سنانے کیلئے نوعمر لوگوں کو قریب کرنا

ایک شخص امام اعمش رح کے پاس سے گذرا۔ وہ اوس وقت حدیث بیان فرمارہے تھے تو اس نے کہا آپ ان نوعمر لوگوں کے سامنے حدیثیں بیان فرماتے ہیں۔ امام اعمش رح نے

كون اصحاب الحديث امناء الرسول صلى الله عليه وسلم

لحفظهم السنن وتبيينهم لها

ثنا ابو عبيد محمد بن ابي نصر النيسابوري ثنا ابو الحسن محمد بن علي العلوي الحسني سمعت القسم بن بندار سمعت ابا حاتم الرازي رحمه الله يقول لم يكن في امة من الامم منذ خلق الله تعالى آدم امناء يحفظون آثار الرسل الا في هذه الامة فقال له رجل يا ابا حاتم ربما رووا حديثا لا اصل له ولا يصح فقال علماؤهم يعرفون الصحيح من السقيم فروايتهم ذلك للمعرفة ليتبين لمن بعدهم انهم ميزوا الآثار وحفظوها ثم قال رحم الله ابا زرعة كان والله مجتهدا في حفظ آثار رسول الله صلى الله عليه وسلم ثنا محمد بن عبد الله بن محمد بن صالح العطار ثنا ابو محمد بن حيان ثنا محمد بن يحيى السلمي سمعت محمد بن الخليل قال ثنا

حدیث سے جو شخص دُنیا چاہے اوس کے لئے دُنیا ہے اور جو آخرت چاہے اسکے لئے آخرت ہے۔ حدیث کے بارے میں آپ فرمایا کرتے تھے کہ اس میں جو اپنی مراد دنیا رکھے اوسکے لئے دنیا اور جو آخرت رکھے اوس کے لئے آخرت ہے۔ حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں۔ حدیث شریف کا سننا دُنیا چاہنے والے کے لئے عزت کا باعث ہے اور آخرت چاہنے والے کے لئے رشد و بھلائی کا سبب ہے۔ احمد بن منصور شیرازی نے کسی کے اشعار بیان کئے ہیں جن کا ترجمہ یہ ہے۔ لوگو! حدیث کو مضبوط تھام لو اس جیسی کوئی چیز کسی طرح نہیں۔ چونکہ دین نام ہے خیر خواہی کا اس لئے میں نے تمہاری واجب خیر خواہی ظاہر کر دی۔ ہم نے تو روایت ہی میں تمام نفع پائی اور کل احکام پائے اور تمام نجات پائے۔ میری راتوں کا انیس مسند حدیثوں کا ذکر ہے۔ جان لو کہ تمام فائدوں سے بہترین فائدہ علم کا حفظ کرنا ہے جس نے حدیث کی طلب کی اُس نے فضیلت کے خزانے جمع کرئے اور ثابت رہنے والی دنیا سمیٹ لی۔ لوگو! ان روایتوں کو مضبوط پکڑ لو جنہیں امام مالک امام شعبہ امام ابن عمرو امام ابن زید امام سفیان

بن فضالة الحافظ النيسابوري ثنا ابو احمد الحافظ وهو محمد بن محمد بن
احمد بن اسحق الكرابيسي ثنا ابو جعفر محمد بن ابراهيم الدايبلي بمكة
ثنا عبد الحميد بن صبيح العنزي حدثنا حماد بن زيد عن جرير بن حازم
عن سليمان ابن مهران قال بينما ابن مسعود يوما معه نفر من اصحابه
اذ مر اعرابي فقال على ما اجتمع هؤلاء قال ابن مسعود على ميراث محمد
صلى الله عليه وسلم يقتسمونه حدثنا ابو اسحق ابراهيم بن مخلد بن
جعفر المعدل و ابو الحسن محمد بن احمد بن رزق البزاز واللفظ له قالا
حدثنا محمد بن علي بن الهيثم المقري انبانا ابو بكر بن ابي حلية رجل
من الري قال سمعت موسى بن منصور يقول رأى الفضيل رحمه الله
قوما من اصحاب الحديث يعني بهم بعض الخفة فقال هكذا تكونون
يا ورثة الانبياء قرات على احمد بن محمد بن غالب لفقيه عن ابراهيم
بن محمد بن يحيى المزني سمعت محمد بن اسحق بن خزيمة سمعت يونس بن
عبد الاعلى سمعت الشافعي يقول اذا رأيت رجلا من اصحاب الحديث

دین علمِ کلام میں نہیں بلکہ دین صرف احادیثِ رسولؐ میں ہی ہے۔ آپ سے یہی روایت اور طریق سے بھی مروی ہے۔ ایک اور روایت میں اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ حدیث سے آخرت کا ارادہ رکھنے والے کے لئے حدیث آخرت کی چیز ہے۔

اپنی اولاد کی دلجوئی کرکے حدیث سنانا

حضرت ابراہیم بن ادھمؒ کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے فرمایا بیٹا تم حدیث سیکھو اور یاد کرو۔ ایک ایک حدیث کے یاد کرنے پر تمہیں ایک ایک درہم انعام دونگا چنانچہ میں نے اسی طرح حدیثیں یاد کیں۔

اُن بزرگوں کا بیان جنہوں نے حدیث نہ سننے والوں کی مذمت کی ہے

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ جب کسی شیخ کو دیکھتے کہ وہ حدیث نہیں لکھتے تو فرماتے اللہ تعالیٰ تمہیں اسلام کی طرف سے بھلا بدلہ نہ دے۔ امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

حدثنا محمد بن یوسف القطان حدثنا محمد بن عبد اللہ الضبی سمعت حسان بن محمد الفقیہ یقول سمعت الحسن بن سفیان یقول سمعت صالح بن حاتم بن وردان یقول سمعت یزید بن زریع یقول لکل دین فرسان فرسان ھذا الدین اصحاب الاسانید حدثنا محمد بن عبد اللہ بن صالح المقری باصبہان ثنا عبد اللہ بن محمد بن جعفر سمعت عبدان یقول حدثنی القسم بن نصر المخزمی حدثنی رجل سماہ ذھب عنی اسمہ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما یری النائم والنبی صلی اللہ علیہ وسلم نائم ویحیی بن معین قائم علی راسہ یذب عنہ بمذبۃ فلما ان اصبحت اتیت یحیی فاخبرتہ فقال لی نحن نذب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکذب

کون اصحاب الحدیث ورثۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم فیما خلفہ من السنۃ وانواع الحکمۃ

ثنا ابو علی عبد الرحمن بن محمد

جواب دیا، یہی لوگ تمہارا دین تمہارے لئے حفظ کریں گے۔ امام ابن المبارک رحمۃ اللہ علیہ حبب الحدیث بچوں کو ہاتھوں میں قلمدان لئے ہوئے دیکھتے تو انہیں کھڑا کرکے فرماتے۔ یہ ہیں دین کے پودے جن کی بابت فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دین میں ہمیشہ نئے نئے پودے لگاتا رہیگا جن سے دینِ خداوندی مضبوط ہوتا رہے گا، یہ لوگ گو آج نو عمر ہیں اور تم میں چھوٹے ہیں لیکن عنقریب تمہارے بعد یہی لوگ عمر میں اور عزت میں بڑے ہونگے۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریش کی ایک جماعت کو فرماتے ہیں۔ تم نے ان بچوں کو الگ کیوں بٹھا رکھا ہے؟ ایسا نہ کرو ان کے لئے مجلس میں جگہ کیا کرو اور انہیں حدیثیں سنایا کرو اور مطلب سمجھایا کرو آج اگرچہ یہ چھوٹے ہیں لیکن کل سردار بن جائیں گے تم بھی کبھی قوم کے چھوٹے تھے لیکن آج بڑے ہو۔

حدیث پڑھنے پر اپنی بچوں کو جبراً آمادہ کرنا چاہئے

عبداللہ بن داؤدؒ فرماتے ہیں انسان کو چاہئے کہ حدیث کے سننے پر اپنی اولاد کو مجبور کرے

ان احدھم یسألنی عن الحدیث کذا وکذا مرۃ ولو شاء لقال حدثنی ابو بکر بن عیاش
حدثنا محمد بن الحسین القطان الحسن بن ابی بکر بن شاذان قال حدثنا
ابو سہل احمد بن محمد بن عبد اللہ بن زیاد ثنا احمد بن علی الأبار ثنا یوسف بن
موسی القطان قال ازدحمنا یوما علی ابی بکر بن عیاش فقال ما لی أری رؤسا کانہا
رؤس الشیاطین فنحینا عنہ فقال ما اعلم فی الدنیا قوما خیرا منہم قد عرفوا
حدیثی لو اخذوہ وذھبوا من کان یقول لہم شیئا حدثنا علی بن محمد بن
عبد اللہ بن بشران المعدل ثنا اسمعیل بن محمد الصفار ثنا محمد بن الحسین
الحنینی ثنا عمر بن حفص سمعت ابی قالوا لہ یا ابا عمر اما تری اصحاب الحدیث
کیف تغیروا وکیف افسدوا قال ھم علی ما ھم خیار القبائل حدثت عن عبد العزیز
بن جعفر الحنبلی ثنا ابو بکر احمد بن محمد الخلال ثنا ابو بکر المروزی ان ابا عبد اللہ
احمد بن حنبل قال لیس قوم عندی خیر من اھل الحدیث لیس یعرفون الا الحدیث
وقال الخلال ثنا محمد بن جعفر ثنا ابو الحرث انہ سمع ابا عبد اللہ رحمہ اللہ
یقول اھل الحدیث افضل من تکلم فی العلم ثنا ابو حازم عمر بن احمد بن ابراہیم

اہلِ حدیث قوی دلائل والی جماعت ہے

امام اعمشؒ فرمایا کرتے تھے میرے اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صرف ایک پردہ ہے جب چاہوں اسے اٹھا دوں اور انہیں دیکھ لوں۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں قرآن کریم جاننے والا بڑی قدر وقیمت والا شخص ہے اور فقہ جاننے والا بڑی شخصیت والا آدمی ہے اور حدیث کا لکھنے والا بڑی قوی دلیل والا انسان ہے، ابو عروبہ حرانیؒ فرماتے ہیں جو شخص فقہ جانتا ہو اور حدیث نہ جانتا ہو وہ لنگڑا ہے

علمِ حدیث کی رغبت کرنیوالے اور اس سے بے رغبتی کرنیوالے کا وصف

امام زہریؒ نے ایک مرتبہ ہذلیؒ سے پوچھا کہ کیا آپ کو حدیث اچھی معلوم ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا اسے مرد پسند کرتے ہیں اور نامرد اسے پسند نہیں کرتے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ طالبانِ حدیث مرد ہیں اور حدیث سے بے رغبتی کرنیوالے نامرد ہیں

فکأنی رأیت النبی صلی الله علیه وسلم حیا۔

کونہم الآمرین بالمعروف والناھین عن المنکر

حدثنا محمد بن احمد بن رزق ثنا جعفر الخلدی ثنا ابو یعقوب اسحق بن ابراھیم البغدادی بمصر حدثنا مأمون ابو عبد الله بمکة حرسها الله عن سعید بن العباس قال سئل ابراھیم بن موسی من الآمرون بالمعروف والناھون عن المنکر قال نحن منہم نقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تفعلوا کذا۔

کونہم خیار الناس

حدثنا ابو نعیم الحافظ ثنا محمد بن ابراھیم بن علی ثنا ابو عروبة ثنا زکریا بن الحکم ثنا حمزة بن سعید المروزی قال رأیت ابا بکر بن عیاش یضرب ساعد یحیی بن آدم فقال ما قوم خیر من اصحاب الحدیث۔

جب تم کسی عالم کو دیکھو کہ وہ قرآنِ کریم نہیں پڑھتا اور حدیث شریف نہیں لکھتا تو اوس سے دور رہو وہ شیخ القمر ہے اور شیخ القمران دہر یہ لوگوں کو کہتے ہیں جو چاندنی رات میں جمع ہو کر تاریخی واقعات میں بڑی دون کی لیتے ہیں اور مسائلِ دینیہ میں اون کی جہالت کا یہ حال ہوتا ہے کہ اچھی طرح وضو کرنا بھی نہیں جانتے

مرتے دم تک حدیث شریف لکھنے میں مشغول رہنا چاہیئے

امام ابن المبارک رح سے پوچھا جاتا ہے کہ آپ کب تک حدیث لکھتے رہیں گے؟ فرمایا شاید کوئی روایت جس سے مجھے نفع پہنچے میں نے ابتک نہ سنی ہو۔ حضرت امام احمد بن حنبل رح سے سوال ہوتا ہے کہ آدمی حدیث کب تک لکھتا رہے؟ فرمایا مرتے دم تک۔ آپ فرمایا کرتے تھے میں تو قبر میں جانے تک طالبِ علم ہی رہونگا۔ امام حسن بصری رح سے سوال ہوا کہ کیا اسّی برس کی عمر کا آدمی بھی حدیث لکھے؟ فرمایا جب تک اوس کی اچھی زندگی ہے۔

صفحہ ۱۲ مطالب

ن فاسقهم خير من عابد غيرهم ثنا ابو القاسم الازهري ثنا عمر بن احمد بن
هرون المقرى ان عثمان بن عبد ربه البزاز حدثهم سمعت ابراهيم الحربي يقول
خرج ابو يوسف القاضي يوما واصحاب الحديث على الباب فقال ما على الارض
خير منكم اليس قد جئتم وبكرتم تسمعون حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم

من قال ان الابدال والاولياء اصحاب الحديث

حدثنا الحسن بن ابي الحسن الوراق ثنا عبد الله بن عثمان الصفار ثنا
ابو بكر محمد بن العباس بن الوليد بن مهدي الصائغ ثنا صالح بن محمد الرازي
وساله رجل فقال ذا لم يكن اصحاب الحديث هم الابدال فلا ادري من
الابدال وقال هذا الكلام يزيد بن هرون ذكره عن سفيان الثوري ثم
قال صالح الرازي ليس العدال الذي يعدل على الفروج والدماء والاموال
العدال الذي اذا شهد على رسول الله صلى الله عليه وسلم قبلت شهادته
حدثنا محمد بن عيسى بن عبد العزيز الهمداني ثنا صالح بن احمد الحافظ

کمزور ہو کر ٹوٹ گئے اور ابلیس نے جو یہ لشکر جمع کیا تھا اوس کے شکست کھا کر
بھاگ کھڑے ہونے کی چیخ پکار ہونے لگی۔ لوگو! بتاؤ تو ان بدعتیوں کی بدعتوں
میں کوئی سمجھ دار بھلا آدمی اُن کا پیشوا بھی ہے؟ جیسے حضرت سفیان ثوریؒ جنہوں
نے زہد و اتقا کے نکتے لوگوں کو سکھائے۔ یا امام سلیمان تیمیؒ جنہوں نے قیامت کے
خوفناک حالات سے متأثر ہو کر اپنی نیند اور آرام چھوڑ دیا تھا یا اسلام کے نوجوان
بہادر امام احمدؒ جو ہر ایک آزمائش میں ثابت قدم رہے نہ تو کوڑوں سے اُن کا
ایمان متزلزل ہوا نہ تلوار اون کی قوتِ ایمان کو گھٹا سکی۔

امام اوزاعیؒ نے ایک مرتبہ بقیہؒ سے پوچھا کہ ابو محمد تم اون لوگوں کے بارے میں
کیا کہتے ہو جو لوگ اپنے نبیؐ کی حدیث سے بغض رکھیں میں نے کہا وہ بڑے بُری لوگ
ہیں فرمایا دیکھو جب کسی بدعتی کے سامنے تم اوس کی بدعت کے خلاف حدیثِ رسول اللہؐ
بیان کروگے وہ فوراً اون حدیث سے چڑ یگا اور اُس سے بغض رکھیگا۔ احمد بن سنان
قطانؒ فرماتے ہیں دنیا میں کوئی بدعتی ایسا نہیں جو حدیث سے نہ چڑتا ہو جب کبھی

العبدوی بنیسابور ثنا عبد الله بن عدی فی کتابه الینا ثنا عمر بن سنان المنبجی
ثنا هميم بن ابن همام الطبری ثنا هشام بن خالد ثنا الوليد بن مسلم
قال شيعنا الاوزاعی رحمه الله وقت انصرافنا من عنده فابعد فی تشییعنا
حتی مشی معنا فرسخين او ثلاثة فقلنا له ايها الشيخ يصعب عليك
المشی علی كبر السن فقال امشوا او اسكتوا لو علمت ان الله تعالی طبقة
او قوما يباهی الله تعالی بهم او افضل منكم لمشيت معهم وشيعتهم ولكنكم
افضل الناس حدثنا عبيد الله بن ابی الفتح لفظا ثنا محمد بن زيد
بن مروان الكوفی ثنا ابو بكر بن ابی دارم ثنا محمد بن الحسن بن محمد بن الصباح
ثنا ابو عمران الصوفی المكی قال رأی احمد بن حنبل رحمه الله اصحاب الحديث
وقد خرجوا من عند محدث والمحابر بايديهم فقال احمد رحمه الله ان لم
يكونوا هؤلاء الناس فلا ادری من الناس ثنا علی بن محمد بن عبد الله بن بشران
ثنا عثمان بن احمد الدقاق ثنا محمد بن احمد بن البراء العبدی سمعت عثمان بن
ابی شيبة يقول وكان رای بعض اصحاب الحديث يضطربون فقال الا

ابوالفضل عباس بن محمد خراسانی کے اشعار ہیں جن میں فرماتے ہیں۔ میں نے کوشش سے اہل علم حاصل کرنے کے لئے سفر کیا دنیا میں انسان کی زینت احادیث رسولؐ ہی ہیں۔ طالب علم ہی شیر دل مرد ہے اور علم سے دشمنی رکھنے والا تو مخنث ہے مال پر گھمنڈ نہ کرا سے تو تو عنقریب چھوڑ کر چل دیگا یہ دنیا تو یونہی ایک دوسرے کے ہاتھوں میراث ہوتی چلی جا رہی ہے۔

اہل سنت وہی ہے جو اہل حدیث سے محبت رکھے

قتیبہ بن سعیدؒ فرماتے ہیں جب تم کسی کو دیکھو کہ وہ اہل حدیث سے محبت رکھتا ہے جیسے امام یحییٰ بن سعید قطانؒ اور امام عبد الرحمٰن بن مہدیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ اور امام اسحاق بن راہویہؒ اور اسی طرح بہت سے محدثینؒ کے نام لئے تو سمجھ لو کہ وہ اہل سنت ہے اور جسے اس کے خلاف پاؤ تو سمجھ لو بدعتی بدعقیدہ ہے۔
ابو جعفر خواصؒ کے اشعار ہیں کہ بدعتیوں کی رونق جاتی رہی اور ان کے سہارے

الخوارزمي قرأت على ابي حامد احمد بن عمر بن حفص المعلم بمرو وكان شيخا صالحا سمعت صونه يقول كنا عند حفص بن غياث فاجتمع عليه الناس فقال حفص لولا ان الله تعالى جعل الحرص في قلوب هؤلاء يعني طلبة العلم لدرس هذا الشان ثنا احمد بن ابي جعفر القطيعي ثنا عبد الله بن احمد بن ابي جلال بعصر ثنا محمد بن احمد بن يوسف الخلال ثنا محمد بن عمر الكشي ثنا عبد الحميد بن حميد سمعت ابا داود يقول لولا هذه العصابة لاندرس الاسلام يعني اصحاب الحديث الذين يكتبون الآثار رحلنا ثنا محمد بن احمد بن يعقوب قرائة عليه عن محمد بن عبد الله بن محمد الحافظ سمعت خلف بن محمد البخاري سمعت ابراهيم بن معقل سمعت ابا عبد الله محمد بن اسمعيل البخاري يقول كنا ثلاثة او اربعة على باب علي بن عبد الله فقال اني ارجوان تأويل هذا الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم لاتزال طائفة من امتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خذلهم او خالفهم اني لارجوان تأويل هذا الحديث انتم لأن التجار قد شغلوا انفسهم بالتجارات واهل الصنعة قد شغلوا انفسهم بالصناعات والملوك قد شغلوا انفسهم بالمملكة

رکھتا ہو وہ رائے قیاس سیکھے۔ یونس بن سلیمان سقطیؒ فرماتے ہیں میں نے خوب غور کر کے دیکھا تو دو چیزیں پائیں حدیث اور رائے، حدیث میں تو اللہ تعالیٰ رب العالمین کا اس کی ربوبیت کا اس کے جلال کا اس کی عظمت کا ذکر پایا، عرش کا جنت کا دوزخ کا نبیوں اور پیغمبروں کا حلال وحرام کا ذکر بھی حدیث میں ہی پایا۔ صلہ رحمی پر اور ہر طرح کی بھلائی پر رغبتیں بھی اسی میں پائیں۔ لیکن رائے قیاس میں مکروفریب حیلہ سازیاں اور دھوکہ بازیاں پائیں۔ رشتوں ناتوں کا توڑنا اور ہر طرح کی برائیاں اسی میں دیکھیں۔ ابوبکر محمد بن عبدالرحمٰن نسفی مقریؒ فرماتے ہیں ہمارے مشائخ ابوبکر بن اسمٰعیل کو ابو ثمود کہا کرتے تھے اس لئے کہ پہلے وہ اہلحدیث تھا پھر اہل رائے ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى یعنے ثمودیوں کو ہم نے ہدایت دی لیکن انہوں نے اندھاپن کو پسند کیا اور ہدایت چھوڑ دی۔ عبدہ بن زیاد اصبہانی کے اشعار ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین تو احادیث میں ہے انسان کے لئے حدیث سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ خبردار حدیث اور اہلحدیث سے دھوکہ نہ کرنا۔ رائے قیاس تو رات ہے اور حدیث دن ہے افسوس انسان ہدایت کی راہیں باوجود چمکیلے سورج

ثنا محمد بن معاذ ثنا ابو الحسن علی بن ابراهیم سمعت عمر بن بکار القافلانی
سمعت احمد بن حنبل یقول ان لم یکن اصحاب الحدیث الابدال فمن یکون
حدثنا ابو القسم الازهری قال ذکر علی بن الحسین القاضی ان محمد بن احمد
بن یعقوب اخبرهم ثنا ابی قال سمعت اسحق بن اسرائیل الزبیر بن بکار قال
سمعنا کم لنضر بن شمیل یقول سمعت الخلیل بن احمد یقول ان لم یکن
اهل الحدیث القرآن اولیاء الله فلیس لله فی الارض ولی ثنا الحسن بن ابی بکر
قال کتب الی محمد بن ابراهیم الجوسری من شیراز بذکر ان عبدان بن احمد
الهمدانی حدثهم قال سمعت ابا حاتم الرازی یقول حدثت عن ابن عیینة
انه قال ما اری طول عمری هذا الامر کثرة دعاء اصحاب الحدیث ثنا احمد بن محمد
بن احمد المجبر ثنا محمد بن عبد الله بن محمد الکوفی ثنا ابن ابی داود قال سمعت محمود بن خالد یقول
قلت لابی حوص عمر بن ابی سلمة تحیلت غوث قال من یحب ان یسقط اسمه من دیوان الصالحین

من قال لولا اهل الحدیث لاندرس الاسلام

حدثنا احمد بن محمد بن غالب حدثکم عبد الله محمود سمعت محمد بن عیسی

کوئی انسان کوئی بدعت ایجاد کرتا ہے یا بدعت پر عمل کرنے لگتا ہے اوس کے دل
سے حدیث کی حلاوت چھین لی جاتی ہے - ابو نصر بن سلام فقیہ فرماتے ہیں - ملحدوں
پر حدیث کے سننے اور اسے باسند روایت کرنے سے زیادہ بھاری اور ناپسند کوئی چیز
نہیں - حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے احمد بن حسن کہتے ہیں کہ ابن
ابی قبیلہ سے مکہ شریف میں لوگوں نے اہل حدیث کا ذکر کیا تو وہ کہنے لگے - یہ بُری قوم
ہے - امام صاحب غصہ سے کپڑے جھاڑتے ہوئے کھڑے ہوگئے اور یہ فرماتے
ہوئے گھر میں چلے گئے کہ یہ زندیق ہے یہ بیدین ہوگیا یہ بدعقیدہ ہوگیا -

اہلحدیث کی مدح و منقبت اور اہل رائے اور اہل کلام خبیث کی مذمت

امام شعبی فرماتے ہیں جو میں تمہیں اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کروں وہ تم
لے لو اور جو لوگ اپنی رائے سے بتائیں ان کی باتوں پر پیشاب کر دیا کرو - احمد بن شبویہؒ فرماتے
ہیں جو شخص قبر میں کام آنے والا علم سیکھنا چاہتا ہو وہ تو حدیث پڑھے اور جو صرف خبر کا ارادہ

شرف اصحاب الحدیث للخطیب و یتلوہ
فی الثانی انشاء اللہ تعالیٰ قولہ من قال
ان الحق مع اصحاب الحدیث
الحمد للہ وحدہ وصلی
اللہ علی سیدنا محمد
وآلہ وصحبہ
وسلم

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا فرمایا ہے؟ اُس سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ میں نے کہا اسی برتے پر کہہ رہے تھے کہ اہلحدیث فقہ نہیں جانتے میں ایک ادنیٰ اہلحدیث ہوں اور معمولی سا سوال کیا تم سے اوس کا جواب بھی نہ بن پڑا لیکن زبان چل رہی ہے کہ اہلحدیث فقہ نہیں جانتے ۔ ابو عبداللہ محمد بن علی صوری اپنے اشعار میں کہتے ہیں جو شخص حدیث سے بغض رکھے اور اہلحدیث سے چڑے اور دعوے کرتا رہے اُس سے کہہ دو کہ تم کچھ جانتے بھی ہو یا یونہی جہالت سے باتیں بناتے ہو جو بیوقوفی کا کام ہے ۔ کیا اُون بزرگوں کو بُرا کہا جاسکتا ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے دین کو تمام بلاؤں اور آفتوں سے بچا رکھا کمی بیشی سے پاک رکھا ۔ آج دنیا کا ہر عالم اور ہر فقیہ اون کا دست نگر ہے ۔ خلیفہ ہارون رشید کا فرمان ہے کہ مروت اہلحدیث میں ہے، کلام معتزلہ میں ہے، جھوٹ رافضیوں میں ہے ۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اصحاب کلام کے بارے میں میرا فتویٰ ہے کہ اونہیں بید لگائے جائیں اور اونٹوں پر سوار کرا کر گھر گھر اور محلے محلے پھرایا جائے اور منادی کرائی جائے کہ یہ سزا ہے اوس شخص کی جو کتاب و سنت کو چھوڑ دے اور علم کلام میں مشغول ہو جائے ۔ ابو مزاحم خاقانی کے اشعار ہیں کہ اہل کلام اور اہل رائے نے علم حدیث کو نہ حاصل کیا

وانتم تجہون سنة رسول الله صلی الله علیه وسلم ثنا ابو بکر احمد بن محمد بن جعفر الیزدی باصبہان قال انشدنا ابو بکر عبد الله بن محمد بن شہرة کتابة انشدنی بعض اهل الادب فی صفة المحبرة

قنادیل دین الله یسعی بحملها رجال لهم یحیی حدیث محمد
هم حملوا الآثار عن کل عالم تقی صدوق فاضل متعبد
محابرهم زهر تضیئ کانها قنادیل حبر ناسك وسط مسجد
تساق الی من کان فی الفقه عالما ومن صنف الاحکام من کل مسند

حدثنا احمد بن محمد بن احمد القطیعی ثنا ابو سعید عبد الرحمن بن محمد الادریسی ثنا محمد بن عبید الله بن محمد بن احمد بن سهل المدینی السمرقندی ثنی سعید بن عیاش محمد بن صالح بن یحیی العدوی اخبرنی شعیب بن حرث قال کنت عند عبد العزیز بن ابی داود فنظر الی شاب قد اقبل نحوه للحدیث فقال اما تری ما فی یده قنادیل الاسلام هذه قنادیل الایمان واعلام المتقین یعنی قارورة الحبر آخر الجزء الاول من کتاب

کی روشنی کے بھی کبھی بھول جاتا ہے۔ امام جعفر بن محمدؒ کے پاس ایک مرتبہ امام ابن شبرمہؒ اور امام ابو حنیفہؒ جاتے ہیں تو آپ امام ابو حنیفہؒ سے فرماتے ہیں اللہ سے ڈرو اور دین میں اپنی رائے قیاس کو دخل نہ دو دیکھو کل ہمیں اور تمہیں اور ہمارے مخالفین کو اللہ تعالےٰ کے سامنے کھڑا ہونا ہے۔ ہم تو اس وقت کہدیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا لیکن آپ اور آپ کے ہمخیال کہیں گے ہماری رائے ہمارا قیاس یہ ہے اسوقت اللہ تعالیٰ ہمارے اور تمہارے ساتھ جو چاہیگا سو کریگا۔
عبد اللہ بن حسن صیحانیؒ فرماتے ہیں میں مصر میں تھا۔ طبیعت میری نادرست تھی۔ میں نے دیکھا کہ جامع مسجد میں اون کے قاضی صاحب آئے اور بیان کرنا شروع کیا کہ مسکین اہلحدیث فقہ کو اچھی طرح نہیں جانتے۔ میں گھٹنیوں چل کر اوس کے پاس پہونچا اور کہنے لگا سنو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں کے زخموں کے بارے میں اختلاف کیا ہے ذرا تبلاؤ تو حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا فرمایا ہے؟ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا فرمایا ہے؟ اور حضرت

الحريف قراءة عليه وانا اسمع بمسجد ابن عقيل بالظفرية من شرقي بغداد ضحوة يوم الثلثاء رابع عشر جمادی الاولی من سنة سبع وتسعين وخمسمائة قيل له اخبركم القاضي الامام ابو بكر محمد بن عبد الباقي بن محمد بن عبد الله البزاز الانصاري قراءة عليه انت تسمع انا الشيخ ابو بكر احمد بن علي بن ثابت بن احمد بن مهدي الخطيب قال

من قال ان الحق مع اصحاب الحديث

اخبرنا عبيد الله بن ابي الفتح الفارسي قال سمعت ابا سعيد الاستراباذي يقول سمعت ابا بكر محمد بن يحيى بن عبد الله بن يحيى المذكر النيسابوري باستراباد يقول سمعت عبد العزيز المفات يقول سمعت ابراهيم بن موسى البكري يقول سمعت ابا عبد الله محمد بن العباس المصري يقول سمعت هرون الرشيد يقول طلبت اربعة فوجدتها في اربعة طلبت الكفر فوجدته في الجهمية وطلبت الكلام والشغب فوجدته في المعتزلة وطلبت الكذب

یا دوسرے کسی کو سکھائے اور وہ نفع اٹھائے تو یہ اس کے لئے ساٹھ سال کی عبادت سے بھی بہتر ہے۔ ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کو طلب کرنے میں جلدی کرو ایک حدیث سچے شخص کی ساری دنیا سے اور اس میں جو کچھ سونا چاندی ہے سب سے بہتر ہے۔

علم حدیث کو طلب کرنا ساری عبادتوں سے افضل عبادت ہے

امام سفیانؒ فرماتے ہیں میں نہیں جانتا کہ روئے زمین پر کوئی عمل علم حدیث کی طلب سے افضل ہو سکے لئے جو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی چاہتا ہو۔ آپ کا فرمان ہے کہ میرے نزدیک حدیث سے بڑھکر بوجھل اور اس سے افضل چیز کوئی اور نہیں افضل تو اس کے لئے ہے جس کا ارادہ آخرت کا ہے اگر یہ ارادہ نہ ہو تو بڑا خوف ہے۔ فرماتے ہیں۔ جو شخص خدا تعالیٰ کو خوش کرنا چاہتا ہو میرے علم میں تو اس کے لئے حدیث سے افضل اور کوئی چیز نہیں دیکھو تو تمام مسلمانوں کو اپنے کھانے پینے تک میں اس کی ضرورت

الجزء الثانی من کتاب شرف اصحاب الحدیث تالیف
ابی بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مهدی الخطیب
الحافظ روایة القاضی ابی بکر محمد بن عبد الباقی بن
محمد البزار عنه روایة الشیخ ابی الفرج عبد اللطیف بن
عبد المنعم الحرانی عن سماع احمد بن موسی بن نصر
بن موسی الحرانی الدمشقی عفا الله عنه آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخبرنا الشیخ الاجل الرئیس طیب الدین ابو الفرج عبد اللطیف
بن عبد المنعم بن علی الحرانی قراءة علیه وانا اسمع بثغر دمیاط
المحروس فی یوم الاحد سابع صفر سنة اثنتین واربعین وستمائة
قال اخبرنا الشیخ ابو علی ضیاء بن ابی القسم احمد بن ابی علی ضیاء بن

جس سے انسان کی نجات ہوتی ہے اگر وہ احادیث رسول کا مرتبہ جان لیتے اور اُن سے
منہ نہ پھیرتے اور رائے قیاس اور کلام کو نہ لیتے تو اون کی نجات ہو جاتی لیکن اُون
لوگوں نے اپنی جہالت سے اس کے خلاف کیا - ابو زید فقیہ نے ایک شافعی عالم کے
اشعار پڑھے کہ قرآن حدیث اور دین کی سمجھ کے سوا ہر کلام بیدینی ہے - جس علم میں
حدثنا آئے یعنی سند کے ساتھ حدیث بیان ہو وہ تو تابعداری کے لائق ہے اور اوسکے
سوا باقی علوم شیطانی وسوسے ہیں۔

حدیث کو حفظ کرنے اور اُسکے ادب کرنیکا ثواب

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص میری امت کو ایک حدیث بھی پہنچا دے جس سے سنت قائم ہو یا بدعت ٹوٹے
اُس کے لئے جنت ہے - حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو حدیثیں سیکھ لے جن سے وہ خود نفع اٹھائے

كون اصحاب الحديث اولى الناس بالنجاة في الآخرة واسبق الى الجنة

حدثنا احمد بن المبارك البراثي ثنا علي بن محمد بن موسى التمار بالبصرة ثنا عبدالله بن محمد بن ابي سعيد ثنا ابراهيم بن محمد بن الجهم حدثتنا حكامة بنت عثمان بن دينار قالت حدثني اي عثمان بن دينار عن اخيه مالك بن دينار عن انس بن مالك خادم النبي صلى الله عليه وسلم قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ان انجاكم يوم القيمة من اهوالها ومواطنها اكثركم علي صلوة في دار الدنيا

قرأت علي محمد بن احمد بن يعقوب عن محمد بن نعيم الضبي قال سمعت محمد بن صالح بن هانئ يقول سمعت الفضل بن محمد الشعراني يقول سمعت ابا جعفر النفيلي يقول ان كان علي وجه الارض احد ينجو فهؤلاء الذين يطلبون الحديث

انشدني ابو القسم الازهري قال انشدنا ابو الفضل عبيدالله بن عبدالرحمن الزهري انشدنا ابن مزاحم الخاقاني لنفسه

اهل الحديث هم الناجون ان عملوا ‌ ‌ به اذا ما اتى عن كل مؤتمن

تو ایک شخص نے کہا کاش کہ آپ قرآن پاک کی کوئی سورت پڑھتے تو ابو مجلزؒ نے جواب دیا کہ علم حدیث بھی کسی سورت کی تلاوت سے میرے نزدیک تو کم نہیں۔

حدیث شریف کی روایت کا ثواب مثل نماز پڑھنے کے ہے

محمد بن عمرو بن عطا کہتے ہیں کہ موسیٰ بن یسارؒ ہمیں حدیثیں سنا رہے تھے تو حضرت ابن عمرؓ نے ان سے فرمایا جب آپ حدیث بیان کرنے سے فارغ ہوں تب سلام کیجئے اس لئے کہ آپ گویا نماز میں ہیں۔

حدیث شریف کی روایت کا نفل نماز سے افضل ہونا

امام وکیع رح فرماتے ہیں اگر میں جانتا کہ نفل نماز کا پڑھنا حدیث بیان کرنے سے افضل ہے تو میں ہرگز حدیث بیان نہ کرتا۔ امام قعنبیؒ سے بھی یہی فرمان منقول ہے۔ عمر بن سہلؒ سے معافی بن عمران المحدث سوال کرتے ہیں کہ اے ابو عمران آپ کے نزدیک یہ افضل ہے

فوجدته عند الرافضة وطلبت الحق فوجدته مع اصحاب الحديث
ثنا ابو منصور محمد بن عیسی الهمدانی ثنا صالح بن احمد التمیمی الحافظ
ثنا احمد بن عبید بن ابراهیم ثنا عبداللہ بن سلیمان بن الاشعث قال
سمعت احمد بن سنان یقول کان الولید الکرابیسی خالی فلما حضرته
الوفاۃ قال لبنیه تعلمون احدا اعلم بالکلام منی قالوا لا قال فتتهمونی
قالوا لا قال فانی اوصیکم اتقبلون قالوا نعم قال علیکم بما علیه اصحاب
الحدیث فانی رایت الحق معهم لست اعنی الرؤساء ولکن هؤلاء
الممزقین الم تر احدهم یجیء الی الرئیس منهم فیخطیه و یهجنه
قال ابوبکر بن الاشعث کان اعرف الناس بالکلام بعد حفص لفرد الکرابیسی
وکان حسین الکرابیسی منه تعلم الکلام واخبرنا محمد بن عیسی ثنا صالح
بن احمد قال سمعت احمد بن محمد اباعبداللہ یقول سمعت عبدالرحیم بن عبدالرحمن
بن محمد بن قریش الحنبری البصری یقول کل من ذهب الی مقالة ففرع منها الخلق الی غیر
الحدیث فالی الضلالة یصیر

رہا کرتی ہے۔ حضرت وکیع بن جراحؒ فرماتے ہیں کوئی عبادت اللہ تعالیٰ کے نزدیک احادیث
کے پڑھنے پڑھانے سے زیادہ افضل نہیں۔ بشر بن حارثؒ فرماتے ہیں جو شخص اللہ
تعالیٰ سے ڈرتا ہو اور نیک نیت ہو میں نہیں جانتا کہ روئے زمین پر اوس کے لئے
کوئی عمل طلب حدیث سے بھی افضل ہو۔ رہا میں سو میں تو اپنے ہر ہر قدم پر جو میں نے
اس میں اٹھایا ہو استغفار کرتا ہوں۔

حدیث شریف کی روایت تسبیح خوانی سے بھی افضل ہے

امام وکیعؒ فرماتے ہیں اگر روایت حدیث میرے نزدیک تسبیح خوانی سے بہتر نہ ہوتی
تو میں ہرگز روایتِ حدیث میں مشغول نہ ہوتا۔

حدیث شریف کی روایت کا درجہ درسِ قرآن کریم جیسا ہے

سلیمان تیمیؒ فرماتے ہیں کہ ہم ابومجلزؒ کے پاس تھے اور وہ ہمیں حدیثیں سنا رہے تھے۔

فضیلۃ الرحلین فی طلب الحدیث

انا ابو سعید المالینی انا عبداللہ بن عدی الحافظ نا احمد بن محمد بن الحسن قال سمعت محمد بن الولید الواسطی قال سمعت یزید بن ھرون یقول قلت لحماد بن زید یا ابا اسمعیل ھل ذکر اللہ اصحاب الحدیث فی القرآن فقال بلی الم تسمع الی قولہ لِیَتَفَقَّھُوْا فِی الدِّیْنِ وَلِیُنْذِرُوْا قَوْمَھُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَیْھِمْ فھذا فی کل من رحل فی طلب العلم والفقہ و یرجع بہ الی من ورائہ یعلمھم ایاہ قرأت علی محمد بن احمد بن یعقوب بن نعیم الضبی قال سمعت ابا عبداللہ محمد بن محمد بن عبیداللہ الحافظ یقول سمعت محمد بن مسلم بن وارۃ یقول سمعت احمد بن حنبل یقول سمعت عبدالرزاق یقول فی قولہ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَۃٍ مِّنْھُمْ طَآئِفَۃٌ لِّیَتَفَقَّھُوْا فِی الدِّیْنِ وَلِیُنْذِرُوْا قَوْمَھُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَیْھِمْ لَعَلَّھُمْ یَحْذَرُوْنَ

رحمۃ اللہ علیہ اس کتاب کے مصنف فرماتے ہیں کہ بالخصوص اس زمانہ میں تو حدیث شریف کا سیکھنا ہر قسم کی نفل عبادت سے افضل اور بہتر ہے اس لئے کہ سنتیں مٹتی چلی جارہی ہیں اون پر سے عمل اٹھتا چلا جارہا ہے اور بدعت اور بدعتی بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ یحییٰ بن یمان کا بھی قول ہے کہ آجکل طلب حدیث بہترین عبادت اور خیر و برکت کا باعث ہے لوگوں نے کہا حضرت ان طالب علموں کی نیت نیک کہاں ہوتی ہے؟ آپنے فرمایا طلب حدیث خود نیک نیتی ہے۔

حدیث شریف کو بطور شفا حاصل کرنیکے لئے پڑھنا

امام رماوی جب بیمار پڑتے تو فرماتے اہلحدیثوں کو بلاؤ جب وہ آتے تو فرماتے مجھے حدیثیں پڑھ کر سناؤ۔

حضرت عمر نے روایت حدیث سے کیوں منع فرمایا تھا اور آپکے فرمان کا صحیح مطلب کیا ہے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت ابو درداء حضرت ابو مسعود

قد قيل انهم خير العباد على ما كان فيهم اذا نجوا من الفتن
من مات منهم كذا احانت شهادته فطلب من ميت فى اللحد مرتهن

اخبرنا الحسن بن ابى طالب لفظا انا على بن عمرو بن سهل ثنا احمد بن محمود القاضى الاهوازى ثنا على بن رمان ثنا احمد بن سنان قال سمعت شيبان بن يحيى قال الشيخ ابو بكر كذى قال لى الحسن والصواب شاذان بن يحيى يقول ما اعلم طريقا الى الجنة اوصل ممن سلك طريق الحديث اخبرنا محمد بن عيسى الهمدانى ثنا صالح بن احمد الحافظ ثنا الحسن بن على قرائة ثنا محمد بن جعفر البغدادى ثنا مبشر ثنا بقية عن ابن المبارك قال اثبت الناس على الصراط اصحاب الحديث اخبرنا ابو عبيد محمد بن ابى النصر النيسابورى قال سمعت محمد بن على العلوى الهمدانى يقول سمعت على بن ابراهيم الجيان يقول سمعت الحسن بن على التميمى يقول كنت فى الطواف فجس فى سرى من المقدم يوم القيمة فاذا هاتف ينادى اصحاب الحديث

کہیں نفل نماز پڑھوں یا یہ افضل ہے کہ حدیث شریف لکھوں - آپ نے جواب دیا کہ ایک حدیث کا لکھنا میرے نزدیک رات بھر کی نماز سے افضل ہے۔ محمد بن عبد العزیز کے پاس ابو زرعہ کا مکتوب وصیت کے بارے میں آیا انہوں نے صبح سے لیکر جمعہ کی نماز کے وقت تک اوس کو پڑھا پھر جمعہ کے دو فرض پڑھ کر اسے پڑھنے لگ گئے عصر تک پڑھتے رہے عصر کے بھی صرف فرض پڑھے اُس دن نوافل پڑھے ہی نہیں اور اُن حدیثوں کے پڑھنے میں مشغول رہے اس لئے کہ حدیث کا پڑھنا نفل نماز سے افضل ہے۔

حدیث شریف کا لکھنا نفلی روزوں سے بھی افضل ہے

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوتا ہے کہ ایک شخص تو نفلی روزوں اور نفلی نمازوں میں مشغول ہے اور دوسرا شخص حدیث کے لکھنے میں مشغول ہے۔ فرمایئے آپ کے نزدیک کون افضل ہے؟ آپ نے فرمایا حدیث شریف کا لکھنے والا - سائل نے کہا آپ نے اسے اوس پر فضیلت کیسے دیدی؟ فرمایا اس لئے کہ کوئی یوں نہ کہے کہ لوگوں کو ہم نے ایک چیز پر پایا اور راوی کے ساتھ ہو لئے امام ابو بکر احمد بن علی خطیب حافظ

شك ان الطالب الحديث مثاب على طلبه واقل فائدة فيه ما اخبرنی عبید الله
بن احمد الصیرفی ثنا عمر بن احمد المروزی ثنا جعفر بن محمد الناقد قال سمعت ابا هشام
الرفاعی یقول سمعت وکیع بن الجراح یقول لو ان الرجل لم یصب فی الحدیث شیئا
الا انه یمنعه من الهوی کان قد اصاب فیه **وحدثت** عن عبد العزیز بن جعفر
الفقیه ثنا ابو بکر الخلال ثنا محمد بن جعفر حدثنی اسحق بن ابراهیم انه قال
لابی عبد الله یعنی احمد بن حنبل ان قوما یکتبون الحدیث ولا یری اثره علیهم
ولیس لهم وقار فقال ابو عبد الله یؤولون فی الحدیث الی خیر **اخبرنا** محمد
بن احمد بن رزق ثنا عثمان بن احمد الدقاق ثنا محمد بن احمد بن البراء ثنا احمد بن
ابراهیم حدثنی یحیی بن سوید الحنفی قال سمعت حماد بن زید یقول کان یبلغ
ایوب موت الفتی من اصحاب الحدیث فیری ذلک فیه ویبلغه موت الرجل قد یذکر بعبادة فلا یری ذلک فیه

اجتماع الدنیا والآخرة فی سماع الحدیث وکتبه

حدثنی ابو صالح احمد بن عبد الملک النیسابوری ابو سعید مسعود بن ناصر

دیا جائیگا کہ محض دینِ خدا کی احتیاط اور مسلمانوں کی اچھائی کے لئے۔ اس لئے کہ انہیں ڈر
تھا کہ کہیں لوگ صرف روایت پر نہ رہ جائیں اور عمل نہ چھوڑ بیٹھیں اور ساتھ ہی یہ بھی
کھٹکا تھا کہ کہیں معانی کے سمجھنے سے قاصر نہ رہ جائیں اسلئے کہ بعض حدیثیں ظاہر پر
محمول نہیں ہوتیں اور ہر شخص ان کے اصلی معنی مطلب تک پہونچ جانے کی قدرت نہیں رکھتا
کبھی حدیث مجمل ہوتی ہے اور اس کی تفصیل اور تشریح دوسری حدیثوں سے معلوم
ہوتی ہے تو حضرت فاروقِ اعظمؓ کو یہ خیال گذرا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ حدیث کا مطلب
غلط سمجھا جائے اور ایک لفظ کو لیکر کوئی بیٹھ جائے حالانکہ اور حدیثوں کو ملانے
سے فی الواقع مطلب اس کا کھل جاتا ہے اور وہ دوسرا ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر
اس حدیث کو ملاحظہ فرمایئے جس سے ہماری اس توجیہ پر کافی روشنی پڑیگی۔ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم ایک مرتبہ اپنے گدھے پر جسے عُفَیر کہا جاتا تھا سوار تھے اور حضرت معاذ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا معاذؓ جانتے ہو اللہ تعالیٰ
کا حق بندوں پر کیا ہے اور بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر کیا ہے؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ

قال هم اصحاب الحديث اخبرنا رضوان بن محمد بن الحسن الدينوري ثنا ابو عبدالله محمد بن علي بن احمد بن مهدي بواسط ثنا محمد بن الحسن المقرى ثنا محمد بن عصام كبرو قال سمعت عبدالرحمن بن محمد بن حاتم يقول قال ابراهيم بن ادهم ان الله يدفع البلاء عن هذه الامة برحلة اهل الحديث **حدثنا** عبيدالله بن ابي الفتح والحسن بن ابي طالب قالا ثنا محمد بن العباس الخزاز ثنا عبدالله بن ابي داؤد محمد بن جعفر بن ابي سلمة ثنا عبدالله بن عمر ثنا الوليد بن بكير عن عمر بن نافع عن عكرمة مولى ابن عباس في قوله تعالى السَّآئِحُوْنَ قال هم طلبة الحديث **اخبرني** ابو القسم الازهري ثنا ابو حامد احمد بن ابراهيم النيسابوري انه سمع ابا عبدالله محمد بن احمد بن حامد الفقيه بالدامغان يقول ثنا ابو جعفر الطحاوي قال سمعت نصر بن مرزوق يقول كان علي بن معبد اذا رأى اصحاب الحديث يقول شعثة رؤوسهم دنسة ثيابهم مغبرة وجوههم ان لم يكن مع هذا تواب فهذا اسهو العقاب **قال** الشيخ ابوبكر ونحن والله معتقدون اعتقاد الايداخله

انصاری رضی اللہ عنہم اجمعین کے پاس آدمی بھیجا اور انہیں بلوا کر اپنے پاس روک لیا اور فرمایا تم کیوں اسقدر کثرت سے حدیثیں بیان کرتے ہو۔ اپنی شہادت تک ان بزرگوں کو اپنے پاس ہی رکھا۔ قرظہ بن کعبؓ فرماتے ہیں جب ہم جانے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں پہونچانے کے لئے صرار تک آئے پھر پانی منگوا کر وضو کیا اور ہم سے فرمانے لگے جانتے ہو میں تمہارے ساتھ یہاں تک کیوں آیا؟ ہم نے کہا اس لئے کہ آپ ہمیں رخصت کریں اور ہماری عزت افزائی کریں فرمایا یہ ٹھیک ہے لیکن اسی کے ساتھ ایک اور مطلب بھی ہے وہ یہ کہ تم اب ایک قوم کے پاس پہنچوگے جنہیں قرآن کریم کے ساتھ شغف اور محبت ہے اور بکثرت اس کی تلاوت کرتے ہیں دیکھو تم کہیں اونہیں احادیث سنا کر اوس سے نہ روک دینا۔ جاؤ میں بھی تمہارا شریک ہوں۔ قرظہ فرماتے ہیں میں نے تو اس کے بعد کوئی حدیث بیان ہی نہیں کی اگر کوئی شخص ان روایتوں کو پیش کر کے سوال کرے کہ حضرت عمرؓ نے صحابۂ کرام رضی پر روایت حدیث کا انکار کیوں کیا؟ اور ان پر اس بارے میں سختی کیوں کی؟ تو جواب

الثوری یقول سماع الحدیث عز لمن اراد بہ الدنیا ورشاد لمن اراد بہ الآخرۃ
انشدنی ابو المظفر ھناد بن ابراھیم النسفی قال انشدنا ابو بکر محمد بن
یحیی البغوی قال انشدنا احمد بن منصور الشیرازی لبعضہم ؎

علیکم بالحدیث فلیس شیٔ   یعادلہ علی کل الجہات
نصحت لکم فان الدین نصح   ولا اخفی نصائح واجبات
وجدنا فی الروایۃ کل فقہ   واحکاما ومن کل اللغات
بذکر المسندات انست لیلی   وحفظ العلم خیر الفائدات
ومن طلب الحدیث افاد ذخرا   وفضلا ثم دینا ذا ثبات
علیکم بالروایات اللواتی   رواھا مالک ازکی الرواۃ
وشعبۃ وابن عمرو وابن زید   وسفین الثقات من التقاۃ
ویحیی وابن حنبل المزکی   واسحق الرضی وابن الفرات
ائمتنا النجوم وھل رشید   تکلم فی النجوم الزاھرات

سردار ہیں انہیں یہ خبر نہ دینا - آپنے اُن تک یہ حدیث پہونچانے کی ممانعت کیوں فرمائی ؟ ابو العباس نے جواب دیا محض اس لئے کہ ایسا نہ ہو اون کے اعمال میں قصور آجائے - مصنفؒ فرماتے ہیں یہی وجہ حضرت عمرؓ کے منع فرمانے کی ہے اور یہی سبب اون کی اُس سختی کا ہے جو اونہوں نے صحابہ کرامؓ پر کی اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی حفاظت ہے اور بعد والوں کو تنبیہ ہے تاکہ وہ سنتِ رسولؐ میں وہ چیز داخل نہ کردیں جو اوس میں نہیں، اس لئے کہ جب وہ دیکھیں گے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھانے والوں سچے لوگوں پر بھی جب روایتِ حدیث کے بارے میں اس قدر سختی کی گئی تو وہ روایتِ حدیث میں بہت احتیاط سے کام لیں گے اور نفسِ انسانی میں شیطانی خیالات کذب کے بارے میں جو اٹھتے ہیں اُن سے وہ بہت بچتے رہیں گے - حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ دمشق کے ممبر پر فرمایا لوگو! سوا اُن حدیثوں کے جو حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بیان کی جاتی تھیں بیان کرنے سے بچو - حضرت عمرؓ اللہ عزوجل کے دین کے بارے میں لوگوں کو دھمکاتے رہا کرتے تھے اور جو معنی حضرت عمرؓ کے قول کے ہم نے بیان کئے ہیں اسی توجیہ کی تائید

السجزی واللفظ لہ قالوا حدثنا عبدالرحمن بن حمدان النصروی انا ابو محمد
الحسن بن احمد بن محمد بتستر قال سمعت علی بن ابی الحسین بن اسحق
وفی حدیث ابی صالح علی بن الحسین بن اسحق یقول سمعت سہل بن عبداللہ
الزاھد یقول من اراد الدنیا والاخرۃ فلیکتب الحدیث فان فیہ منفعۃ الدنیا
والاخرۃ اخبرنی محمد بن المظفر بن علی المقری انا ابراھیم بن محمد بن یحیی
النیسابوری ثنا محمد بن المسیب ثنا زید بن اخزم الطائی قال سمعت
عبداللہ بن داؤد یقول الحدیث عمن اراد بہ الدنیا دنیا ومن اراد بہ
الاخرۃ آخرۃ اخبرنی الحسن بن علی بن محمد الجوھری ثنا محمد بن زید بن علی بن مروان
الانصاری ثنا عبداللہ بن الصقر ثنا زید بن اخزم سمعت عبداللہ
بن داؤد قال فی الحدیث من اراد بہ الدنیا دنیا ومن اراد بہ الاخرۃ آخرۃ
اخبرنا رضوان بن محمد الدینوری بہا اخبرنا عبدالرحمن بن خیرات بھمدان
اخبرنا عبداللہ بن محمد بھمدان انا عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن بن الخلیل
القاضی اخبرنا زید بن اخزم قال سمعت عبداللہ بن داؤد یقول سمعت سفیان

اور اس کے رسولؐ کو زیادہ علم ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کریں اور بندے کا حق اللہ تعالیٰ پر یہ ہے کہ جو مشرک نہ ہو اُسے عذاب نہ کرے۔ حضرت معاذؓ عرض کرتے ہیں حضور! میں لوگوں کو یہ خوشخبری سنا دوں؟ فرمایا نہیں ڈر ہے کہ وہ کہیں اس پر تکیہ نہ لگالیں۔ بعض روایتوں میں ہے کہ اجازت چاہنے والے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے اور اُس کے ساتھ اُس نے شریک نہ کیا ہو وہ جنت میں جائیگا۔ حضرت معاذؓ نے اجازت چاہی کہ لوگوں کو یہ خوشخبری سنا دیں تو آپ نے فرمایا نہیں اونہیں نہ سناؤ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں وہ نڈر نہ ہو جائیں۔ ابو العباس احمد بن یحییٰ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو آتے ہوئے دیکھ کر حضرت علیؓ سے فرمایا کہ یہ دونوں اہل جنت کے ادھیڑ عمر لوگوں کے

بن همام الكوفي يقول سمعت عبد الله بن سليمان قال سمعت المسيب بن واضح
قبل ملس يقول كان ابن المبارك اذا رأى صبيان اصحاب الحديث وفي ايديهم
المحابر يقربهم ويقول هؤلاء غرس الدين اخبرنا ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال لا يزال الله يغرس في هذا الدين غرسا شد الدين بهم هم اليوم
اصاغركم فيوشك ان يكونوا كبار من بعدكم اخبرنا محمد بن احمد بن رزق
انا جعفر بن محمد بن نصير انا احمد بن محمد بن مسروق نا ابن حميد بن المبارك
عبد الله نا جرير بن حازم عن عبد الله بن عبيد بن عمير قال وقف عمرو بن العاص على حلقة
من قريش فقال ما لكم قد طرحتم هذه الاغيلمة لا تفعلوا واوسعوا لهم
في المجلس واسمعوهم الحديث وافهموهم اياه فانهم صغار قوم اوشك
ان يكونوا كبار قوم وقد كنتم صغار قوم فانتم اليوم كبار قوم۔

من قال ينبغي للرجل ان يكره ولده على سماع الحديث

اخبرني محمد بن الفرج بن علي البزاز انا محمد بن يزيد بن مروان الكوفي

یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ حضرت عمر رضؓ نے حضرت ابو موسیٰ رضؓ سے گواہ اس لئے طلب کیا تھا کہ وہ
خبر واحد کو ایک شخص کی بیان کردہ روایت کو قابل قبول نہیں جانتے تھے ہرگز نہیں۔ دیکھیئے
حضرت فاروق اعظم رضؓ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث جو انہوں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مجوسیوں سے جزیہ لینے کی بابت بیان فرمائی تھی قبول کی اور اس
پر عمل بھی کیا حالانکہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ کے سوا کسی اور نے اسے بیان نہیں فرمائی
اسی طرح ضحاک بن سفیان کلابی کی روایت کو اشیم ضبابی کی عورت کو اس کی دیت میں سے
ورثہ دلانے کے بارے میں۔ حالانکہ وہی تنہا راوی تھے قبول فرمائی اور عمل کیا۔ اسی طرح
یہ بھی نہ جاننا چاہیئے کہ حضرت عمر رضؓ نے حضرت ابو موسیٰ رضؓ کی روایت کو اس لئے قبول نہ
فرمائی تھی کہ وہ حضرت ابو موسیٰ رضؓ پر بدگمانی کرتے تھے بلکہ اس کی وجہ وہی تھی جسے ہم نے
بیان کیا یعنی صرف سنتوں کی حدیثوں کی حفاظت وصیانت اور روایت کے بارے میں
احتیاط و پختگی۔ واللہ اعلم۔ صحابہ کرام کی بہت بڑی جماعت سے اور تابعین کی بھی بڑی جماعت
سے حدیث کی اشاعت حدیث کا حفظ حدیث کا مذاکرہ اور ان چیزوں پر رغبت و تحریض

من جعل من الخلفاء في بيت المال نصيبا لاصحاب الحديث

كتب الى ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان بن القسم الدمشقي ثنا وحدثني بذالك محمد بن يوسف النيسابوري عنه ثنا ابو الميمون عبد الرحمن بن عبد الله البجلي انا ابو زرعة عبد الرحمن بن عمرو النصري انا محمد بن المبارك انا ابن عياش عن ابي بكر بن ابي مريم قال كتب عمر بن عبد العزيز الى حمص مر لاهل الصلاح من بيت المال بما يغنيهم لئلا يشغلهم عن تلاوة القرآن وما حملوا من الاحاديث

تقريب الاحداث في سماع الحديث

اخبرني محمد بن الحسين بن الفضل القطان انا دعلج بن احمد انا احمد بن علي الابار انا ابو امية الحراني انا مسكين بن بكير قال مر رجل بالاعمش وهو يحدث فقال تحدث هؤلاء الصبيان فقال الاعمش هؤلاء يحفظون عليك دينك اخبرني الحسن بن ابي طالب قال سمعت محمد بن عبد الله

یہ روایت بھی کرتی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب سلام کے بارے میں آپ کے سامنے حدیث بیان کی تو آپ نے فرمایا کہ کسی اور کو بھی گواہ لاؤ جس نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین مرتبہ سلام کیا جب اجازت نہ ملی تو لوٹ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کے پیچھے آدمی بھیجا کہ آپ کیسے لوٹ گئے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی تین مرتبہ سلام کرے اور جواب نہ پائے تو لوٹ جائے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنی اس روایت پر شہادت پیش کرو یا میں تمہیں سزا دونگا حضرت عبداللہ بن قیس گھبرائے ہوئے آئے اور میں جس جماعت میں تھا وہاں سے گذرے ہم نے کہا کیا بات ہے؟ جواب دیا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور پورا قصہ بیان کر کے کہا کہ تم میں سے کسی نے اس حدیث کو سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ہم سب نے سنا ہے پھر اپنا ایک آدمی ساتھ کر دیا اس نے آکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے وہی حدیث اپنے سماع سے بیان کی۔

بن محمود ابو عمرو بسا نا حميد بن الحويه نا ابراهيم بن محمد الفريابي نا النضر بن الحارث قال سمعت ابراهيم بن ادهم يقول قال لي ابي يا بني اطلب الحديث فكلما سمعت حديثا وحفظته فلك درهم فطلبت الحديث على هذا۔

من ذم الشيوخ الذين لم يسمعوا الحديث

اخبرنا الحسين بن علي الطناجيري نا علي بن حسان بن قيس الاسدي بالكوفة نا حامد بن عبد الله بن الحسن الحلواني نا محمد بن يونس نا عباد بن موسى قال سمعت سفيان الثوري اذا رأى الشيخ لم يكتب الحديث قال لا جزاك الله عن الاسلام خيرا اخبرنا ابو محمد عبد الله بن يحيى بن عبد الجبار السكري نا سهل بن اسماعيل ابو صالح الطرسوسي نا ابو جعفر محمد بن محمد بن عقبة الشيباني نا هارون بن حاتم البزاز المقري قال سمعت عثام بن علي يقول سمعت الاعمش يقول اذا رأيت الشيخ لم يقرأ القرآن ولم يكتب الحديث فاصفع له فانه من شيوخ القمر قال ابو صالح قلت لابي جعفر ما شيوخ

حدیث بیان کی تھی آج نہ کرونگا نہیں بلکہ اسے یہی کہنا چاہئے کہ میں نے کل بھی حدیثیں بیان کیں آج بھی بیان کرونگا اور پھر کل بھی بیان کرونگا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب تم ہم سے حدیثیں سنو تو انہیں آپس میں دوہرایا کرو۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔ آپ کا یہ بھی فرمان ہے کہ حدیث بیان کیا کرو ایک حدیث دوسری کو یاد دلاتی ہے۔ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یہ علمی مجلسیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تبلیغ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی باتیں پہنچا دیں تم بھی جو کچھ بھلی باتیں ہم سے سنو دوسروں تک پہونچا دو۔ سلیم بن عباس کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھتے تھے وہ ہمیں بکثرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرتے تھے پھر فارغ ہو کر فرماتے تھے اچھی طرح انہیں سمجھ لو اور پھر جس طرح تم پہنچائے گئے ہو دوسروں کو پہنچا دو۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دونوں بیٹوں نضر اور موسیٰ کو حکم دیا کہ وہ حدیث کو اور اسنادِ حدیث کو لکھ لیا کریں اور انہیں دوسروں کو سکھائیں فرماتے ہیں ہم تو اس علم کو علم نہیں جانتے تھے جو

نا عبد الله بن مناجية واخبرنا رضوان بن محمد الدینوری نا عمر بن ابراهيم المقرى ببغداد نا البغوى قالا نا زيد بن اخزم قال سمعت عبد الله بن داود ینبغی للرجل ان یکره ولده على سماع الحديث وكان يقول ليس الدين بالكلام انما الدين بالآثار اخبرنا الحسن بن علی الجوهری انا محمد بن عبد الله بن مروان الانصاری نا عبد الله بن الصقر حدثنی زيد بن اخزم سمعت عبد الله بن داود يقول ينبغي للرجل ان یکره ولده على طلب الحديث وذكر نحوه اخبرنا عبد الملك بن محمد بن عبد الله بن بشران المعدل الواعظ نا دعلج بن احمد نا محمد بن نعيم قال سمعت ابا طالب زید بن اخزم يقول سمعت عبد الله بن داود يقول يود الرجل ان يكره ولده على طلب الحديث وقال ليس الدين بالكلام وقال انما الدين بالآثار وقال فى الحديث عمن اراد به الاخرة آخرة۔

من نالف ولده على سماع الحديث

اخبرنا محمد بن احمد بن رزق قال نا محمد بن الحسن بن زیاد النقاش نا محمد

مروی ہے۔ ہم تھوڑی بہت روایات اُن میں سے یہاں نقل کرتے ہیں۔

صحابۂ کرام اور تابعین عظام کی اُن بعض روایات کا بیان جو حدیث کے حفظ اُسکی اشاعت اور اُسکے مذاکرہ کی بابت مروی ہیں

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حدیثوں کی دیکھ بھال کرتے رہو حدیثوں کا مذاکرہ کرتے رہو اگر یہ نہ کیا تو ڈر ہے کہ یہ علم مٹ نہ جائے۔ یہی روایت دوسری سند سے بھی مروی ہے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حدیث کا مذاکرہ کرو علم حدیث کی حیات آپس میں پڑھنا پڑھانا ہی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حدیث کا درس تدریس مذاکرہ جاری رکھو ایسا نہ ہو کہ یہ علم جاتا رہے اسلئے کہ یہ قرآن کریم کی طرح جمع کی ہوئی اور محفوظ نہیں ہے۔ اگر تم نے حدیث کا شغل مذاکرہ کے طور پر نہ رکھا تو یہ علم جاتا رہیگا۔ خبردار ایسا نہ ہو کہ تم میں سے کوئی یہ کہدے کہ میں نے کل

الی ان ادخل المقبر اخبرنی عبید اللہ بن ابی الفتح نا محمد بن المظفر الحافظ نا احمد بن الحسن المقری حدثنی محمد بن یحیی الکسائی المقری نا ابو الحارث اللیث بن خالد المروزی نا ابو محمد یحیی بن المبارک الیزیدی عن ابی عمرو ابن العلاء قال سئل الحسن عن الرجل یکون له ثمانون سنة یکتب الحدیث قال ان کان یحسن ان یعیش ۔

ثبوت حجة صاحب الحدیث

اخبرنا ابو بکر احمد بن محمد بن غالب الخوارزمی قال قرئ علی القاضی ابی الحسن محمد بن صالح الهاشمی وانا اسمع حدثکم محمد بن محمد بن عقبة محمد بن زید نا وکیع قال قال الاعمش بینی وبین اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ستر ارفعه فانظر الیهم حدثنی عبید اللہ بن ابی الفتح الفارسی حدثنی ابو القاسم الحسن بن احمد بن جعفر الصوفی من حفظه نا ابو بکر النیسابوری قال سمعت المزنی یقول سمعت الشافعی یقول من تعلم

آپ کے ماتحت ہو گئے پھر یہ فضیلت کیا کم ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں تو خلیفۂ وقت نے جواب دیا کہ یہ سب سچ ہے لیکن ایک تمنا رہ گئی ہے وہ یہ کہ میں مجلس میں بیٹھوں اور املا لکھنے والا آئے اور وہ مجھ سے پوچھے کہ ہاں حضرت آپ سے کس نے بیان کیا اور میں روایت بیان کروں کہ مجھ سے حماد بن سلمہ بن دینار اور حماد بن زید بن درہم نے حدیث بیان کی اون سے ثابت بنانی نے اُن سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرے یا تین کی یا دو بہنوں کی یا تین کی یہانتک کہ وہ مرجائیں یا اسکا خود کا انتقال ہوجائے تو وہ میرے ساتھ جنت میں اس طرح ہوگا اور آپ نے شہادت کی اور درمیان کی انگلی ملا کر اشارہ کرکے تبلایا مصنف رح کہتے ہیں یہ صریح غلطی ہے ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ خلیفہ مامون رشید اور دونوں حماد کے درمیان ایک راوی ہو اس لئے کہ خلیفہ مامون رشید ۱۷۰ھ میں پیدا ہوئے اور حماد بن سلمہ کا ۱۶۷ھ میں انتقال ہوگیا تھا تو حماد کے انتقال کے تین سال بعد

العلم قال شیوخ دھریون یجتمعون فی لیالی القمر یتذاکرون ایام الناس ولا یحسن احدھم ان یتوضأ للصلوٰۃ ؎

من قال ینبغی ان یکتب الحدیث الی حین الموت

اخبرنی عبید اللہ بن ابی الفتح نا محمد بن العباس الخزاز نا عبد اللہ بن ابی داود نا عبد اللہ بن خبیق عن شیخ لہ قال قیل لابن المبارک الی کم تکتب الحدیث قال لعل الکلمۃ التی انتفع بھا لما سمعھا بعد حدثت عن عبد العزیز بن جعفر نا احمد بن محمد بن ھارون الخلال حدثنی ابو محمد الصائغ صاحبنا واسمہ القاسم بن احمد نا یعقوب بن العباس الھاشمی قال سمعت الحسن بن منصور الجصاص یقول قلت لاحمد بن حنبل الی متی یکتب الرجل الحدیث قال حتی یموت حدثنا ابو الحسن محمد بن احمد بن عمر بن علی الصابونی من حفظہ قال سمعت ابا بکر بن خزام یقول سمعت عبد اللہ بن محمد البغوی یقول سمعت ابا عبد اللہ احمد بن حنبل یقول انا اطلب العلم

اپنے علم کو لکھے۔ حضرت علقمہؒ فرماتے ہیں حدیث شریف کا مذاکرہ کیا کرو۔ اس کی حیات آپس میں پڑھنا پڑھانا ہی ہے۔ فرمایا کرتے تھے ذکرِ حدیث کی طلب کرو تاکہ وہ بے رونق نہ ہو جائے۔ عبد الرحمٰن بن ابو لیلیٰؒ کا قول ہے حدیث کی زندگی اوس کا پڑھنا پڑھانا ہے تم اس کا مذاکرہ جاری رکھو۔ طلق بن حبیبؒ کہتے ہیں حدیثوں کا مذاکرہ کیا کرو ایک حدیث دوسری کو یاد دلایا کرتی ہے۔ حضرت ابو العالیہؒ فرماتے ہیں جب کبھی تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرو تو اوسے اچھی طرح محفوظ رکھو

پادشاہانِ اسلام کا روایتِ حدیث کی تمنا کرنا اور اُنکا محدثین کو تمام علمار سے افضل جاننا

خلیفہ مأمون رشید نے جب مصر فتح کیا تو فرج اسود نے کھڑے ہو کر کہا اے امیر المومنین! خدا کا شکر ہے کہ اوس نے آپ کے دشمن پر آپ کو اپنی مدد سے غالب کیا۔ عراق شام اور مصر

بن ابی بکر نا جعفر بن محمد بن احمد بن الحکم المؤدب نا محمد بن یونس نا محمد بن عبد اللہ العتبی نا سعید الخصاف عن الزہری قال لا یطلب الحدیث من الرجال الا ذکرانها ولا یزهد فیه الا اناثها انشدنی الحسن بن علی بن محمد البلخی باصبهان انشدنی ابو الفضل العباس بن محمد الخراسانی:

رحلت اطلب اصل العلم مجتهداً	وزینة المرء فی الدنیا الاحادیث
لا یطلب العلم الا بازل ذکر	ولیس یبغضه الا المخانیث
لا تعجبن بمال سوف تترکه	فانما هذه الدنیا مواریث

الاستدلال علی اهل السنة بحبهم اصحاب الحدیث

اخبرنا ابو منصور محمد بن علی بن اسحاق الکاتب نا محمد بن احمد

تھے۔ بادشاہ متوکل کی سواری لشکر سمیت وہاں سے گذری۔ انہیں دیکھ کر بادشاہ کہنے لگے حقیقی بادشاہ یہ ہے۔ مصنفؒ فرماتے ہیں خیثمہ کی اس روایت میں وہم ہے اور یہ روایت غلط ہے اس لئے کہ یزید بن ہارون ۲۰۶ھ میں انتقال فرما گئے اور بادشاہ متوکل ۲۰۷ھ میں پیدا ہوا۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ یہ واقعہ بادشاہ مامون کا ہو۔ واللہ اعلم

ایک مرتبہ امیر المؤمنین نے فرمایا مجھے جس چیز کی خواہش ہوئی وہ پوری ہوئی مگر ایک تمنا باقی رہ گئی وہ تمنا حدیث کی ہے کاش کہ میں ایک کرسی پر بیٹھتا اور مجھ سے پوچھا جاتا کہ آپ سے کس نے حدیث بیان کی اور پھر میں سند بیان کر کے حدیث سناتا۔ عمر بن حبیب عدوی قاضی نے کہا امیر المؤمنین آپ کیوں حدیث بیان نہیں کرتے جواب دیا کہ ملک و خلافت کے ساتھ حدیث سنانا زیب نہیں دیتا۔ خلیفہ مامون رشید تو ان تمام خلفا بنو العباس سے زیادہ حدیث کی طرف راغب تھے اور حدیث کا مذاکرہ بکثرت کرتے تھے اور روایت کی اونہیں بڑی حرص تھی اونہوں نے اپنی خاص مجلس میں اپنے خاص مجلسیوں سے بہت سی حدیثیں بیان بھی کی ہیں۔ حدیث کا املا کے حافظ تھے۔ عام

القرآن عظمت قیمته ومن نظر فی الفقه نبل مقداره ومن کتب الحدیث قویت حجته اخبرنا ابو الفضل احمد بن محمد بن جعفر الجوانی باصبہان قال سمعت ابا بکر بن المقری یقول سمعت ابا عروبة الحرانی یقول الفقیه اذا لم یکن صاحب حدیث یکون اعرج۔

وصف الراغب فی الحدیث والزاهد فیه

اخبرنا ابو علی الحسن بن الحسین بن العباس النعالی انا احمد بن عبد اللہ بن نصر الذارع نا صدقة بن موسیٰ نا العباس بن بکار نا ابو بکر الهذلی واخبرنی احمد بن عمر بن علی القاضی انبا احمد بن علی بن محمد بن الجهم الکاتب نا محمد بن جریر الطبری حدثنی عبد القدوس بن محمد بن عبد الکبیر العطار نا عمرو بن عاصم حدثنی بکر بن سلام نا ابو الهیثم حدثنی ابو بکر الهذلی قال قال لی الزهری یا هذلی ایعجبک الحدیث قال قلت نعم قال اما انه یعجب ذکور الرجال ویکرهه مؤنثوهم اخبرنا الحسن

تو وہ پیدا ہوئے پھر اون سے روایت کیسے کرتے؟ اسی طرح حماد بن زید بھی ۱۷۹ھ میں انتقال کر گئے تھے تو اُن سے بھی بلا واسطہ ان کی روایت صحیح نہیں۔ یحییٰ بن اکثم کہتے ہیں خلیفہ ہارون رشید نے دریافت کیا کہ ایک درجہ بہت ہی بڑا ہے۔ کیا بتلا سکتے ہو کہ وہ درجہ کیا ہے؟ میں نے کہا یہ وہ درجہ ہے جس پر اے امیر المؤمنین آپ ہیں۔ خلیفہ نے فرمایا تم نہیں پہنچے اوس درجہ کو میں ہی جانتا ہوں سب سے بڑے درجے والا وہ ہے جو ایک حلقہ میں بیٹھا ہوا ہو اور کہہ رہا ہو حَدَّثَنَا فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میں نے کہا امیر المؤمنین کیا اُس کا درجہ آپ سے بھی افضل ہے حالانکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی کی اولاد ہیں اور مسلمانوں کے بادشاہ ہیں کہا ہاں تجھ پر افسوس ہے یقیناً وہ مجھ سے بہت بہتر ہے اس لئے کہ اُس کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ ملا ہوا ہے وہ کبھی نہ مریگا اور ہم مر جائیں گے یہ علماء باقی رہیں گے جبتک کہ دنیا باقی ہے۔ ابن ابو الحناجر کہتے ہیں ہم بغداد میں یزید بن ہارون کی مجلس میں تھے اور لوگ بھی وہاں جمع

حدثنی الحسن بن ابی طالب نا عمر بن احمد الواعظ نا محمد بن هارون بن حمید نا ابو همام حدثنی بقیة قال قال لی الاوزاعی یا ابا محمد ما تقول فی قوم یبغضون حدیث نبیهم قلت قوم سوء قال لیس من صاحب بدعة تحدثه عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخلاف بدعته بحدیث الا ابغض الحدیث اخبرنا ابو نعیم الاصبهانی اخبرنی ابو علی الحسین بن علی الحافظ فی کتابه قال سمعت جعفر بن احمد بن سنان یقول سمعت احمد بن سنان القطان یقول لیس فی الدنیا مبتدع الا وهو یبغض الحدیث واذا ابتدع الرجل نزع حلاوة الحدیث من قلبه اخبرنا ابو بکر احمد بن محمد بن عبد الواحد المروروذی نا محمد بن عبد اللہ بن محمد الضبی الحافظ بنیسابور قال سمعت ابا نصر احمد بن سهل الفقیه ببخاری یقول سمعت ابا نصر بن سلام الفقیه یقول لیس شئ اثقل علی اهل الالحاد ولا ابغض الیهم من سماع الحدیث وروایته باسناده واخبرنا ابو بکر ایضا نا محمد بن عبد الحافظ قال سمعت

حدیث کی مجلسوں اور اہلحدیث کی صحبتوں کے سرور کا بیان

مطرفؒ فرماتے ہیں اے اہلحدیثو! تمہاری مجلس میں بیٹھنا مجھے اپنے گھر والوں میں بیٹھنے سے زیادہ محبوب ہے۔ یزید بن ہارونؒ فرماتے ہیں کہ اہلحدیث کا ہر وقت کا حدیث کا تقاضا مجھے پریشان کر دیتا ہے لیکن اگر وہ نہیں آتے تو مجھے اوس سے زیادہ رنج و غم ہوتا ہے۔ ایکمرتبہ امام یحییٰ بن سعید قطانؒ اہلحدیث طلباء کی بھیڑ بھاڑ دیکھ کر کچھ غصہ ہو جاتے ہیں تو محمد بن حفص کہتے ہیں کیا آپ پسند کریں گے کہ یہ لوگ آپ کے پاس نہ آئیں۔ آپ فرماتے ہیں ان کی تھوڑی دیر کی غیر حاضری بھی مجھ پر تو شاق گذرتی ہے۔ حماد بن زید کہتے ہیں مجھ سے ایک مرتبہ ابو جبلہ نے کہا دیکھئے تو اہلحدیث مجھے کیسی تکلیف دیتے ہیں۔ میں نے کہا انہوں نے کیا کیا کہا۔ مجھ سے کہا ہم ابھی آتے ہیں۔ اب میں ان کا انتظار کر رہا ہوں اور وہ ابتک نہیں آئے۔ بشر بن ارث سے محمد بن عبد اللہ کہتے ہیں آپ حدیث بیان نہیں کرتے فرمایا میں تو خود حدیث بیان کرنا چاہتا ہوں لیکن جب تم چاہتے ہو تو بیان نہیں کرتا۔ یحییٰ بن اکثم قاضی فرماتے ہیں میں قاضی

بن الحسن الصواف نا جعفر بن محمد بن الحسن القاضي قال سمعت قتيبة بن سعيد يقول اذا رأيت الرجل يحب اهل الحديث مثل يحيى بن سعيد القطان و عبد الرحمن بن مهدي و احمد بن حنبل و اسحاق بن راهويه و ذكر قوماً آخرين فانه على السنة و من خالف هذا فاعلم انه مبتدع

انشدنی عبد الغفار بن محمد بن جعفر المكتب قال انشدنا عمر بن احمد الواعظ قال انشدنا احمد بن كامل لابي جعفر الخراص

ذهبت دولة اصحاب البدع	و وهى حبلهم ثم انقطع
و تداعى بانصراف جمعهم	حزب ابليس الذي كان جمع
هل لهم يا قوم في بدعتهم من	فقيه او امام متبع
مثل سفيان اخي ثور الذي	علم الناس دقيقات الورع
او سليمان اخي التيم الذي	ترك النوم لهول المطلع
او فتى الاسلام اعني احمد	ذاك لو قارعه القرا قرع
لم يخف سوطهم اذ خوفوا	لا و لا سيفهم حين لمع

مجلسوں میں جس میں عام لوگ جمع ہوتے تھے حدیث بیان کرتے تھے پہلے تو اس سے رکتے رہے لیکن بالآخر اسکا پختہ ارادہ کرلیا یحییٰ بن اکثم قاضی سے ایک مرتبہ خلیفہ مامون نے فرمایا آج میرا ارادہ ہے کہ حدیث بیان کروں میں نے کہا سبحان اللہ امیر المومنین سے زیادہ اس کا اہل کون ہے؟ کہا اچھا منبر بچھاؤ منبر پر بیٹھ کر حدیث بیان کرنی شروع کی پہلی حدیث تو بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امرؤ القیس کے ہاتھ میں قیامت کے روز جھنڈا ہوگا اور وہ تمام شاعروں کا پیشوا بن کر جہنم میں جائیگا۔ پھر تقریباً سند کے ساتھ اسی طرح تیس حدیثیں بیان کیں پھر منبر سے اترے اور فرمایا کہو تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے کہا امیر المومنین بڑی پرلطف اور بابرکت مجلس رہی خاص و عام کو فائدہ ہوا کہا یہ تو نہ کہو یہ حق تو محدثین ہی کا ہے میں دیکھتا رہا کہ لوگوں کو وہ لذت نہ آئی جو اہلحدیث کی حدیث کی مجلسوں میں انہیں حاصل ہوتی ہے۔ بادشاہِ اسلام محمد بن سلیمان بن علی مسجدِ حرام میں آئے اور دیکھا کہ ایک محدث کے اردگرد اہلحدیث کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی ہے تو اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ ان لوگوں کا قدم میری گردن پر ہونا مجھے تختِ سلطنت سے زیادہ محبوب ہے۔

محمد الهروی نا محمد بن عبد الرحمن النسائی قال سمعت عبد الله بن احمد بن
شبویہ قال سمعت ابی یقول من اراد علم القبر فعلیہ بالاثر ومن اراد
علم الخبز فعلیہ بالرای **اخبرنا** محمد بن احمد بن رزق البزاز نا جعفر
بن محمد بن نصیر الخالدی نا محمد بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن سلیمان الحضرمی نا عبد اللہ بن
احمد بن شبویہ قال سمعت ابا رجاء یقول سمعت یونس بن سلیمان
السقطی وکان ثقة قال نظرت فی الامر فاذا هو الحدیث والرأی فوجدت فی
الحدیث ذکر الرب تعالیٰ وربوبیته وجلاله وعظمته وذکر العرش وصفة
الجنة والنار وذکر النبیین والمرسلین والحلال والحرام والحث علی صلة
الارحام وجماع الخیر فیه ونظرت فی الرای فاذا فیه المکر والغدر والحیل
وقطیعة الارحام وجماع الشر فیه اخبرنا الحسین بن محمد بن الحسن
المؤدب نا عبد الرحمن بن محمد الادریسی قال سمعت ابا بکر محمد بن
عبد الرحمن النسفی المقری بسمرقند یقول کان مشائخنا یسمون ابا بکر بن
اسماعیل ابو ثمود لانه کان من اصحاب الحدیث فصار من اصحاب الرأی

حالانکہ چاہت یہ ہے کہ ضرور آتے رہو۔

کتاب شرف اصحاب الحدیث کے اردو ترجمے فضائلِ محمدی
کا دوسرا جزء ختم ہوا۔ اب تیسرا شروع ہوتا ہے جس کے
شروع میں نیک لوگوں کے خوابوں کا ذکر ہے۔

والحمد للہ وصلوٰتہ وسلامہ علیٰ
سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ
وسلم تسلیماً کثیراً
دائماً ابداً

ابا الحسين محمد بن احمد الحنظلي يقول سمعت ابا اسماعيل محمد بن
اسماعيل الترمذي قال كنت انا واحمد بن الحسن الترمذي عند ابي
عبد الله احمد بن حنبل فقال احمد بن الحسن يا ابا عبد الله ذكروا لابن
ابي قتيلة بمكة اصحاب الحديث فقال اصحاب الحديث قوم سوء فقام
ابو عبد الله وهو ينفض ثوبه فقال زنديق زنديق زنديق ودخل البيت

من جمع بين مدح اصحاب الحديث وذم اهل الرأى والكلام الخبيث

اخبرنا ابو الحسين علي بن محمد بن عبد الله بن بشران المعدل نا اسماعيل بن
محمد الصفار نا احمد بن منصور الرمادي نا عبد الرزاق انا الثوري عن
ابن ابجر قال قال لي الشعبي ما حدثوك عن اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم
فخذه وما قالوا برايهم فبل عليه اخبرنا الحسن بن ابي بكر نا حامد بن

بھی بنا قاضی القضاۃ بھی بنا وزیر بھی بن گیا اور بڑے بڑے عہدے حاصل کئے لیکن کسی چیز
میں اتنا خوش نہیں ہوا جتنا اس میں کہ حدیث لکھنے والا مجھ سے کہے آپ سے اللہ تعالیٰ خوش رہے
آپ یہ حدیث کس سے روایت کرتے ہیں۔ قیس بن ربیعؒ نے جب حدیث کے طالب علموں
کا مجمع اپنے سامنے دیکھا تو اپنی ڈاڑھی پر ہاتھ پھیر کر فرمانے لگے خدا کا شکر ہے مدتوں کی
تکلیفوں کے بعد یہ مبارک دن دیکھنا نصیب ہوا۔ معمرؒ فرماتے ہیں کوئی پونجی کسی شخص
کے پاس اس حدیث سے بہتر و افضل نہیں۔ امام سفیان ثوریؒ فرمایا کرتے تھے۔ اگر اہلِ حدیث
طلبِ حدیث کے لئے میرے پاس نہ آئیں تو میں اون کے گھروں میں جاکر اونہیں حدیث
سناؤں۔ آپ فرماتے ہیں میں اپنے تئیں بھی اور تمہیں بھی پوشیدہ خواہش سے ڈراتا
ہوں یہ پوشیدہ خواہش ہی ہے کہ میں تم سے کہتا ہوں کہ میرے پاس نہ آیا کرو حالانکہ
سچ تو یہ ہے کہ اگر تم آنا بھی چھوڑ دو تو میں خود تمہارے پاس آؤں اگرچہ ادھر اُدھر
کی باتیں ہی سناؤں۔ ابراہیم بن عبدالرحمن بن مہدیؒ فرماتے ہیں۔ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم
میں بھی ایک پوشیدہ چاہت ہے دیکھو تا میں تم سے کہتا ہوں میرے پاس نہ آیا کرو

واصحابك سمعنا ورأينا فيفعل الله بنا وبكم ما يشاء أخبرنا ابو بكر
البرقاني نا يعقوب بن موسى الأردبيلي ببغداد نا احمد بن صالح بن النجم
نا سعد بن عمرو البرذعي حدثني ابو زرعة الرازي عن عبد الله بن الحسن
الصيحاني قال كنت بمصر فرأيت قاضيا لهم في المسجد الجامع وانا مار
فسمعت القاضي يقول مساكين اصحاب الحديث لا يحسنون الفقه فحبوت
اليه فقلت اختلف اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم في جراحات الرجال
والنساء فاي شئ قال علي بن ابي طالب اي شئ قال زيد بن ثابت اي شئ قال
عبد الله بن مسعود فافحم قال عبد الله فقلت له زعمت ان اصحاب الحديث
لا يحسنون الفقه وانا من اخس اصحاب الحديث سألتك عن هذه
فلم تحسنها فكيف تنكر على قوم انهم لا يحسنون شيأ وانت لا تحسنه
انشدني ابو عبد الله محمد بن علي الصوري لنفسه

قل لمن عاند الحديث واضحى عائبا اهله ومن يدعيه
أبعلم تقول هذا ابن لي ام بجهل فالجهل خلق السفيه

کرتے رہے او نہیں دنیا کی زندگی میں بھی خوش خبری ہے اور آخرت میں بھی آپ نے جواب دیا
کہ وہ نیک خواب ہیں جنہیں خود مسلمان دیکھے یا اوس کے بارے میں کسی اور کو دکھائے جائیں
ایک شخص یزید بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ کو اون کے انتقال کے بعد خواب میں دیکھتا ہے۔ سوال کرتا
ہے کہ آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا سلوک کیا۔ فرماتے ہیں میرے لئے جنت مباح کر دی۔
پوچھتے ہیں قرآن کی وجہ سے؟ کہا نہیں۔ پوچھا پھر کس باعث؟ فرمایا حدیث کی وجہ سے
جویریہ بن محمد مقری بصری یزید بن ہارون رح واسطی کو اُن کے انتقال سے چار رات بعد
خواب میں دیکھتے ہیں۔ پوچھتے ہیں آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا کیا؟ فرمایا میرے
گناہ معاف فرما دیئے اور نیکیاں قبول کر لیں اور تکلیفیں ہٹا دیں میں نے کہا پھر کیا ہوا
فرمایا خداوند کریم نے بڑا کرم کیا میرے گناہ بخش دیئے اور مجھے جنت میں داخل
کیا۔ پوچھتے ہیں آخر آپ کا اتنا اکرام کس نیکی پر ہوا؟ کہا ذکر اللہ کی مجلسوں کی وجہ
سے میری حق گوئی اور سچی باتوں کی وجہ سے لمبی لمبی نمازوں اور فقر و فاقہ کی
مصیبتوں پر صبر کرنے کی وجہ سے۔ پوچھا کیا منکر نکیر حق ہیں؟ کہا ہاں اوس خدا

بقول الله تعالى وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى اخبرنا

محمد بن ابی علی الاصبهانی نا الحسین بن محمد بن الولید التستری بها

نا ابو العباس احمد بن محمد بن یوسف بن مسعدة املاء قال سمعت عبد الله

بن محمد بن سلام یقول انشدنی عبدة بن زیاد الاصبهانی من قوله

دین النبی محمد اخبار — نعم المطیة للفتی الآثار

لا تخدعن عن الحدیث واهله — فالرای لیل والحدیث نهار

ولربما غلط الفتی سبل الهدی — والشمس بازغة لها انوار

اخبرنا عبد الملک بن محمد بن عبد الله بن بشران نا عمر بن محمد الجمحی

بمکة نا علی بن عبد العزیز نا ابو الولید القرشی نا محمد بن عبد الله بن بکار

القرشی حدثنی سلیمان بن جعفر بن محمد بن یحیی الربعی قال قال ابن

شبرمة دخلت انا وابو حنیفة علی جعفر بن محمد فقال له جعفر اتق الله

ولا تقس الدین برأیک فانا نقف غدا نحن وانت ومن خالفنا بین یدی الله

تعالی فنقول قال الله قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وتقول انت

کتاب شرف اصحاب الحدیث کے اردو ترجمے فضائل محمدی کا

تیسرا جزء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

بزرگوں کے اُن خوابوں کا ذکر جو اُنہوں نے اہلحدیث کے فضائل واکرام میں دیکھے ہیں

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبوت

تو گئی میرے بعد نبوت باقی نہیں رہی ہاں البتہ خوشخبریاں باقی ہیں اور وہ نیک خواب

ہیں جنہیں مسلمان خود دیکھے یا اس کے بارے میں کوئی اور دکھایا جائے۔ حضرت عبادہ بن

صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہیں

کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے جو وہ فرماتا ہے اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا

يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور پرہیزگاری

اهل الكلام واهل الرأى قد عدموا علم الحديث الذى ينجو به الرجل

لو انهم عرفوا الآثار ما انحرفوا عنها الى غيرها لكنهم جهلوا

انشدنا ابو علي الحسن بن شهاب العكبري بها قال انشدني ابو عامر

الحسن بن محمد النسوي قال انشدني ابو زيد الفقيه لبعض علماء شاش

كل الكلام سوى القرآن زندقة الا الحديث والا الفقه في الدين

والعلم متبع ما كان حدثنا وما سوى ذاك وسواس الشياطين

ما روي في حفظ الحديث وآدابه من الثواب

اخبرنا محمد بن احمد بن رزق البزاز نا القاضي ابو نصر احمد بن محمد

الزعفراني البخاري نا الحسين بن محمد بن موسى القمي نا عبد الرحيم

بن حبيب نا اسماعيل بن يحيى بن عبيد الله التيمي نا سفيان عن ليث

عن طاؤس عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ادى

حديثا الى امتي لتقام به سنة او تثلم به بدعة فله الجنة **اخبرنا** محمد بن

الحسين بن الفضل القطان نا غيلان بن محمد بن ابراهيم السمسار قال احمد نا

کہ کیا حال ہے؟ کہا مجھے بخش دیا گیا پوچھا کس نیکی پر؟ کہا حدیث کے طلب کرنے پر۔

محمد بن جلیلؒ فرماتے ہیں میں نے سلیمان شاذ کونیؒ کو اون کی وفات کے بعد نہایت

اچھی حالت میں دیکھا تو میں نے پوچھا کہ ابو ایوب اللہ تعالے نے آپ کے ساتھ کیا

کیا؟ فرمایا مجھے بخش دیا۔ میں نے کہا کس نیکی پر؟ فرمایا حدیث شریف کی وجہ سے

حُبَیش بن مبشرؒ فرماتے ہیں میں نے امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں

دیکھا اون سے پوچھا اللہ تعالے نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا مجھے جنت کے

دو دروازوں کے درمیان کی کل جگہ عنایت فرمادی۔ پھر اپنی جیب سے ایک

کتاب نکال کر کہا ان حدیثوں کے لکھنے کی برکت سے۔ ابو اسحاقؒ خواب میں

دیکھتے ہیں کہ امام ابو ہمامؒ کے اوپر قندیلیں لٹک رہی ہیں پوچھا یہ نورانی قندیلیں

کیا ہیں؟ کہا یہ قندیل تو حدیثِ شفاعت کے بیان کرنے کی وجہ سے ملی اور

یہ حوضِ کوثر کی حدیث کو روایت کرنے کی وجہ سے اور اسی طرح بہت سی حدیثوں

کی وجہ سے ان بہت سی قندیلوں کا ملنا بیان فرمایا۔ خلف فرماتے ہیں میرے ایک

ايعابك للذين هم حفظوا الدين من الترهات والتمويه
والى قولهم وما قد روه راجع كل عالم وفقيه

اخبرنا القاضي ابو محمد الحسن بن الحسين بن رامين الاستراباذي
ابو محمد عبد الرحمن بن محمد بن جعفر الجرجاني قال سمعت ابا محمد عبد الله
بن محمد بن حمزة المقرى يقول حكى لى بعض اشياخنا عن هرون الرشيد
انه قال المروءة فى اصحاب الحديث والكلام فى المعتزلة والكذب فى الروافض
اخبرنا محمد بن يوسف ابو عبد الرحمن النيسابوري انبانا الحسين محمد الثقفى
بالدامغان نا الفضل بن الفضل الكندى نا زكريا بن يحيى البصرى نا
محمد بن اسماعيل قال سمعت ابا ثور والحسين بن على يقولان سمعنا
الشافعى يقول حكمى فى اصحاب الكلام ان يضربوا بالجريد ويحملوا على الابل
ويطاف بهم فى العشائر والقبائل وينادى عليهم هذا جزاء من ترك الكتاب
والسنة واخذ فى الكلام انشدنا احمد بن ابى جعفر القطيعى قال انشدنا
محمد بن العباس الخزاز قال انشدنا ابو مزاحم الخاقانى لنفسه ؎

کی قسم جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ انہوں نے مجھے بٹھا کیا مجھ سے سوال کیا کہ تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ تیرے نبی کون ہیں؟ میں اپنی سفید ڈاڑھی سے مٹی جھاڑنے لگا اور کہنے لگا کیا مجھ جیسے شخص سے بھی سوال کیا جاتا ہے۔ میں یزید بن ہارون واسطی ہوں ساٹھ سال تک دنیا میں لوگوں کو حدیث پڑھاتا رہا ایک نے دوسرے سے کہا ہاں سچ ہے یہ یزید بن ہارون ہے حضرت آپ بے فکری سے دولہا کی طرح سو جائیے آج کے بعد آپ پر کوئی ڈر خوف نہیں ہے۔ پھر ایک نے مجھ سے کہا کیا تم نے جریر بن عثمان سے بھی روایت لی ہے میں نے کہا ہاں اور وہ حدیث میں ثقہ تھے اس نے کہا ہاں جریر تھے تو ثقہ لیکن وہ حضرت علیؓ سے بغض رکھتے تھے اللہ ان سے بھی بغض رکھے ۔ زکریا بن عدی اپنے خواب میں امام ابن المبارکؒ کو دیکھتے ہیں پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپکے ساتھ کیا کیا فرمایا طلب حدیث کے لئے جو سفر میں نے کئے تھے ان کی وجہ سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے بخشدیا ۔ اسی طرح کی ایک اور روایت بھی ہے۔ ابو بکر بکراویؒ کے ہم سبق جو حدیث کی طلب میں تھے ان کا انتقال ہوگیا۔ خواب میں انہیں دیکھا تو پوچھا

سمعت سفیان یقول ما اعلم علی وجه الارض من الاعمال افضل من طلب الحدیث لمن اراد به وجه الله **اخبرنا** الحسن بن علی بن محمد التمیمی نا احمد بن جعفر بن حمدان نا عبد الله بن احمد بن حنبل قال سمعت علی بن حکیم یقول سمعت وکیعا یقول قال سفیان ما شیئ اخوف عندی من الحدیث وما شیئ افضل منه لمن اراد ما عند الله عزوجل **اخبرنا** ابو بکر احمد بن عبد الله بن ابان الهیتی التغلبی نا احمد بن سلمان النجاد نا ابو جعفر الفسوی نا ابو بکر الازرق نا حسین بن حاتم نا وکیع قال سمعت سفیان الثوری یقول لا اعلم شیئا افضل منه یعنی الحدیث لمن اراد الله به وقال ان الناس یحتاجون الیه فی طعامهم وشرابهم **حدثنی** عبد العزیز بن ابی الحسن القرمیسینی باعظه نا احمد بن عبد الله بن الخضر المقری نا علی بن محمد بن سعید نا ابو یعلی الموصلی قال سمعت ابراهیم بن سعید الجوهری یقول سمعت وکیع بن الجراح یقول ما عبد الله بشیئ افضل من الحدیث **اخبرنا** الحسن بن علی بن محمد الجوهری محمد بن العباس الخزاز نا ابو الفضل الصیدلانی نا یعقوب بن الحیان

کہ اللہ تعالے نے آپ کے ساتھ کیا کیا ؟ فرمایا مجھے بخش دیا کہا کس بنا پر فرمایا اپنی کتاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود لکھنے کی وجہ سے۔

ان بعض روایتوں کا بیان جن سے بعض لوگ مغالطہ میں پڑجاتے ہیں اور انکا صحیح مطلب

مغیرہ فرماتے ہیں جو شخص حدیث کی طلب کے پیچھے پڑجاتا ہے اوس کی نماز کم ہوجاتی ہے ۔ ابوالحسن محمد کا قول بھی یہی ہے ۔ مغیرہ والی روایت اور سند سے بھی مروی ہے ۔ مصنف شیخ حافظ ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔ مغیرہ نے یہ فرمان اپنے اوپر قیاس کرکے فرمایا ہے ۔ شاید وہ نوافل بکثرت پڑھتے ہوں گے جب حدیث کی تلاش میں انہیں دور دور جانا پڑا تو بکثرت نوافل ادا کرنے کا موقعہ نہ مل سکا تو اونہوں نے یہ قول فرمایا لیکن اگر خود مغیرہ

محمد بن عبد الله بن ابراهیم الشافعی حدثنی فی حدیث ابن الفضل نا محمد
بن خالد بن یزید البردعی بمکة نا عطیة بن بقیة نا ابی حدثنا حمزة بن حسان
قال حدثنی شیخ یعنی ابا الحسن عن نفیع بن الحارث عن البراء بن عازب
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من تعلم حدیثین اثنین ینفع بہما نفسه ویعلمہما
غیرہ فینتفع بہما کان خیرا من عبادة ستین عاما اخبرنا ابو نعیم احمد بن عبد الله الحافظ
نا ابو محمد بن حیان ثنا اسحٰق بن ابراهیم بن جمیل ابو هشام الرفاعی نا ابو یمان
نا شیخ عن ابی جعفر محمد بن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سار ہوا
فی طلب العلم فلحدیث عن صادق خیر من الارض وما علیہا من ذهب و فضة

من قال طلب الحدیث من افضل العبادات

اخبرنی القاضی ابو نصر احمد بن الحسین الدینوری نا ابو بکر احمد بن
محمد بن اسحاق السنی حدثنی احمد بن محمد بن سلام المالکی نا جعفر بن
محمد بن عامر قال سمعت اسحاق بن البہلول یقول سمعت وکیعا یقول

دوست جو میرے ساتھ علمِ حدیث پڑھتے تھے اُن کا انتقال ہو گیا میں نے اُنہیں
اپنے خواب میں دیکھا کہ وہ سبز رنگ کے نئے کپڑے پہنے ہوئے خوش و خرم ہیں
میں نے کہا حضرت آپ تو وہی مسکین طالب علم ہیں جو میرے ساتھ حدیث
پڑھتے تھے۔ آج یہ جوڑا آپ پر کیسا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں تمہارے
ساتھ حدیث لکھتا تھا جہاں کہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آتا تھا میں اس کے ساتھ
ہی صلی اللہ علیہ وسلم ضرور لکھا کرتا تھا اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے
یہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں جو تم دیکھ رہے ہو۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
کہ ایک حدیث بھی اس مضمون کی مروی ہے جس سے اس خواب کی تصدیق ہوتی
ہے وہ یہ کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی کتاب میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھے جب تک اوس
کتاب میں وہ لکھا رہے فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ خواجہ
جُنید رحمۃ اللہ علیہ کے بعض ساتھیوں کو خواب میں دیکھا گیا اون سے پوچھا گیا

بن نصر معاذ بن معاذ نا سلیمان التیمی قال کنا عند ابی مجلز وھو یحدثنا قال فقال رجل لو قرأت سورۃ فقال ابو مجلز ما الذی نحن فیہ بابعض الیّ من قراءۃ سورۃ

من قال التحدیث بمثابۃ الصلوۃ

حدثنا ابوطالب یحیی بن علی بن الطیب الدسکری من لفظہ بحلوان نا ابوبکر بن المقری باصبہان نا ابراھیم بن محمد بن الحسن امام جامع اصبہان نا ابراھیم بن سعید نا روح بن عبادۃ نا داؤد بن قیس عن محمد بن عمرو بن عطاء قال کان موسی بن یسار معنا یحدث فقال لہ ابن عمر اذا انت فرغت من حدیثک فسلم فانک فی صلوۃ۔

من قال التحدیث افضل من صلوۃ النافلۃ

اخبرنا ابوالفتح ھلال بن محمد بن جعفر الحفار انا علی بن محمد بن احمد

قول کا مطلب دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا شاید شعبہ بکثرت نفلی روزے رکھتے ہوں گے اور نفلی عبادتیں کرتے ہوں گے جب طلب حدیث میں مشغول ہوگئے ہوں گے تو ان اعمال میں کمی واقع ہوئی ہوگی تو یہ قول کہا ہوگا۔ شعبہؒ کی نسبت ہرگز کوئی شخص یہ گمان نہیں کرسکتا کہ وہ حدیث کو طلب کرنا برا جانتے ہوں۔ خود شعبہؒ اس قدر علم حدیث میں منہمک رہتے تھے کہ محدثین انہیں اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْنَ فِی الْحَدِیْثِ یعنے حدیث میں مسلمانوں کا سردار سلطان کہا کرتے تھے۔ ظاہر بات ہے کہ اگر وہ حدیث طلب نہ کرتے اور اوسی میں مشغول نہ رہتے تو اس درجہ تک کیسے پہونچ سکتے؟ وہ تو پوری عمر طلب حدیث میں ہی مشغول رہے۔ انتقال تک یہی شغل رہا۔ حدیث کے جمع کرنے کی انہیں بہت حرص تھی۔ اس کے سوا ان کی دلچسپی کی اور کوئی چیز نہ تھی۔ وہ تو اپنے سے کم عمر اور کم درجے کے لوگوں

الفزار قال سمعت بشر بن الحارث يقول لا اعلم على وجه الارض عملاً افضل من طلب الحديث لمن اتقى الله وحسنت نيته فيه واما انا فاستغفر الله من كل خطوة خطوت فيه :

من قال رواية الحديث افضل من التسبيح

اخبرنا الحسين بن الحسن بن محمد المخزومي محمد بن احمد بن رزق الحسن بن ابي بكر قال انبانا وقال وحدثنا عثمان بن احمد الدقاق ثنا احمد بن بشر المرثدي نا هارون بن سفيان المستملي نا زكريا بن عدي قال سمعت وكيعاً يقول لولا ان الحديث افضل عندي من التسبيح ما حدثت :

من قال التحديث بمنزلة درس القرآن

اخبرنا علي بن محمد بن عبد الله بن بشران نا اسماعيل الصفار نا سعدان

اچھی طرح سوچئے تو اونہیں معلوم ہو جاتا کہ طلب حدیث کی کوشش نفل نماز سے کہیں زیادہ افضل ہے۔ دیکھئے حضرت ابو عمران رح سے سوال ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک نفل نماز کا ثواب زیادہ ہے یا حدیث شریف کے لکھنے کا؟ تو جواب دیتے ہیں کہ ایک حدیث کا لکھنا رات بھر کی نماز سے مجھے زیادہ محبوب ہے۔ حضرت ابن المبارک رح تو فرمایا کرتے تھے اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ نفل نماز کا ثواب حدیث کے بیان کرنے سے زیادہ ہے تو میں حدیث کا پڑھانا ہی چھوڑ دوں۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے طالب علمی نفل نماز سے بہت بہتر ہے۔ شعبہ رح سے ایک روایت میں ہے کہ وہ کہتے تھے کہ یہ حدیث تمہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے روکتی ہے اور نماز سے بھی کیا تم اس سے باز نہ رہو گے؟ ابو خلیفہ رح فرماتے ہیں کہ شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کا مطلب ان لوگوں سے ہے جو حدیثیں سنتے ہیں اور ان پر عمل نہیں کرتے صرف روایت کی زیادتی کی دھن میں لگے رہتے ہیں یا اور اسی طرح کے لوگ۔ اس لئے کہ حدیث تو ذکر اللہ کی ہدایت کرنیوالی ہے نہ کہ ذکر اللہ سے روکنے والی۔ امام احمد بن حنبل رح سے جب شعبہ رح کے اس

وابی نزاعۃ الیہ یعنی فی الوصاۃ فجعل محمد بن عزیز یقراء الی یوم الجمعۃ فما صلی ذلک الیوم الا الجمعۃ رکعتین والعصر ار بعا وکان یقراء الی الحدایث علی ان قراۃ الحدیث افضل من صلاۃ التطوع :

من قال کتابۃ الحدیث افضل من صوم التطوع

اخبرنی عبد الغفار بن ابی الطیب المؤدب نا عمر بن احمد بن عثمان نا محمد بن احمد ابی البنی حدثنی جدی قال سالت احمد بن حنبل قلت یا ابا عبداللہ ایما احب الیک الرجل یکتب الحدیث او یصوم ویصلی قال یکتب الحدیث قلت فمن این فضلت کتاب الحدیث علی الصوم و الصلوٰۃ فقال لئلا یقول قائل انی رایت قوما علی شئی فاتبعتہم قال الخطیب ابو بکر احمد بن علی الحافظ رحمہ اللہ قلت طلب الحدیث فی ھذا الزمان افضل من سائر انواع التطوع لاجل دروس السنن وخمولہا وظہور البدع واستعلاء اھلھا وقد اخبرنا ابو طاھر العلوی محمد بن

کردہ حدیث جو میں بھول گیا ہوا ہوتا ہوں یاد دلاتے ہیں تو مجھے اس قدر اپنے اوپر غصہ آتا ہے کہ کاش کہ چھت گر پڑے اور ہم دب جائیں ایک مرتبہ امام شعبہؒ خالد حذاءؒ کے پاس آ کر کہتے ہیں کہ آپ کو جو ایک حدیث یاد ہے وہ مجھے پڑھا دیجئے خالدؒ نے کہا دیکھتے نہیں ہو میں بیمار ہوں تو کہنے لگے ایک حدیث ہی تو ہے بیان فرما دیجئے آخر اونہوں نے بیان کر دی تو کہنے لگے اب چاہے جب موت آئے

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے ایک ایسے قول کا صحیح مطلب

آپ کا ایک قول ہے کہ کاش کہ میں حدیث کے فن میں داخل ہی نہ ہوتا کاش کہ میں اب بھی اس بارے میں برابر برابر چھوٹوں ۔ نہ تو مجھ پر

المصري قال سمعت ابا بكر بن علي يقول سمعت يوسف القطان يقول سمعت وكيعا يقول لو اعلموا ان الصلاة افضل من الحديث ما حدثت **ذكر** شيخنا ابو الحسن علي بن يحيى ابن جعفر الاصبهاني ان عبد الله بن الحسن بن بندار حدثهم قال سمعت عبد الله بن محمد بن النعمان يقول سمعت ابي يقول سمعت القعنبي يقول لو اعلم ان الصلاة افضل ما حدثت **انبانا** احمد بن محمد بن الصلت الاهوازي نا عبد الغفار بن سلامة الحمصي ابو ثوبان يزداد بن حميد البهزاني قال سأل عمر بن سهل رجل من اصحاب الحديث المعافى بن عمران فقال له يا ابا عمران اي شيئ احب اليك اصلي او اكتب الحديث فقال كتاب حديث واحد احب الي من صلاة ليلة **قال** غيره عن عبد الغفار عمرو بن اسماعيل بدل عمر بن سهيل اخبرنا ابو عثمان سعيد بن العباس بن محمد القرشي الهروي قال سمعت ابا العباس عبد الله بن محمد جعفر بنوسنخ يقول سمعت ابا محمد عبد الرحمن بن محمد بن ادريس يقول خرجت الى ايلة الى محمد بن عزيز الايلي فكتب لي الى

سے بھی حدیث پڑھا کرتے تھے۔ ہر ایک سنی ہوئی حدیث کی توجہ میں اور ہر ایک حفظ حدیث کی مضبوطی میں اون کی برتری اہل حدیث میں مسلم ہے۔

حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ تو حدیث میں تمام ایمان داروں کے بادشاہ ہیں۔

بقیہ بن ولیدؒ فرماتے ہیں شعبہ بن حجاجؒ کی تو یہہ حالت تھی کہ فرمایا کرتے تھے اگر مجھہ سے کوئی حدیث فوت ہو جاتی ہے تو مارے غم و رنج کے میں بیمار پڑ جاتا ہوں۔

ایک مرتبہ امام شعبہؒ کے سامنے ایک حدیث بیان ہوتی ہے جو اونہوں نے اس سے پہلے نہیں سنی تھی تو کہنے لگتے ہیں آہ! افسوس حیرت و تعجب ہے رنج و غم ہے میں تو اس حدیث سے آج تک محروم ہی رہا۔

امام شعبہؒ فرماتے ہیں کہ کبھی کبھی قیس بن ربیع مجھے ابو حصین کی روایت

الحافظ نا احمد بن شعیب النسائی نا اسحاق بن موسی الانصاری و
حدثنی ابو سعد أیضا نا عبد الله بن عدی نا احمد بن الحسین بن نصر
الحذاء و محمد بن صالح بن ذریح والحسین بن عبد الله بن یزید و اسماعیل بن حماد
ابو النضر قالوا نا اسحاق بن موسی اخبرنی علی بن احمد الرزاز نا علی بن ابراھیم
بن حماد بن اسحاق القاضی نا ابن ناجیة نا ابو موسی الانصاری ھو اسحاق
بن موسی نا معن بن عیسی نا مالک بن انس عن عبد الله بن ادریس عن
شعبة عن سعد بن ابراھیم عن ابیه قال بعث عمر بن الخطاب الی عبد الله
بن مسعود والی ابی الدرداء والی ابی مسعود الانصاری فقال ما ھذا الذی
تکثرون عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فحبسھم بالمدینة حتی استشھد
لفظھم سواء اخبرنا عبد الملک بن محمد بن عبد الله بن بشران الواعظ نا
عمر بن محمد الجمحی بمکة نا علی بن عبد العزیز نا سعید بن منصور نا خالد
بن عبد الله عن بیان عن عامر الشعبی عن قرظة بن کعب قال خرجنا
فشیعنا عمر الی صرار ثم دعا بماء فتوضاء ثم قال لنا اتدرون لم خرجت

یہہ حدیثیں تم پر کیا ہوتی ہیں۔ امام شعبیؒ سے بھی حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ کی
طرح یہ قول مروی ہے اور انہوں نے بھی یہ اسی لئے فرمایا ہے کہ خوف تھا کہ
کہیں حق حدیث ادا ہونے سے رہ نہ جائے۔ بلکہ امام شعبہؒ تو فرماتے تھے
کہ میں اپنے اعمال میں سے کسی چیز سے اتنا نہیں ڈرتا جتنا حدیث سے کہ ایسا
نہ ہو یہہ میرے لئے جہنم میں جانے کا باعث ہو جائے۔ ابن عونؒ بھی فرمایا
کرتے تھے کاش کہ میں اس سے بلا عذاب و ثواب ہی چھوٹ جاؤں۔ سفیان
ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو علم میں بڑھتا ہے وہ تکلیف میں زیادہ ہوتا ہی
میں تو اگر علم سیکھتا ہی نہیں تو میرے لئے آسانی ہو جاتی۔
حضرت امام سفیان بن سعید ثوریؒ کا یہ قول بھی ہے کہ کاش کہ میرے
سینے میں سے ہر ایک حدیث اور جن جن لوگوں نے مجھ سے حدیثیں سیکھی ہیں اون
سب کے سینوں میں سے وہ تمام حدیثیں چھن جاتیں۔ معافی ابن عمران یہ سن کر
کہتے ہیں کہ اے ابو عبد اللہ حدیث ہی تو صحیح علم ہے اور وہ ہی تو ظاہر سنت

الحسن بن زید بن الحسن بن احمد بن عیسی بن یحیی بن الحسین بن زید
علی بن الحسین بن ابی طالب بالری نا ابو الحسن احمد بن محمد بن سهل البزاز نا محمد
بن ایوب نا عبد الله بن عمر قال سمعت یحیی بن یمان یقول ما کان طلب الحدیث
خالصا لله قلنا یا ابا عبد الله هم یطلبونه ولیس نیة قال طلبهم ایاه نیة ؞

من کان یستشفی بقراءة الحدیث

اخبرنا احمد بن محمد بن غالب الفقیه قال قال لنا ابو الحسن الدارقطنی قال لنا
محمد بن مخلد کان المرادی اذا اشتکی قال هاتوا اصحاب الحدیث فاذا حضروا
عنده قال اقرؤا علی الحدیث ؞

ذکر نهی عمر بن الخطاب رضی الله عنه عن روایة الحدیث وبیان وجهه ومعناه

حدثنا ابو سعید احمد بن محمد بن احمد المالینی عبد الله بن عدی

بوجھ ہو نہ مجھے اجر ملے۔
ایک اور روایت میں ہے کاش کہ میں اس میں برابر برابر چھوٹ جاؤں۔
امام سفیانؒ کے اس قول کا مطلب یہ ہے کہ انہیں خوف تھا
کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں حق حدیث ادا نہ کر سکوں اور حدیث پر پورا
پورا عمل نہ کر سکوں اور یہ حدیث میرے لئے عذاب کا سبب نہ
بن جائے۔
اس کی دلیل میں یہ واقعہ سنئے کہ ایک مرتبہ بشر بن حارث اصحاب
حدیث کی بھیڑ بھاڑ دیکھ کر فرماتے ہیں۔ آخر تم نے یہ کیا کر رکھا ہے؟
وہ کہتے ہیں حضرت ہم علم سیکھ رہے ہیں۔ شاید اللہ تعالی کسی دن ہمیں
اس سے نفع پہونچائے۔ فرمایا سنو! اور یاد رکھو! جس طرح دو سو
درہم میں پانچ درہم زکوٰۃ نکالنی فرض ہے اسی طرح دو سو حدیثیں سنکر
پانچ پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ اگر عمل نہ کیا تو دیکھنا کل قیامت کے دن

ابو الاحوص عن ابی اسحاق عن عمرو بن میمون الاودی عن معاذ قال کنت ردف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حمار یقال لہ عفیر فقال یا معاذ اتدری ما حق اللہ علی العباد وما حق العباد علی اللہ فقلت اللہ ورسولہ اعلم قال فان حق اللہ علی العباد ان یعبدوہ ولا یشرکوا بہ شیئاً وحق العباد علی اللہ ان لا یعذب من لا یشرک بہ قلت افلا ابشر بہ الناس قال لا فیتکلوا ھذا لفظ حدیث خلف وحدیث ابی بکر نحوہ غیر ان فیہ قال فقال عمر افلا ابشر الناس قال لا تبشرھم فیتکلوا اخبرنا ابو بکر احمد بن علی بن محمد الاصبہانی الحافظ بنیسابور ثنا ابو عمرو بن حمدان ثنا عمران بن موسی بن مجاشع ثنا محمد بن خالد ثنا معتمر عن ابیہ ثنا انس قال ذکر لی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لمعاذ من لقی اللہ لا یشرک یعنی بہ شیئاً دخل الجنۃ فقال یا نبی اللہ افلا ابشر الناس قال لا انی اخوف ان یتکلوا واخبرنا الحسن بن ابی بکر قال قال لنا ابو بکر الطوماری کنا عند ابی العباس احمد بن یحیی ثعلب فقال لہ رجل ابش معنی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی

روایت کیا کرتے تھے۔ بلکہ ایسا بھی کر جاتے تھے کہ ان میں سے جو کوئی اپنے نام سے مشہور ہو اس کا نام چھوڑ کر اوس کی کنیت بیان کر دیا کرتے تھے تاکہ اوس کی روایت میں قدرے پوشیدگی ہو جائے اس وجہ سے اونہیں ڈر تھا کہ کہیں خدا کے ہاں پکڑ نہ ہو اس لئے کہ اس طرح کی پوشیدگی اور ایسے ضعیف راویوں سے روایت کرنی ائمہ اور علماء نے منع کی ہے۔

امام یحیےؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سفیانؒ پر حدیث کی روایت کی خواہش غالب آگئی تھی۔ یحییٰ بن سعیدؒ کہتے ہیں مجھے حضرت سفیانؒ پر کوئی خوف نہیں سوائے حدیث کی چاہت کے خوف کے۔ عبد الرحمٰن بن مہدیؒ کا بیان ہے کہ ہم دیکھتے تھے کہ حضرت سفیانؒ اس قدر خشوع خضوع میں مشغول ہوتے گویا وہ میدان حساب میں کھڑے ہوئے ہیں۔ ہماری ہمت نہیں پڑتی تھی کہ اون سے کوئی بات کریں

معكم فلما أردت أن تشيعنا وتكرمنا قال إن مع ذلك لحاجة خرجت
لها أنكم تأتون بلدة أهلها دوي بالقرآن كدوي النحل فلا تصدوهم
بالأحاديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا شريككم قال قرظة
فما حدثت بعده حديثا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم إن قال قائل
ما وجه إنكار عمر على الصحابة روايتهم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وتشديده
عليهم في ذلك قيل له فعل ذلك عمر احتياطا للدين وحسن نظر للمسلمين لأنه
خاف أن ينكلوا عن الأعمال ويتكلوا على ظاهر الأخبار وليس حكم جميع الأحاديث
على ظاهرها ولا كل من سمعها عرف فقهها فقد يرد الحديث مجملا ويستنبط
معناه وتفسيره من غيره فخشي عمر أن يحمل حديث على غير وجهه أو يؤخذ بظاهر
لفظه والحكم بخلاف ما أخذ به ونحو من هذا المعنى الحديث الآخر أخبرنا
أحمد بن محمد بن غالب الخوارزمي قال قرأت على أبي العباس بن حمدان حدثكم
الحسين بن محمد بن زياد القباني نا أبو بكر بن أبي شيبة قال وقرأت على أبي بكر
الإسماعيلي أخبرك أبو يعلى يعني الموصلي نا خلف بن هشام قال حدثنا

ہے جسے آپ نے خود پڑھ کر اوروں کو پڑھائی ہے پھر آپ اس کا
اپنے اور اون کے سینے سے محو ہو جانا کیسے پسند فرمائیں گے ؟ فرمایا
چپ رہو تم نہیں جانتے ۔ قیامت والے روز مجھے کھڑا ہونا ہے اور
اپنی ہر ہر مجلس کا جواب دینا ہے ۔ مجھ سے پوچھا جائے گا کہ اس
حدیث کے بیان کرنے سے تمہارا مقصد کیا تھا اور اس کے بیان
سے کیا ارادہ تھا ۔ حضرت سفیان ؒ کے اس جواب نے آپ کی مراد صاف
بیان کردی اور معلوم ہوگیا کہ اونہیں اپنے نفس پر خوف تھا اور
اسی واسطے اس قسم کی باتیں بیان فرمایا کرتے تھے ۔ اور یہہ بھی کہا
گیا ہے کہ حضرت سفیان ؒ کے اس ڈر خوف کی اور اس تمنا کی کہ کاش
کہ میں اس فن میں دخل ہی نہ دیتا یہہ وجہ ہے کہ اسناد کی محبت
اور روایت کی شہرت نے اون پر یہاں تک غلبہ کیا تھا کہ وہ ضعیف
راویوں سے اور اُن لوگوں سے بھی جن کی روایت محدثین نہیں لیتے تھے

عمر رضی الله عنه فی طلبه من ابی موسی الاشعری ان یحضر معه رجلا یشهد انه سمع من رسول الله صلی الله علیه سلم حدیث السلام اخبرنا ابو الحسین علی بن محمد بن عبد الله بن بشران المعدل انا اسمعیل بن محمد الصفار نا احمد بن منصور الرمادی نا عبد الرزاق انا معمر عن سعید الجریری عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری قال سلم عبد الله بن قیس علی عمر بن الخطاب ثلث مرات فلم یؤذن له فرجع فارسل عمر فی اثره فقال لم رجعت قال انی سمعت رسول الله صلی الله علیه سلم یقول اذا سلم احدکم ثلاثا فلم یجب فلیرجع فقال عمر لتاتینی علی ما تقول ببینة او لافعلن بک کذا و کذا وعده قال فجاء ابو موسی منتقعا لونه وانا فی حلقة جالس فقلنا ما شانک فقال سلمت علی عمر فاخبرنا خبره فهل سمع احد منکم من رسول الله صلی الله علیه وسلم قالوا نعم کلنا قد سمعه قال فارسلوا معه رجلا منهم حتی اتی عمر فاخبره بذلک ثم یطلب عمر من ابی موسی رجلا یشهد معه بهذا الحدیث لانه کان لا یری قبول خبر الواحد العدل

حضرت مغیرہ بن مقسم ضبی کے ایک ایسے ہی قول کا صحیح مطلب

آپ فرماتے ہیں علم حدیث پہلے بہترین لوگ سیکھا کرتے تھے۔ لیکن اب تو بُرے لوگوں نے اس فن میں حصہ لیا اگر میں پہلے سے ہی یہہ جانتا تو میں حدیثیں بیان ہی نہ کرتا۔

امام خطیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بات یہہ ہے کہ طالب علم کئی طرح کے ہوتے ہیں ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو حدیثیں لکھنے کو آ بیٹھتے ہیں محدث کی صحبت بہت کم اٹھاتے ہیں اوستاد کے اخلاق و عادات کا اون پر کوئی بڑا اثر نہیں پڑتا ممکن ہے مغیرہ ؒ نے بعض ایسے ہی لوگوں کو دیکھ لیا ہو اور اون کی بے ادبی اور بُری عادتوں سے خفا ہوکر یہہ فرما دیا ہو سچ تو یہہ ہے کہ فی الواقع ایسے سست لوگ

وقد اقبل ابوبکر و عمر فقال ھذان سیدا کھول اھل الجنۃ لا تخبرھما یا علی قال
اشفق علیھما من التقصیر فی العمل قال ابوبکر و کذلک نھی عمر الصحابۃ
ان یکثروا روایۃ الحدیث وفی تشدد ایضا علی الصحابۃ فی روایتھم حفظ
الحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ترھیب لمن لم یکن من الصحابۃ
ان یدخل فی السنن مالیس منھا لانہ اذا رای الصحابی المقبول القول
المشھور لصحبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد تشدد علیہ فی روایتہ
کان ھو اجدل ان یکون للروایۃ اھیب لما یلقی الشیطان فی النفس من تحسین
الکذب بہ رھب اخبرنا ابوالفرج عبدالسلام بن عبدالوھاب القرشی
الاصبھانی نا سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی نا ابو یزید القراطیسی
نا اسد بن موسی نا معاویۃ بن صالح حدثنی ربیعۃ بن یزید عن عبداللہ
الیحصبی قال سمعت معاویۃ علی المنبر بدمشق یقول ایھا الناس
ایاکم و احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا حدیثا کان یذکر علی عھد
عمر فان عمر کان یخیف الناس فی اللہ عزوجل والی المعنی الذی ذکرناہ ذھب

لیکن جہاں ہم نے حدیث کا ذکر چھیڑا کہ اون کا وہ حال جاتا رہا۔
بس اب تو حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا کہنا شروع کر دیتے اور بکثرت حدیثیں
بیان کرتے۔

شعبہؒ فرماتے ہیں کہ امام سفیانؒ کی بزرگی میں تو کلام نہیں۔ لیکن
ایک بات اون میں تھی کہ ہر کسی شخص سے حدیث قبول کر لیا کرتے
تھے۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر سے امام سفیانؒ کے اس قول کی وجہ
دریافت کی جاتی ہے کہ وہ کیوں کہتے ہیں کہ مجھے اپنے نفس پر
سوائے حدیث کی روایت کے اور کوئی خوف ہی نہیں ہے تو جواب
دیتے ہیں کہ اونہوں نے ضعیف راویوں سے حدیثیں لیکر بیان
کی تھیں۔ اب ڈرتے اور خوف کھاتے تھے۔

وتذاکروا الحدیث فانکم ان لا تفعلوا یدرس اخبرنا ابو علی الحسین بن یوسف العتابی نا محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم الشافعی نا محمد بن اسماعیل الترمذی نا محمد بن عبد اللہ الانصاری نا کھمس بن الحسن واخبرنا القاضی ابو بکر احمد بن الحسن بن احمد الحرشی نا ابو العباس محمد بن یعقوب الاصم نا الحسن بن علی بن عفان نا یحیی بن آدم عن اسرائیل عن کھمس بن الحسن عن عبد اللہ بن بریدۃ عن علی بن ابی طالب قال تزاوروا وتذاکروا الحدیث والا تفعلوا یدرس اخبرنا ابو سعید محمد بن موسی بن الفضل الصیرفی نا ابو الفضل محمد بن یعقوب الاصم نا عبد اللہ بن احمد بن حنبل حدثنی یحیی بن آدم نا ابو اسرائیل الملائی عن عطاء بن السائب عن ابی الاحوص عن عبد اللہ قال تذاکروا الحدیث فان حیاتہ المذاکرۃ اخبرنا علی بن محمد بن عبد اللہ بن بشران انا د علی بن احمد نا ابن شبرویہ نا اسحاق انا جریر عن یعقوب القمی وحدثنا عبد العزیز بن ابی الحسن انا ابو زرعۃ محمد بن یوسف الجرجانی بمکۃ انا احمد بن خالد الرازی نا محمد بن حمید نا یعقوب بن عبد اللہ

قول ہے کہ تمام بھلائیاں گھٹتی جا رہی ہیں اور یہ حدیث کی روایت بڑھتی جا رہی ہے میرا گمان ہے کہ اگر یہ بھی بھلائی ہوتی تو یہ بھی گھٹتی۔ بعض لوگوں نے اس مضمون کو اپنے شعروں میں بھی ادا کیا ہے وہ کہتے ہیں میں دیکھتا ہوں کہ دنیا میں ہر بھلائی کم ہوتی جاتی ہے اور گھٹ رہی ہے لیکن حدیث بڑھتی جا رہی ہے اگر یہ بھی بھلائی ہوتی تو اس کا حال بھی اور بھلائیوں کیطرح ہوتا لیکن حدیث کی راہ کا شیطان بڑا سرکش ہے۔ ابن معین لوگوں پر جرح تو کرتے ہیں لیکن آخر خدا کے حضور میں اُن سے سوال ہوگا اگر سچ نکلی جب بھی حکم میں غیبت کے ہے اور اگر جھوٹ ہے پھر تو حساب بڑا سخت ہے۔

علامہ مصنف حافظ ابو بکر خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شاعر کا یہ قول بالکل لغو ہے کہ علمائے کرام کا راویان

وکیف یکون ذلك وھو یقبل روایة عبد الرحمن بن عوف عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اخذ الجزیة من المجوس ویعمل به ولم یروه غیر عبد الرحمن وکذلك حدیث الضحاك بن سفیان الکلابی فی توریث امرأة اشیم الضبابی من دیة زوجها ولا فعل عمر ایضا ذلك لانه کان یتھم ابا موسی فی روایته لکن فعله علی الوجه الذی بیناه من الاحتیاط لحفظ السنن والترھیب فی الروایة واللہ اعلم وقد روی عن جماعة من الصحابة والتابعین الحض علی نشر الحدیث حفظه والمذاکرة ونحن نورد من ذلك ما تیسر ان شاء اللہ

ذکر بعض الروایات عن الصحابة والتابعین فی الحث علی حفظ الحدیث ونشره والمذاکرة به

اخبرنا ابو الحسن علی بن احمد بن ابراھیم البزاز بالبصرة نا ابو علی الحسن بن محمد بن عثمان الفسوی نا یعقوب بن سفیان نا عبد الرحمن بن حماد الشعیثی نا کھمس عن عبد اللہ بن بریدة قال قال علی بن ابی طالب تزاوروا

تقریباً ہر علمی مجلس میں پائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالے ہمیں اپنے فضل وکرم سے حدیث کے ادب کرنے اور اوس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت لیث بن سعدؒ ایسے ہی لوگوں کو اور اون کی ایسی ہی حرکتوں کو دیکھ کر فرماتے ہیں کہ تم تھوڑے سے ادب وعمل کے زیادہ محتاج ہو اور بڑے سارے علم کے کم محتاج ہو۔

حضرت عبید اللہ بن عمرؓ نے ایسے ہی لوگوں کی بھیڑ بھاڑ دیکھ کر فرمایا تھا کہ تم نے علم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے، علم کی رونق گھٹا دی اگر ہمیں تمہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالے عنہ پا لیتے تو سخت سزا کرتے۔

سفیان فرمایا کرتے تھے کہ اگر علم حدیث بھی بھلائی میں سے ہوتا تو اور بھلائیوں کی طرح یہہ بھی کم ہو جاتا۔ آپ کا

قال محمد ثوا فان الحدیث یذکر بعضہ بعضا اخبرنا محمد بن الحسین بن ابی سلیمان المعدل فا احمد بن جعفر بن حمدان فا جعفر بن محمد القاضی الولید بن عتبۃ ناالولید بن مسلم نا عثمان بن ابی العاتکۃ ان سلیمان بن حبیب حدثہ ان ابا امامۃ الباھلی قال لہم ان ھذا المجلس من بلاغ اللہ ایاکم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد بلغ ما ارسل بہ وانتم فبلغوا عنا احسن ما تسمعون اخبرنا عبد السلام بن عبد الوھاب القرشی انا سلیمان بن احمد الطبرانی ثنا احمد بن عبد الوھاب بن نجدۃ فا ابو الیمان الحکم بن نافع فا صفوان بن عمرو عن سلیم بن عامر قال کنا نجلس الی ابی امامۃ الباھلی فیحدثنا حدیثا کثیرا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا سکت قال اعقلوا بلغوا عنا کما بلغتم قرأت علی ابی بکر البرقانی عن علی بن عمر الحافظ نا اسحق بن محمد بن الفضل الزیات فا یحیی بن عیاش القطان فا حفص بن عمر الابلی فا عبد اللہ بن المثنی حدثنی عمامی النضر وموسی ابنا انس عن ابیہما انس بن مالک انہ امرھما بکتابۃ الحدیث والاسناد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتعلمہا وقال انس کنا نعد علم

ہیں اس لئے اب یہاں اس سے زیادہ لکھنا ضروری نہیں جانتے "۔ اب پھر ہم اصل بحث کو پوری کرنا چاہتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ سفیانؒ کے پہلے قول کا مطلب غریب اور منکر حدیثیں ہیں نہ کہ معروف اور مشہور حدیثیں اس لئے کہ شاذ روایتیں اور منکر حدیثیں بھی بکثرت ہیں اور حضرت سفیانؒ ان کے بیان کرنے میں خیر و برکت نہیں جانتے تھے اور ثقہ لوگوں کی روایت اس کے خلاف پاتے تھے اور بزرگان سلف اور فقہاءِ امت کا عمل بھی اس کے خلاف پاتے تھے اس لئے ان کے بیان سے روکتے تھے۔ سو یہ قول اور بزرگوں سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے بھی اس میں مشغول ہونا اور اپنا وقت اس میں کھونا مکروہ بتایا ہے۔

ابراہیمؒ فرماتے ہیں اسلاف غریب کلام اور غریب حدیثوں کو مکروہ جانتے تھے۔

بن سعد نا جعفر بن ابی المغیرۃ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال
تذاکروا ھذا الحدیث لا یفلت منکم فانہ لیس بمنزلۃ القرآن مجموع محفوظ
وانکم ان لم تذاکروا ھذا الحدیث تفلت منکم ولا یقولن احدکم حدثت
امس لا احدث الیوم بل حدثت امس وحدث الیوم وحدث غداً
واللفظ لمحمد بن ابن حمید اخبرنا ابو طالب محمد بن الحسین بن احمد بن
عبد اللہ بن بکیر نا عبد اللہ بن ابراھیم بن ماسی انا احمد بن عبدوس انا
ابو معمر ثنا عبد السلام بن حرب عن حجاج عن عطاء قال قال ابن عباس
اذا سمعتم منا شیئا فتذاکروہ بینکم اخبرنا عبد الرحمن بن عبد اللہ
الحربی نا احمد بن سلمان الفقیہ نا الحسن بن مکرم نا ابو النضر نا شعبۃ
عن سعید الجریری عن ابی نضرۃ عن ابی سعید الخدری قال تذاکروا
الحدیث اخبرنا الحسن بن ابی بکر انبانا ابو سھل احمد بن محمد بن
عبد اللہ بن زیاد القطان نا محمد بن علی بن سفیان الزیات نا عبد اللہ
بن صالح نا اسرائیل عن کھمس عن ابی نضرۃ عن ابی سعید الخدری

حدیث پر جرح کرنا غیبت ہے بلکہ در اصل یہہ مسلمانوں کی
خیر خواہی ہے اور اس جرح کے تو ظاہر کرنے میں بڑا ثواب
ہے کیونکہ اس کو ظاہر کرنا فرض ہے اور چھپانا حرام ہے۔ شعبہؒ
سفیان بن سعیدؒ سفیان بن عیینہؒ اور امام مالکؒ سے پوچھا جاتا
ہے کہ اگر کسی شخص کے حافظہ میں نقصان ہے یا اوس پر حدیث
میں کوئی تہمت ہے تو کیا اوسے ظاہر کرنا چاہئے؟ سب بزرگوں
نے بالاتفاق فرمایا کہ اوسے ضرور ظاہر کردو۔
ابو مسہر سے بھی سوال ہوتا ہے کہ اگر حدیث کا کوئی راوی
غلطی کرنے والا ہو یا اُس پر جھوٹ کا خیال ہو یا ہیر پھیر کر دیتا
ہو تو اُس کی یہ حالت بیان کر دینی چاہئے؟ کہا ہاں ضرور ظاہر
کردو۔ پوچھا گیا پھر یہہ غیبت تو نہ ہوگی؟ فرمایا ہرگز نہیں۔
" چونکہ ہم اس بحث کو پوری پوری اپنی کتاب کفایہ میں بیان کر چکے

الریاشی نا ابوداؤد الطیالسی نا شعبۃ عن رجل عن ابی العالیۃ قال اذا حدثت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم فازدھر یعنی احتفظ:

من تمنی روایۃ الحدیث من الخلفاء ورای ان المحدثین افضل العلماء

اخبرنا ابوالحسن علی بن القاسم بن الحسن الشاھد بالبصرۃ نا ابو علی الحسن بن محمد بن عثمان الفسوی نا الحسین بن عبید اللہ الابزاری ثنا ابراھیم بن سعید الجوھری قال لما فتح المامون مصر قام فرج الاسود فقال الحمد للہ یا امیر المؤمنین الذی کفاک امر عدوک وادان لک العراقین والشامات ومصر وانت ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم فقال له ویحک یا فرج الا انه بقیت لی خلۃ وھو ان اجلس فی مجلس و مستملی یجیئ فاقول من ذکرت رضی اللہ عنک فاقول حدثنا الحمادان حماد بن سلمۃ بن دینار وحماد بن زید بن درھم قالا اخبرنا ثابت البنانی عن انس بن مالک ان النبی

کوئی عمل حدیث شریف سے افضل نہیں کسی نے کہا بھی کہ حضرت پڑھنے والوں کی نیت ہی نہیں ہوتی تو آپ نے جواب دیا کہ پڑھنا ہی نیت ہے۔ بلکہ آپ تمام اعمال سے افضل نیک نیتی کے ساتھ علم حدیث حاصل کرنا بتلاتے ہیں۔ خود حدیثیں بیان کرتے پھر خوش ہو کر فرماتے۔ نہریں بہہ نکلیں۔ چشمے جاری ہوگئے۔ کبھی کبھی حدیث بیان کرکے فرماتے۔ لوگو! تمہارے لئے ایک ایک حدیث عسقلان اور صور کی بادشاہت سے زیادہ بہتر ہے۔

حضرت امام مالک اور حضرت عبداللہ بن ادریس کے ایک ایسے ہی قول کا صحیح مطلب

عبداللہ بن ادریس فرماتے ہیں ہم تو کہا کرتے تھے کہ روایت

من يكتب علمه علما اخبرنا ابو بكر احمد بن الحسن الحرشي وابو سعيد محمد بن موسى الصيرفي قالوا نا ابو العباس محمد بن يعقوب الاصم نا العباس بن محمد الدوري نا الحماني نا الاعمش عن ابراهيم عن علقمة قال تذاكروا الحديث فان حياته ذكره اخبرنا علي بن احمد بن عمر المقرئ انا محمد بن عبد الله الشافعي نا معاذ بن المثنى نا مسدد نا ابو عوانة عن المغيرة عن ابراهيم عن علقمة قال تطلبوا اذكروا الحديث حتى لا يدرس اخبرنا محمد بن علي الحربي نا عمر بن ابراهيم المقرئ نا عبد الله بن محمد بن عبد العزيز نا ابو خيثمة نا محمد بن فضيل نا يزيد بن ابي زياد عن عبد الرحمن بن ابي ليلى احياء الحديث مذاكرته فتذاكروه اخبرنا الحسن بن ابي بكر انا عثمان بن احمد الدقاق نا الحسن بن سلام نا عاصم يعني ابن علي نا المسعودي عن حبيب بن ابي ثابت عن طلق بن حبيب قالوا تذاكروا الحديث فان الحديث يهيج الحديث اخبرنا علي بن ابي علي البصري نا علي بن عمر الحربي نا عبد الله بن سليمان بن الاشعث العباس ابن الفرج

ابو یوسفؒ فرماتے ہیں غریب حدیثیں کثرت سے بیان نہ کرو جنہیں سمجھدار علماء نے چھوڑ رکھا ہے ورنہ آخرش کذاب کہلاؤ گے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بڑے افسوس سے فرمایا کرتے تھے کہ ان بے سمجھ لوگوں کو دیکھو کہ حدیث تو چھوڑ دی اور غریب روایتوں کے پیچھے پڑ گئے۔ امام سفیانؒ کے قول کو صحیح حدیثوں اور معروف سنتوں پر حمل کرنا صراحتاً انصاف کا خون کرنا ہے بھلا اتنے بڑے امام حدیث کی نسبت یہ گمان بھی کوئی بھلا آدمی کر سکتا ہے؟ پھر بالخصوص اوس وقت جبکہ امام سفیانؒ حدیث کو مسلمان کا ہتھیار بتلاتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ آدمی کو چاہئے اپنی اولاد کو مار پیٹ کر بھی حدیث پڑھائے ورنہ خدا کے ہاں اوس سے باز پرس ہوگی۔ فرماتے ہیں اللہ تعالے کو طلب کریگا

لا يموت ابدا و نحن نموت وهذا والعلماء باقون ما بقي الله دهرا اخبرنا ابوبكر بن محمد بن غالب الفقيه نا ابو بكر محمد بن عمر بن علي بن عمرويه الاسفرائيني بها املاء قال سمعت خيثمة بن سليمان القرشي باطرابلس يقول سمعت ابن ابي الحناجر يقول كنا في مجلس يزيد بن هرون ببغداد والناس قد اجتمعوا فيه فمر المتوكل مع جيشه فنظر الى مجلس يزيد بن هرون فلما نظر اليه قال هذا الملك هكذا اروي هذا الخبر خثيمة وفيه وهم فاحش وخطاء ظاهر وذلك ان يزيد بن هرون مات في سنة ست ومأتين وولد المتوكل سنة سبع ومأتين ولعل المار في جيشه كان المامون والله اعلم اخبرنا محمد بن احمد بن موسى الشيرازي الواعظ نا احمد بن محمد بن عمران نا الحسين بن القاسم الكوكبي نا ابو العباس الكديمي نا عمر بن حبيب العدوي القاضي قال قال لي امير المؤمنين ما طلبت مني نفسي شيئا الا وقد نلته ما خلا هذا الحديث فاني كنت احب ان اقعد على كرسي ويقال من حدثك فاقول حدثني فلان فقلت يا امير المؤمنين فلولا تحدث قال لا يصلح الملك

کرتے ہیں جیسے طائر والی اور خود والی اور جمعہ کے غسل والی اور علم کے اُٹھ جانے کی خبر والی اور درجات والوں کے بیان والی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے کی مذمت والی اور بے ولی نکاح نہ ہونے کے مسئلہ والی اور ایسی ہی اور حدیثیں جن کی سندیں جمع کرنے کے پیچھے لوگ پڑ جاتے ہیں حالانکہ اون سندوں میں صحیح سندیں بہت ہی کم ہوتی ہیں اور یہہ کام اکثر نو عمر مبتدی کیا کرتے ہیں وہ لوگ صرف ان سندوں کو حفظ کرنا اور ان روایتوں کو آپس میں بیٹھ کر بیان کرنا ہی جانتے ہیں۔ بلکہ ان میں بعض تو ایسے ہوتے ہیں جنہیں اور کوئی صحیح حدیث یا د ہی نہیں ہوتی اُنہیں تو غریب حدیثوں کے مختلف طریق اور عجیب عجیب اسنادیں ہی یاد ہوتی ہیں جن میں کی اکثر تو موضوع اور مصنوع ہوتی ہیں جن سے

صلی اللہ علیہ وسلم قال من عال ابنتین او ثلاثا او اختین او ثلاثا حتی تمتن
او یموت عنهن کان معی کهاتین فی الجنة واشار بالمسبحة والوسطی فی هذا
الخبر غلط فاحش ویشبه ان یکون المامون رواه عن رجل عن الحمادین ذلك
ان مولد المامون فی سنة سبعین ومائة ومات حماد بن سلمة فی سنة سبع
وستین ومائة قبل مولدہ بثلاث سنین واما حماد بن زید فمات فی سنة
تسع وسبعین ومائة **حدثنی** محمد بن یوسف النیسابوری انا ابو عبد الله
الحسین بن محمد بن احمد الرقی فا احمد بن عبد الله بن احمد الصفار نا احمد
بن علی القاضی نا محمد بن ابراهیم نا محمد بن عبد الله المقری نا یحیی بن اکثم
قال قال لی الرشید ما انبل المراتب قلت ما انت فیه یا امیر المؤمنین قال
لکنی اعرفه رجل فی حلقة یقول حدثنا فلان عن فلان قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال قلت یا امیر المؤمنین هذا خیر منك وانت
ابن عم رسول الله صلی الله علیه وسلم وولی عهد المسلمین قال نعم
ویلك هذا خیر منی لان اسمه مقترن باسم رسول الله صلی الله علیه وسلم

حدیث کی زیادتی کی دھن بھی ایک قسم کا جنون ہے۔
طنافسی کہتے ہیں یہہ قول بالکل سچ ہے۔
امام مالکؒ کا بھی قول ہے کہ روایتِ حدیث کی زیادتی کرنے
والے اکثر مراد نہیں پاتے۔
عبدالرزاقؒ سے بھی زیادتِی روایت کے بارے میں اسی طرح کا
ایک قول محفوظ ہے۔ وہ کہتے تھے کہ ہم تو جانتے تھے یہ بہت اچھی
چیز ہے لیکن وہ تو بُری چیز ثابت ہوئی۔
ان دونوں بزرگوں کے کلام کا مطلب بھی وہی ہے جو حضرت
سفیان رحمۃ اللہ علیہ کے قول کا مطلب تھا یعنی یہ مذمت شاذ
روایتوں کی ہے۔
امام مالکؒ اور ابنِ ادریسؒ غریب حدیثوں کی بہ کثرت سندیں
طلب کرنے اور منکر حدیثوں کی سندیں جمع کرنے کی برائی بیان

حلاوة انما المجلس لاصحاب الحلقات والمحابر يعني اصحاب الحديث

اخبرنا ابو القاسم الازهری انا عبید اللہ بن عثمان بن یحیی الدقاق انا علی بن الحسین الاصبہانی حدثنی عمی حدثنی ابو ابی سعد قال حدثنی حسین بن خداش قال سمعت موسی بن داود یقول دخل محمد بن سلیمان بن علی المسجد الحرام فرأی اصحاب الحدیث خلف رجل من المحدثین ملازمین له فالتفت الی من معه فقال لان بطأ هؤلاء عنقی کان احب الی من الخلافة ؛

من التذ بالتحدث ومجالسة اصحاب الحديث

اخبرنا الحسن بن ابی بکر نا اسمعیل بن علی الخطبی نا محمد بن عیسی الواسطی نا محمد بن الصباح الجرجرائی نا سفیان بن عیینة قال قال مطرف رحمہ اللہ احب الی من مجالسة اهلی اخبرنا محمد بن الحسن بن احمد الاهوازی قال سمعت محمد بن احمد بن اسحاق الدقاق بارهوان قال سمعت یوسف

کی وجہ سے اور لوگ ان پر غالب آ گئے ۔

سلیمان بن مہران اعمش رحؒ کے ایسے اقوال کا صحیح مطلب

اعمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرے نزدیک ایک روٹی کا ٹکڑا خیرات کر دینا ستر حدیثیں بیان کرنے سے افضل ہے ۔ ایک مرتبہ آپ سے کہا گیا کہ کوئی حدیث سنائیے تو فرمایا ایک ہڈی یا ایک روٹی خیرات کر دینا میرے نزدیک تمہیں دس حدیثیں سنانے سے افضل ہے آپ کا یہ بھی قول ہے کہ دنیا میں اس قوم سے بری کوئی قوم نہیں ۔

ابو بکر بن عیاش کہتے ہیں پہلے تو میں نے اس قول کو بڑا برا جانا

والخلافة مع الحدیث للناس کان المامون اعظم خلفاء بنی العباس عنایة بالحدیث کثیر المذاکرۃ به شدید الشهوۃ لروایته مع انه قد حدث احادیث کثیرۃ لمن کان یانس به من خاصته وکان یحفظ املاء الحدیث فی مجلس عام یحضر سماعه کل احد وکان یدافع نفسه بذلک حتی عزم علی فعله فحدثنی محمد بن یوسف القطان انا محمد بن عبد الله بن نعیم الضبی انا محمد بن احمد بن تمیم القنطری ببغداد نا الحسین بن فهم نا یحیی بن اکثم القاضی قال قال لی المامون یوما یا یحیی ارید ان احدث فقلت ومن اولی بهذا الحدیث من امیر المؤمنین فقال ضعوا الی منبرا بالحلبة فصعد وحدث فاول حدیث حدثنا به عن هشیم عن ابی الجهم عن الزهری عن ابی سلمة عن ابی هریرۃ عن النبی صلی الله علیه وسلم قال امرؤ القیس صاحب لواء الشعراء الی النار ثم حدث بنحو من ثلاثین حدیثا ثم نزل فقال یا یحیی کیف رایت مجلسنا فقلت اجل مجلس یا امیر المؤمنین تفقه الخاص والعام فقال لا وحیاتک ما رایت لکم

کوئی نفع نہیں۔ یہہ لوگ اپنی عمر کا ایک حصہ اسی میں کھپا دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے زمانے کے اکثر طالب علم نہ تو حدیثوں کو سمجھ سکتے ہیں نہ اون میں جو احکام ہیں اونہیں جان سکتے ہیں۔ غرض استنباط اور اجتہاد سے محروم رہ جاتے ہیں۔ بلکہ ہمارے زمانے کے فقیہ کہلانے والوں کا بھی یہی حال ہے یہہ لوگ بھی ان ہی کے قدم بہ قدم چلتے ہیں۔ محدثین سے حدیث کا سننا انہیں نصیب ہی نہیں ہوتا بلکہ متکلمین کی تصنیفات میں لگے رہتے ہیں۔ ان دونوں جماعتوں نے اپنے فائدے کی چیز کو تو پس پشت ڈال رکھا ہے اور بے کار کی دھن میں لگ گئے ہیں ابوزرعہ رازیؒ کو ابو ثورؒ ایک خط میں لکھتے ہیں کہ آپ کے شاگرد علم حدیث میں ماہر رہے لیکن اب تو وہ اس کام میں لگ گئے ہیں کہ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ والی حدیث کی کتنی سندیں ہیں اس کے پیچھے پڑ جانے

بن ابی اسامۃ قال قال بعض اصحابنا سمعت یحیی بن اکثم القاضی یقول ولیت القضاء وقضا القضاۃ والوزارۃ وکذا وکذا فما سررت بشیٔ کسروری بقول المستملی من ذکرت رضی اللہ عنک اخبرنا ابو اسحق ابراھیم بن مخلد القاضی حدثنا محمد بن احمد بن ابراھیم الحکیمی حدثنا حمدان بن علی قال سمعت عبد الصمد بن النعمان یقول کنا یوما عند قیس یعنی ابن الربیع فلما رأی الناس عندہ ضرب بیدہ الی لحیتہ فقال الحمد للہ بعد کسا طویل اخبرنا اسمعیل بن احمد الضریر الحیری انبانا زاھر بن احمد السرخسی حدثنا ابو لبیب السامی حدثنا محمود یعنی ابن غیلان حدثنا عبد الرزاق قال سمعت معمرا یقول ما من بضاعۃ اشد علی صاحبھا اذا بارت من ھذا الحدیث اخبرنا الحسن بن ابی بکر انبانا ابی ان عبد العزیز بن احمد الغافقی حدثھم حدثنا علی بن عبد الرحمن بن المغیرۃ اخبرنا یعقوب بن کعب حدثنا یحیی بن الیمان قال سمعت سفیان الثوری یقول لو لم یأتونی لاتیتھم فی بیوتھم یعنی اصحاب الحدیث اخبرنا ابو نصر احمد بن الحسن القاضی بالدینور اخبرنا ابو بکر احمد

کر لیا کرتے ہو آنے جانے والوں کی تمہیں کوئی پرواہ نہیں جہاں کسی نے تم سے کچھ پوچھا کہ گویا تمہاری ناک میں رائی کے دانے چڑھ گئے۔

عیسیٰ بن یونسؒ کہتے ہیں ہم ایک مرتبہ ایک جنازے کے ساتھ جا رہے تھے اور ایک حدیث کا طالب علم حضرت اعمشؒ کا ہاتھ پکڑے ہوئے لئے آرہا تھا لوٹتے وقت اونہیں راستہ سے ہٹا کر دور لیجا کر ایک طرف کھڑا کر دیا اور کہا ابو محمد جانتے بھی ہو اس وقت تم کہاں ہو؟ اس وقت تم فلاں جگہ ہو اب میں تمہیں یہاں سے لیکر تمہارے گھر نہیں پہونچاؤں گا جب تک کہ اتنی حدیثیں مجھے نہ سناؤ جتنی میری ان تختیوں میں میں لکھ سکوں۔ مجبوراً اونہیں کہنا پڑا کہ اچھا لکھو۔ جب وہ تختیاں ختم کر چکا تو اون کو حفاظت سے رکھ لیں اور اُن کا ہاتھ تھام کر انہیں لے چلے۔ جب کوفہ میں

بن یعقوب قال سمعت ابی قال سمعت یزید بن ھارون یقول اصحاب الحدیث
قد آذونی واذا غابوا عنی غمونی اخبرنا ابو حازم الاعرج بنیسابور انبانا
ابو احمد محمد بن احمد العبدی بجرجان قال قال ابو خلیفۃ سمعت محمد بن
حفص اباعبد الرحمٰن یقول کثر اصحاب الحدیث علی یحیی بن سعید
القطان فتبرم بھم فقلت تحب ان یجلسوا عنک قال ما عن قل نزوا اخبرنی
محمد بن الحسن القطان انبانا دعلج بن احمد انبانا علی الابار حدثنا عبید اللہ
بن عمر قال سمعت حماد بن زید یقول قال لی ابو جبلۃ یا ابا اسمٰعیل ام ترٰی
ما عمل بی اصحاب الحدیث الیوم فقلت وای شئ عملوا بک قال قالوا ھو ذا
یجیٔ الی الساعۃ انتظرھم ماجاء وا اخبرنا ابو بکر البرقانی قال قرأت علی
محمد بن علی بن النصر حدثکم احمد بن عمرو بن عثمان حدثنا عبد اللہ بن ابی سعد
حدثنا محمد بن عبد اللہ بن علوان قال قلت لبشر بن الحارث الا تحدث
قال انا اشتہی احدث واذا اشتہیت شیئاً ترکتہ اخبرنا محمد بن احمد
بن رزق حدثنا اسماعیل بن علی الخطبی حدثنا الحارث بن محمد

لیکن جب میں نے ان لوگوں کی ایسی حرکتیں دیکھیں تو مجھے بھی اسکا یقین ہو گیا۔

اعمش رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے اگر میرے پاس کتے ہوتے تو میں ان لوگوں پر چھوڑ دیتا۔

علامہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ حافظ ابو بکر خطیب بغدادی فرماتے ہیں کہ در اصل امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاق ایسے بہت زیادہ اچھے نہ تھے اور حدیثیں بیان کرنے میں اون کی طبیعت میں بخل بھی تھا اور روایت کرنے میں ذرا تنگ دل تھے۔ ان کی یہہ باتیں اہل علم میں مشہور ہیں۔

ایک مرتبہ رقبہ بن مصقلہ اُن کے پاس آتے ہیں اور کچھہ پوچھتے ہیں تو منہ چڑھا لیتے ہیں۔ رقبہ بھی غصہ ہو کر فرماتے ہیں۔ خدا کی قسم تمہاری تو ہر وقت تیوریاں ہی چڑھی رہتی ہیں۔ بہت جلدی دل بھاری

الجزء الثالث من کتاب شرف اصحاب الحدیث تالیف
الحافظ الامام ابی بکر احمد بن علی الخطیب روایۃ القاضی
ابی بکر محمد بن محمد بن عبد الباقی بن محمد البزار الانصاری
عنہ روایۃ الامام ابی علی ضیاء بن ابی القاسم احمد بن ابی علی
ضیا بن الحریق البغدادی عنہ روایۃ الشیخ الامام
الاوحد الصدر نجیب الدین ابی الفرج عبد اللطیف
بن عبد المنعم بن علی الحرانی عنہ عمرہ اللہ ونفع ببرکتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم اخبرنا الاوحد
النقد المسند نجیب الدین ابو الفرج عبد اللطیف بن عبد المنعم

اوس طرف تھوک اور کھنکار ڈالنے لگے لیکن وہ غریب چپ
چاپ بیٹھا ہی رہا کہ اگر انہیں پوری طرح یقین ہو جائیگا
تو ابھی حدیث بیان کرنا چھوڑ دیں گے۔

ایک مرتبہ حفص بن غیاث نے ایک حدیث کی سند امام
اعمش رح سے پوچھی تو اوس کی گردن پکڑ کر دیوار پر دے ماری
اور کہا یہ سند ہے اس کی۔

جریرؒ کہتے ہیں ہم اعمشؒ کے پاس آتے تھے اون کا کتا ہمیں
بڑی ایذا دیتا تھا جب وہ مرگیا تو پھر ہماری بھیڑ لگنے لگی تو
روکر فرمانے لگے بھلائی کا حکم دینے والا اور برائی سے
روکنے والا مرگیا۔

امام اعمش رح کے ایسے واقعات بہ کثرت ہیں لیکن وہ
باوجود اس بے رخی کے حدیث میں ثقہ تھے۔ روایت میں

بن محمد بن اسحاق السنی الحافظ اخبرنا محمد بن حمدان بن سفیان اخبرنا محمد بن
عبد النور الخزاز اخبرنا الحسن بن الربیع البورانی قال قال سفیان الثوری اعذرکم
ونفسی للشهوة الخفیة وانها لفی قولی لکم لا تأتونی ولو لم تأتونی لاتیتکم ولو
احدثکم بحدیث الجدان حدثنا ابو طالب یحیی بن علی بن الطیب العجلی
بحلوان اخبرنا ابو بکر محمد بن ابراهیم المقری اخبرنا عمر بن عثمان المغینی
بانطاکیه قال سمعت ابراهیم بن سعید الجوهری یقول فی حدیث رسول الله
صلی الله علیه وسلم الشهوة الخفیة قال من الشهوة الخفیة ان اقول لکم لا تجیئونی وانا اشتهی
ان تجیئونی آخر الجزء الثانی من اصل المصنف یتلوه
ما رآه الصالحون فی المنام والحمد لله وصلواته
وسلامه علی سیدنا محمد وعلی آله وصحبه
وسلم تسلیما کثیرا دائما ابدا

داخل ہو گئے تو اوس طالب علم نے اپنی تختیاں اپنی جان پہچان
والے ایک آدمی کو دیدیں۔ جب امام اعمش رح کا گھر آیا۔ تو
اونہوں نے اسے پکڑ لیا اور لوگوں سے کہا اس نالائق سے
تختیاں چھین لو اوس نے کہا ابو محمد وہ تختیاں تو اور جگہ
پہنچ گئیں۔ جب اونہیں بالکل ناامیدی ہو چکی تو کہنے لگے بیٹے
اس وقت جتنی حدیثیں تم سے بیان کی ہیں سب جھوٹ ہیں اوس
نوجوان نے کہا میں خوب جانتا ہوں کہ یہ تو محض آپ کی دھمکی
ہے۔ آپ جیسا خدا ترس آدمی جھوٹ نہیں بول سکتا۔
اور واقعہ سنئے۔ اعمش رح کسی کو اپنے پاس بیٹھنے ہی نہ دیتے
تھے اگر کوئی بیٹھ جائے تو بات چیت موقوف کر دیتے تھے۔
لیکن ایک صاحب تھے جو اعمش رح کو تنگ کیا کرتے تھے۔
ایک مرتبہ چپکے سے آکر اون کے پہلو میں بیٹھ گئے امام
اعمش بھی سمجھ گئے کہ آج پہلو میں کوئی بیٹھا ہے تو بار بار

یراها المسلم او تریٰ له اخبرنا ابو نعیم احمد بن عبد الله الحافظ ثنا عبد الله بن جعفر بن احمد بن فارس ثنا یونس بن حبیب ثنا ابو داؤد ثنا حرب بن شداد ثنا یحیی بن ابی کثیر ثنا ابو سلمة بن عبد الرحمن قال نبئت ان عبادة بن الصامت سأل النبی صلی الله علیه سلم عن قول الله عز وجل اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ قال هی الرؤیا الصالحة یراها الرجل المسلم او تریٰ له اخبرنا ابو الحسین علی بن محمد بن عبد الله المعدل ثنا الحسین بن صفوان البرذعی ثنا عبد الله بن محمد بن ابی الدنیا قال حدثنی اسحاق البزسی حدثنی ابو عبد الله المروزی ان رجلاً رای یزید بن هارون بعد موته فی النوم فقال له ما فعل الله بك قال اباحنی الجنة قال بالقرآن قال لا قال فبماذا قال بالحدیث اخبرنی محمد بن المظفر بن علی المقری الدینوری حدثنا ابراهیم بن محمد المرکی ببغداد قال سمعت احمد بن محمد الحیرلی المرکی حدثنی عبد الله بن الحارث الصنعانی قال سمعت جویریة بن محمد المقری البصری یقول

طلب نہیں کرتا تو جی چاہتا ہے کہ اسے سخت سزا کروں اور جوتیاں لگاؤں ۔ فرماتے ہیں کہ اگر میں بقال ہوتا تو خیر تم مجھ سے پرے رہتے ۔ یاد رکھو اگر یہ حدیثیں نہ ہوتیں تو ہم میں اور بقال میں کوئی فرق نہ تھا ۔ خود آپ تمام عمر جینے مرتے دم تک علم حدیث کی طلب میں رہے ۔

جب غصہ میں ہوتے تب تو فرما دیتے کہ اے اہل حدیثو! میں تم سے نہ تو حدیث بیان کروں گا نہ تمہاری عزت افزائی کروں گا نہ تم اس کے لائق ہو نہ تم پر اس کا کچھ اثر ہوتا میں دیکھتا ہوں لیکن جب وہ چھٹ جاتے اور ان کا غصہ بھی جاتا رہتا تو فرماتے ہاں لو حدیثیں سناتا ہوں عزت و اکرام کرتا ہوں تم تو ہو ہی تھوڑے ۔ خدا کی قسم تم تو ان عوام الناس

بن علی بن نصر الحرانی قراءۃ علیہ ونحن نسمع غیر مرۃ قال اخبرنا
الشیخ الامام ابو علی ضیا بن ابی القاسم بن الخریف البغدادی قراءۃ
علیہ وانا اسمع فی شہر رجب من سنۃ تسع وتسعین وخمس مایۃ
قال اخبرنا القاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی بن محمد البزاز الانصاری
قراءۃ علیہ وانا اسمع قال انبأ الشیخ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی
الحافظ اذنا قال

ذکر ما رآہ الصالحون فی المنام لاصحاب الحدیث من الحباء والاکرام

اخبرنا الحسن بن ابی بکر بن احمد بن کامل القاضی ثنا احمد بن الحرب
بن مسمع ثنا العیشی ثنا مہدی بن میمون ثنا عثمان بن عبید الراسبی
قال سمعت ابا الطفیل یحدث عن حذیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال ذہبت النبوۃ فلا نبوۃ بعدی و بقیت المبشرات رؤیا المسلم الحسنۃ

عادل تھے ۔ سنی ہوئی حدیثوں کے ضبط کرلینے والے تھے ۔
حافظ کے بڑے زبردست تھے ۔ یہی وجہ تھی کہ لوگ سفر
کر کرکے دور دراز سے ان کے پاس آتے تھے اور حدیث
کے سننے کے لئے ایک بھیڑ بھاڑ لگ جاتی تھی ۔ کبھی وہ حدیث
بیان کرنے سے انکار کردیتے تھے ۔ اب ادھر سے اصرار
ہوتا تھا تو آپ بے حد بگڑتے تھے اور پھر ان کی مذمت
اور برائی کرتے تھے لیکن جب غصہ چلا جاتا ۔ جوش ٹھنڈا
پڑجاتا تو غضب کو صلح سے اور مذمت کو مدح سے بدل
ڈالا کرتے تھے ۔

آپ کا قول ہے کہ جب میں کسی شیخ کو دیکھتا ہوں کہ وہ
حدیث نہیں لکھتا تو مجھے سخت غصہ آتا ہے اور حیرت ہوتی
ہے ۔ اسی طرح جب میں کسی طالب علم کو دیکھتا ہوں کہ وہ حدیث

بوعلتي أنبأنا ابو سعيد الماليني حدثنا عبد الله بن عدي حدثنا احمد بن حفص حدثنا احمد بن سعيد الدارمي قال سمعت العلاء يقول اخبرني رجل قال رأيت عبد الله بن المبارك في المنام فقلت ما فعل بك ربك قال غفر لي برحلتي في الحديث اخبرنا محمد بن احمد بن رزق البزاز انبانا عثمان بن احمد الدقاق واخبرنا محمد بن الحسين القطان حدثنا اسمعيل بن محمد الصفار حدثنا جعفر بن محمد الصائغ حدثنا ابو معاويه الغلابي حدثنا ابو بكر البكراوي عن صاحب لهم كان يطلب الحديث قال مات فرآه في النوم فقال ما صنعت قال غفر لي قال باي شئ قال بطلبي الحديث اخبرني احمد بن محمد بن غالب الخوارزمي انبأنا محمد بن العباس الخزاز حدثنا عبيد الله بن عبد الرحمن السكري حدثني محمد بن حجة قال سمعت محمد بن الجليل صاحبنا وكان من خيار الناس قال رأيت سليمان الشاذكوني بعد ما توفي في هيئة حسنة فقلت له يا ابا ايوب ما فعل الله بك قال غفر لي قلت بم قال بالحديث كتب الي ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان الدمشقي يذكر

ہیں۔ اگر یہہ چاہیں تو بغیر مجھ سے سنے بھی باہر جا کر کہہ سکتے تھے کہ ہم سے ابو بکر بن عیاش نے یہ حدیث بیان کی۔ لیکن یہ اون کی کمال دیانت داری ہے کہ بے سنے ہرگز روایت نہیں کرتے۔

محمد بن ہشام عیشی کہتے ہیں جب ہم آپ کے پاس آتے اور آپ کی طبیعت خوش ہوتی تو ہمیں دیکھتے ہی خوش ہو کر فرماتے روئے زمین پر تم سے بہتر کوئی شخص نہیں، تمہاری وجہ سے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہے اور اگر ہم اون کی ناراضگی کے وقت آتے تو ہمیں برا بھلا کہنے لگ جاتے اور کہتے اِن سے بُرا دنیا میں کوئی نہیں۔ ماں باپ کے نافرمان اور جماعت کی نماز کے تارک یہہ لوگ ہیں۔ اور باوجود اس کے یہہ بھی حدیث بیان کرنے میں ذرا تامل کیا کرتے تھے۔

رأيت يزيد بن هارون الواسطي في المنام بعد موته بأربع ليالٍ فقلت ما فعل الله بك قال تقبل مني الحسنات وتجاوز عني السيئات ووهب لي التبعات قلت وما كان بعد ذلك قال وهل يكون من الكريم الا الكرم غفر لي ذنوبي وادخلني الجنة قلت بما نلت الذي نلت قال بمجالس الذكر وقولي الحق وصدقي في الحديث وطول قيامي في الصلاة وصبري على الفقر قلت ومنكر ونكير حق قال اي والله الذي لا اله الا هو لقد اقعداني وسألاني فقالا لي من ربك وما دينك ومن نبيك فجعلت انفض لحيتي البيضاء من التراب فقلت مثلي يسأل انا يزيد بن هارون الواسطي وكنت في دار الدنيا ستين سنة اعلم الناس قال احدهما صدق هو يزيد بن هارون نم نومة العروس فلا روعة عليك بعد اليوم قال احدهما اكتبت عن جرير بن عثمان قلت نعم وكان ثقة في الحديث قال جرير ثقة ولكنه كان يبغض عليا ابغضه الله قرأت على ابي بكر البرقاني عن ابراهيم بن محمد بن يحيى النيسابوري انبأنا محمد بن اسحق الثقفي حدثني علي بن احمد الرقي السواق حدثنا زكريا بن عدي قال رأيت ابن المبارك في النوم فقلت ما صنع بك قال غفر لي

میں خالص سرخ سونے کا حکم رکھتے ہو ۔

امام ابوبکر بن عیاشؒ سے بھی اسی طرح مروی ہے

وہ بھی کبھی تو غصہ میں کہہ دیتے کہ اصحاب الحدیث بڑے بُرے لوگ ہیں وہ تو مجنون ہیں وہ ایسے ہیں ایسے ہیں پھر جب غصہ ہٹ جاتا تو تھوڑی دیر بعد کہنے لگتے کہ اصحاب الحدیث سب لوگوں سے زیادہ بھلے لوگ ہیں وہ ایسے [illegible] ابن عمار نے پوچھا حضرت یہ کیا ؟ ابھی تو بُرا کہتے تھے ابھی بھلا کہنے لگے کہا دیکھو تو میں انہیں بھلا کیوں نہ کہوں یہ لوگ ایک سنی ہوئی حدیث کو جب تک خاص میری زبان سے سننے کو آتے ہیں میری ڈانٹ ڈپٹ سب کچھ سہتے

يطلب معنى الحديث فمات فرأيته في منامي عليه ثياب خضر جدد يجول فيها فقلت له الست كنت تطلب معنى الحديث فما هذا الذي ارى قال كنت اكتب معكم الحديث فلا يمر بي حديث فيه ذكر محمد صلى الله عليه وسلم الا كتبت في اسفله صلى الله عليه وسلم فكافاني ربي بهذا الذي ترى علي قال الشيخ ابو بكر الحافظ رحمه الله قد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يصدق الخبر في حديث حدثنا عيسى بن غسان البصري بها املاء ثنا ابو العباس محمد بن احمد بن ابي غسان الدقاق ثنا عبد الله بن محمد الجمري ثنا محمد بن يزيد بن حبيش ثنا عبد الرحمن بن محمد الثقفي عن عبد الرحمان بن هرمز عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كتب في كتابه صلى الله عليه وسلم لم تزل الملائكة تستغفر بعض له وادام في كتابه حدثني ابو صالح احمد بن عبد الملك المؤذن قال سمعت اباعبدالله الحسين بن محمد بن احمد الحلبي بدمشق يقول سمعت ابا صالح عبدالله بن صالح الصوفي يقول رؤي بعض اصحاب الجنيد في المنام فقيل ما فعل الله بك قال غفرلي فقيل باي شيء فقال بصلوتي في كتبي على رسول الله صلى الله عليه وسلم:

ایک اور عجیب و غریب واقعہ سنئے

احمد بن بدیلؒ کے پاس ایک مرتبہ اہلِ حدیث کا مجمع جمع ہوتا ہے اور اون کی حدیث کے بیان کی سختی اور کمی کا شکوہ ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں تم نے کچھہ دیکھا ہی نہیں۔ کاش کہ تم ابوبکر بن عیاشؒ کو دیکھتے۔ اونہوں نے کہا حضرت اون کا کیا حال تھا؟ کہا سنو! ایک مرتبہ میں اور ابو کریب اور یحییٰ بن آدم اور ایک ہاشمیؒ شخص اون کے پاس گئے اور اون سے کہا کہ آپ ہمیں صرف

ان ابا الحسن احمد بن جعفر الصيدلانى البغدادى اخبرهم بدمشق قال
حدثنا الحسين بن عبيد الله الابزارى قال حدثنى حبيش بن مبشر قال رأيت
يحيى بن معين فى النوم فقلت ما فعل الله بك قال مهدلى بين المصراعين
يعنى ما بين بابى الجنة ثم ضرب بيده الى كمه فاخرج درجا يعنى وقال انما
نلنا بهذا يعنى كتابة الحديث قرأت على ابى بكر البرقانى عن ابراهيم بن محمد
بن اسحق الثقفى قال سمعت محمد بن احمد بن بنت معاوية بن عمرو قال
حدثنى معاوية بن عمرو قال سمعت ابا اسحق بن مستملى ابى همام قال رأيت
ابا همام فى النوم وعلى رأسه قناديل معلقة قلت يا ابا همام ما هذه
القناديل قال هذا اعطيت بحديث الشفاعة وهذا بحديث الحوض
قال فجعل يقول من هذه الاشياء اخبرنا على بن الحسين بن دوما
النعالى ثنا بكر بن احمد بن بكار المقرى املاء حدثنا احمد بن محمد بن شاهين
حدثنى محمد كردوس حدثنا على بن آدم الخراط مولى عمر بن الخطاب
ثنا سفين بن عيينة ثنا خلف صاحب الخلقان قال كان لى صديق

احمد بن ابو الحراری ان کے پاس کوفے میں آ کر
کہتے ہیں - میں پردیسی آدمی ہوں ایک آدھ حدیث مجھے
بھی سنا دیجئے تو کہنے لگے شہری لوگ اس کے زیادہ مستحق
ہیں - میں نے کہا حضرت میں شام کا رہنے والا ہوں
کہا پھر تو تم سے یہہ اور زیادہ دور ہے -

فرمایا کرتے تھے اگر میں یہہ جان لوں کہ علم حدیث
کو کوئی محض دینداری کے طور پر پڑھتا ہے تو تو میں اُس
کے گھر جا کر پڑھا آیا کروں - میں کبھی کبھی تم پر غصہ ہوجایا
کرتا ہوں اسے میں خود محسوس کرتا ہوں اور خود مجھے یہہ
بُرا معلوم ہوتا ہے - میں دل سے جانتا ہوں کہ تم اس
پاک اور شریف علم کے اہل ہو اگر تم بھی اسے چھوڑ دو تو پھر
یہہ علم ہی جاتا آتا ہو جائے -

ان سعیه فی طلب الحدیث افضل من صلاته اخبرنی الحسین بن علی الطناجری ثنا
عمرو بن احمد الواعظ و اخبرنا عبید الله بن احمد الصیرفی ثنا احمد بن عمران قالا
ثنا عبد الغافر بن سلامة زاد عمر الحمصی ثم اتفقا قال ابو ثوبان مزداد بن جمیل
سأل عمرو بن اسمٰعیل رجل من اصحاب الحدیث المعافا بن عمران فقال له یا ابا
عمران ای شیٔ احب الیك اصلی او اکتب الحدیث فقال کتاب حدیث واحد
احب الی من صلاة لیلة انبأنا ابو سعد المالینی ثنا عبد الله بن عدی الحافظ ثنا
ابو الحصیب احمد بن المستنیر المصیصی قال سمعت عدة یقول ابن المبارك یقول لو علمت
ان الصلاة افضل من الحدیث ما حدثت اخبرنا القاضی ابو بکر الحیری و
ابو سعید الصیرفی قالا ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب الاصم قال سمعت
الربیع بن سلیمان یقول سمعت الشافعی یقول طلب العلم افضل من صلاة
النافلة وقد روی عن شعبة بن الحجاج نحو من قول مغیرة اخبرنا ابو الحسن
محمد ثنا احمد بن رزق البزاز ثنا عثمان بن احمد الدقاق ثنا الحسن بن مکرم ثنا
ابو الولید و اخبرنا احمد بن محمد بن غالب العقبة قال قرئ علی اسحاق
النعالی و انا اسمع حدثکم ابو خلیفة قال سمعت ابا الولید یقول سمعت
شعبه یقول ان هذا الحدیث یصدکم عن ذکر الله وعن الصلاة فهل انتم

کہ میں نے شعبہؒ کو مٹکا لڑھکاتے ہوئے دیکھا ہے۔
دیکھا آپ نے ابوبکر بن عیاشؒ کو کوئی حدیث بیان کرنی منظور نہ تھی اور اصحابِ حدیث دق کر رہے تھے تو ایک ایسی بات بیان کر دی جس میں نہ تو کوئی بھلائی ہے نہ سننے والوں کو نفع بخش ہے۔

امام ابوبکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ کا کھلے لفظوں میں اہلحدیث کے فضائل بیان کرنا

حمزہ بن سعید مروزی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں امام ابوبکر بن عیاشؒ

ذكر أخبار ربما أشكلت على سامعها وبيان الإشكال الواقع في وجوهها ومعانيها

أخبرنا محمد بن الحسين بن الفضل القطان أنبأ علي بن أحمد أنبأ أحمد بن علي الأبار ثنا أبو عمار يحيى الحسين بن حريث قال سمعت الفضل بن موسى يذكر عن الفضيل قال قال المغيرة ما طلب أحد هذا الحديث إلا قلت صلاته

أخبرنا أحمد بن محمد بن غالب الخوارزمي قال قرئ على أبي إسحاق المزكي وأنا أسمع حدثكم أبو الحسن محمد ما طلب أحد هذا الحديث إلا قلت صلاته أخبرنا أحمد بن محمد بن غالب الخوارزمي قال قرئ على أبي إسحاق المزكي وأنا أسمع حدثكم أبو الحسن محمد بن أحمد بن زهير ثنا يوسف بن عيسى المروزي ثنا الفضل بن موسى يذكر عن الفضيل السيباني قال قال المغيرة وذكر مثله غير أنه لم يذكر في الإسناد فضيلا

قال الشيخ الحافظ أبو بكر رحمه الله خرج هذا الكلام من مغيرة على حال نفسه ولعله كان يكثر صلاة النوافل فاذا سعى في طلب الحديث إلى المواضع البعيدة كان ذلك قاطعا له عن بعض نوافله فقال هذا القول ولو تم مغيرة النظر لعلم

دس حدیثیں سنا دیجئے تو کہنے لگے میں تو دو بھی نہ سناؤں
کہا اچھا مہربانی فرما کر دو ہی سنا دیجئے۔ کہنے لگے میں
تو آدھی بھی نہ سناؤں۔ کہا اچھا آدھی ہی سناؤ تو کہنے
لگے اچھا بتاؤ اسناد سناؤں یا متن؟ تو شیخ یحیی بن آدم رح
نے کہا حضرت ہمارے نزدیک اسناد تو آپ خود ہیں۔ آپ
الفاظِ حدیث ہی بیان کر دیجئے۔ اب انہوں نے بلا سند ایک
حدیث سنا دی۔

ایک مرتبہ اوران سے کہا جاتا ہے کہ حضرت
حدیثیں سنائیے تو صاف انکار کر جاتے ہیں۔ لوگ کہتے
ہیں اچھا ایک ہی سہی تو فرماتے ہیں اچھا سنو! مغیرہ کہتے ہیں

الصیرفی وحمزۃ بن محمد بن طاہر الدقاق قالا ثنا احمد بن ابراہیم بن الحسین ثنا عبد اللہ بن محمد البغوی حدثنی عباس ھو ابن محمد ثنا ابو بکر بن ابی الاسود قال قال عبد الرحمن کان سفیان یقول شعبۃ امیر المؤمنین فی الحدیث **اخبرنا** محمد بن احمد بن رزق اخبرنا احمد بن اسحاق البندار ثنا علی بن احمد بن النضر قال سمعت محمد بن عبد الرحمن بن سہم قال سمعت بقیۃ بن الولید یقول سمعت شعبۃ بن الحجاج یقول لی لا اذاکر الحدیث فیفوتنی فامرض **اخبرنا** محمد بن الحسین القطان انبأ عبد اللہ بن جعفر بن درستویہ الفارسی ثنا یعقوب بن سفیان ثنا مجاھد بن موسی ثنا ابو کامل مظفر بن مدرک قال ذکر الشعبۃ حدیثا لو بیمعہ فجعل یقول واحزناہ واحیرتاہ **اخبرنا** ابراھیم بن مخلد القاضی ثنا ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابراھیم الحکیمی ثنا محمد بن العباس الخراسانی قال سمعت عاصما یعنی بن علی یقول حدثنی اخی الحسن بن علی قال قال لی شعبۃ یا حسن ربما اذاکرنی قیس بن الربیع حدیث ابی حصین فاتمنی ان السقف وقع علی فقتلنی وقتلہ **حدثنا** ابو اسحاق المالینی ثنا عبد اللہ

حضرت ابو بکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ گھر سے نکلے اور اہلحدیث کا ایک مجمع اپنے دروازے پر دیکھ کر فرمانے لگے یہ بہترین لوگ ہیں اگر یہ چاہتے تو لوٹ جاتے اور کہدیتے ہم نے سُنا۔

ہم نے اپنی اس کتاب میں حدیث اور اہل حدیث کی جو لوگ کہ حدیث کے حفظ کرنے اور اس کے بیان کرنے کے ساتھ مخصوص ہیں فضیلت بیان کر دی۔ سننے اور یاد رکھنے والوں کو یہہ کتاب کافی ہے اور اس مضمون کی دوسری کتابوں سے بے نیاز کرنے والی ہے۔

اس کے بعد ہم انشاء اللہ تعالے ایک مستقل کتاب اس مضمون پر لکھنے والے ہیں کہ حدیث کے روایت کرنیوالوں

منتهون قال ابو خليفة يريد شعبة رحمه الله ان اهله يضيعون العمل بما يسمعون منه ويتشاغلون بالمكاثرة به او نحو ذلك والحديث لا يصد عن ذكر الله بل يهدي الى امر الله وذكر كلاما حدثني الحسن بن ابي طاهر ثنا عبد الواحد علي اللحياني ثنا عبد الله بن سليمان بن عيسى القاضي ثنا اسحاق بن ابراهيم بن هانيء قال سمعت ابا عبد الله يعني احمد بن حنبل وسئل عن قول شعبة ان هذا الحديث يصدكم عن ذكر الله وعن الصلاة فهل انتم منتهون فقال لعل شعبة كان يصوم فاذا طلب الحديث وسعى فيه يضعف فلا يصوم او يريد شيئا من اعمال البر فلا يقدر ان يفعله للطلب فهذا معناه وليس يكون لاحد ان يقول كان شعبة يثبط عن طلب الحديث وكيف يكون ذلك وقد بلغ من قدره انه سمي امير المؤمنين في الحديث كان ذلك رجل طلبه له واشتغاله به ولم يزل طول عمره يطلبه حتى مات على غاية الحرص في جمعه لا يشتغل بشيء سواه ويكتب عن من دونه في السن والاسناد وكان من اشد اصحاب الحديث عناية بما سمع واحسنهم ايقانا لما حفظ اخبرنا عبيد الله بن احمد

نے ایک مرتبہ اپنے ہاتھ یحییٰ بن آدم رحمۃ اللہ علیہ کے بازو پر مار کر فرمایا۔ اے یحییٰ! دنیا میں کوئی قوم اہلِ حدیث سے افضل نہیں۔

سعید بن یحییٰ بن ازہرؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابوبکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ سے سنا آپ فرماتے تھے۔ میں نے اہلِ حدیث سے افضل کسی قوم کو نہیں دیکھا۔ دیکھئے وہ لوگ ایک ایک کلمہ کے سننے کے لئے میرے پاس کئی کئی مرتبہ آتے ہیں حالانکہ بے سنے بھی اگر میرا نام لیکر روایت کرنا چاہیں تو کرسکتے ہیں۔

ہناد بن سری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک دن

قال رأيت بشر بن الحارث وقد جاء واصحاب الحديث فقال لهم يا بشر ماهذا الذي اری معلم قد اظهر نموه قالوا یا ابا نصر نطلب العلم لعل الله ينفع به يوماً قال علمتم انه يجب عليكم فيه زكاة كما يجب على احد کم اذا ملك مائتي درهم خمس دراهم وكذالك يجب على احدكم اذا سمع مائتي حديث فليعمل منها بخمسة احاديث والا فانظروا ايش يكون هذا عليكم غدا اخبرنا محمد بن احمد بن رزق نا ابو علي بن الصواف ثنا محمود بن محمد المروزی املاء ثنا ابو معاذ الجارود بن معاذ الترمذی ثنا عمر عن مالك بن مغول قال سمعت الشعبي يقول وددت اني لم اتعلم من هذا العلم شيئاً قال انما قال ذلك الشعبي مخافة ان لا يقوم بحقه حدثنا ابو طالب يحيى بن علي بن الطيب الدسدی نا ابو بكر بن المقری باصبهان ثنا بكر بن محمد الصيصي ثنا ابراهيم بن سعيد قال سمعت ابا قطن عمر بن الهيثم يقول قال شعبة ما انا مقيم على شيء اخوف على ان يدخلني النار منه يعني الحديث قال وقال ابن عون لیت اني نجوت كفافاً اخبرنا ابو عبد الله الحسين بن عمر بن برهان الغزال الشيخ الصالح ثنا عبد الباقي بن قانع القاضي ثنا ابو غالب علي بن احمد نا يزيد بن عبد الرحيم بن مصعب قال سمعت

امام خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب شرف اصحاب الحدیث کا اردو ترجمہ موسومہ بہ **فضائل محمدی** ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور مسلمانوں کو اس سے نفع پہنچائے۔ آمین

والحمد والثناء للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ

المترجم ۔ عاجز محمد بن ابراہیم (میمن جوناگڑھی)

مدرس مدرسہ محمدیہ

و مدیر اخبار محمدی ۔ اجمیری دروازہ ۔ دہلی

ماہ ذیقعدہ ۱۳۴۵ھ

بن عدی الحافظ ثنا ابراھیم بن عبداللہ بن ایوب ثنا ابی ثنا علی بن عاصم قال جاء شعبة الی خالد الحذاء فقال یا ابامنازل عندك حدیث حدثنی وکان خالد علیلاً فقال له انا وجع فقال انما هو احد فحدثه به فلما فرغ قال مت اذا شئت خبر لسفیان الثوری اخبرنا ابو سعید محمد بن موسی الصیرفی ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب بن ابراهیم ثنا محمد بن اسحاق الصنعانی ثنا علی بن قادم اخبرنا محمد بن الحسین بن الفضل القطان ثنا علی بن عبد الرحمن الکوفی ثنا احمد بن حازم قال سمعت علی بن قادم یقول سمعت سفیان الثوری یقول لوددت انی لم اکن دخلت فی شیء منه یعنی الحدیث ولوددت انی أفلت منه لا علیّ ولا لی اللفظ لابن الفضل اخبرنا القاضی ابو بکر احمد بن الحسن الحرشی ثنا محمد بن یعقوب الاصم ثنا الخضر بن ابان الهاشمی ثنا محمد بن بشر قال سمعت سفیان یقول لیتنی انجو منه کفافا یعنی الحدیث انما قال هذا سفیان خوفا علی نفسه ان لا یکون قام بحق الحدیث والعمل به فخشی ان یکون ذلك حجة علیه مثل ما اخبرنا ابو الحسن احمد بن محمد بن احمد بن موسی بن هارون بن الصلت الاهوازی ثنا محمد بن مخلد العطار حدثنا موسی یعنی بن هارون حدثنا محمد هو ابن نعیم بن الهیصم

اور اسے حفظ کرنے والوں کے اخلاق و آداب کیا ہونے چاہئیں؟ ان پر کیا واجب ہے؟ کیا مستحب ہے؟ کیا مکروہ ہے؟ اس لئے کہ کسی اہل حدیث کو اس کے معلوم کئے بغیر چارہ نہیں۔

اللہ تعالے سے ہماری استدعا ہے کہ وہ اپنی مرضی کے کاموں پر ہماری مدد فرمائے اور خطا اور لغزش سے ہمیں بچائے۔ وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

کتاب شرف اصحاب الحدیث ختم ہوئی

والحمد للہ حق حمدہ وصلوٰۃ علی محمد و آلہ وصحبہ وسلامہ

عن الضعفاء جماعة من ائمة العلماء اخبرنا عبيد الله بن ابي الفتح الفارسي حدثنا
محمد بن المظفر الحافظ ثنا عبد الله بن جعفر القزويني بمصر حدثنا ابو زرعة
عبيد الله بن عبد الكريم قال قال لي مسدد قال يحيى كان سفيان الثوري قد غلب
عليه شهوة الحديث واخبرنا الحسن بن ابي بكر ثنا محمد بن علي بن الهيثم المقرئ ثنا يزيد ليادا
ثنا قال سمعت عبيد الله بن عمر قال سمعت يحيى بن سعيد يقول ما اخاف على سفيان
شيئا الا حبه للحديث اخبرنا احمد بن محمد بن رزق حدثنا جعفر بن نصير الخلدي ثنا
محمد بن عبد الله بن سليمان الحضرمي ثنا احمد بن سنان عبد الرحمن بن مهدي قال كنا
عند سفيان كانه قد اوقف للحساب فلا نجترئ ان نكلمه فنعرض بذكر الحديث قال فذهب
ذلك الخشوع فانما هو حدثنا وحدثنا اخبرنا محمد بن الحسين بن الفضل بن القطان
ثنا عبد الله بن جعفر بن درستويه ثنا يعقوب بن سفيان ثنا احمد بن الخليل قال
سمعت ابا نوح قرادا يقول قال شعبة نعم الرجل سفيان لولا انه يغمش يعني يأخذ من
الناس كلهم اخبرني عبيد الله بن ابي الفتح ثنا محمد بن المظفر ثنا عبيد الله بن محمد بن جعفر
اخبرني ابو اسمعيل الترمذي قال قلت لمحمد بن عبد الله بن نمير قول سفيان الثوري
ما اخاف على نفسي غير الحديث من اي جهة هذا قال لانه كان يحدث عن الضعفاء خبر المغيرة بن
مقسم الضبي اخبرني محمد بن الحسين بن القطان انبا دعلج بن احمد ثنا احمد بن علي الابار ثنا عون
بن سلام ثنا عبثر قال سمعت مغيرة يقول كان من خيار الناس يطلبون الحديث فصار
اليوم شرار الناس يطلبون الحديث لو استقبلت من امري ما استدبرت ما حدثت قال الشيخ
ابو بكر طلبة العلم على طبقات وربما حضر عند العالم من كتبة الحديث من لم تطل مدته
في طلبه فيتادب بادبه كان مغيرة والله اعلم قد رأى بعض اولئك في مجلسه فشاهد
من سوء ادبه في عشرته ما اغضبه فقال هذا القول وليس تكاد مجالس العلم تخلو
من حضور من ذكرنا وصفه نسأل الله ان يرزقنا تادبا وعملا بالعلم بفضله ورحمته اخبرنا
ابراهيم بن مخلد القاضي ثنا ابو بكر محمد بن عبد الله بن صالح الابهري قال سمعت ابن ابي داود
يقول سمعت عيسى بن حماد زغبة قال سمعت الليث بن سعد يقول وقد اشرف على اصحاب
الحديث فرأى منهم شيئا فقال هذا انتم الى يسير من الادب احوج منكم الى كثير من العلم
اخبرنا محمد بن احمد بن رزق ثنا ابو علي بن الصواف ثنا عباس بن احمد الوشا ثنا

ابي يقول سمعت سفيان الثوري يقول من يزدد علما يزدد وجعا ولو لم اعلم لكان ايسر لحزني اخبرنا القاضي ابو بكر احمد بن الحسن الحرشي حدثنا ابو العباس محمد بن يعقوب الأصم ثنا عبد الله بن هلال بن الفرات ثنا احمد يعني بن ابي الحواري ثنا محمد بن نعيم الموصلي عن المعافا بن عمران قال سمعت سفيان يعني ابن سعيد الثوري يقول وددت ان كل حديث في صدري وكل حديث حفظه الرجال عني نسخ من صدري وصدورهم فقلت يا ابا عبد الله ذا العلم الصحيح وذا السنة الواضحة التي قد بينتها تمنى ان تنسخ من صدرك وصدور الرجال قال اسكت وما يدريك الست اريد ان اقف يوم القيمة حتى اسأل عن كل مجلس جلسته وعن كل حديث ايش اردت به فقد بين سفيان في هذا الحديث المعنى الذي لاجله خاف على نفسه وقد قيل انما خاف سفيان على نفسه من الحديث وتمنى انه لم يكن دخل فيه لان حب الاسناد وشهوة الرواية غلبا على قلبه حتى كان يحدث عن الضعفاء ومن لا يحتج بروايته ممن اشتهر منهم باسمه ذكر كنيته تدليسا للرواية عنه فخاف على نفسه من هذا الفعل وقد كره التدليس الرواية

والاحاديث المنكرة اكثر من ان تحصى فرأى الثوري ان لا خير فيها اذ رواية الثقات بخلافها
وعمل الفقهاء على ضدها وقد ورد عن جماعة من العلماء سوى الثوري كراهية الاشتغال
بها وذهاب الاوقات في طلبها اخبرنا ابو حازم عمر بن احمد العبدوي ثنا محمد بن عبد الله
بن ابراهيم السليطي ثنا جعفر بن محمد بن الحسين المعروف بالترك ثنا يحيى بن يحيى ثنا
محمد بن جابر عن الاعمش عن ابراهيم قال كانوا يكرهون غريب الكلام وغريب الحديث
قرأت على محمد بن الحسين القطان عن دعلج بن احمد ثنا موسى بن هارون ثنا بشر
بن الوليد قال سمعت ابا يوسف يقول لا تكثروا من الحديث الغريب الذي لم تجئ به
الفقهاء فانخرام صاحبه ان يقال كذاب حدثنا عبد العزيز بن الحسن الفرسيسيني
لفظا انبا عبد الله بن موسى الهاشمي ثنا ابن بريا قال سمعت المروزي يقول سمعت
احمد بن حنبل يقول تركوا الحديث واقبلوا على الغرائب ما اقل الفقه فيهم وليس يجوز الظن
بالثوري انه قصد بقوله بالذي ذكرناه صحاح الحديث ومعروف السنن كيف يجوز ذلك
وهو القائل فيما اخبرني ابو القاسم الازهري ثنا عبيد الله بن احمد المقرئ ثنا الحسين
بن اسماعيل ثنا محمد بن عمرو بن حنان ثنا بقية حدثنا عبد الرحمن بن خالد عن سفيان الثوري
قال اكثروا من الاحاديث فانها سلاح اخبرنا محمد بن احمد بن رزق ثنا محمد بن احمد
الحافظ ثنا عبد الله بن بشر ثنا زيد بن اخزم ثنا ابن زيد كذا في كتابي عن ابن رزق
والصواب ابن داود قال سمعت الثوري يقول ينبغي للرجل ان يكره ولده على طلب
الحديث فانه مسئول عنه حدثني علي بن ابي علي البصري ثنا احمد
بن ابراهيم بن الحسن ثنا عبد الله بن محمد بن عبد العزيز ثنا ابو يعقوب اسحاق بن
ابي اسرائيل قال سمعت يحيى بن يمان يقول سمعت سفيان يقول ما اعلم شيئا
يطلب به الله هو افضل من الحديث فقال له انسان فانهم يطلبونه بغير نية قال طلبهم
له نية انا احمد بن محمد بن رزق ثنا عثمان بن احمد الدقاق حدثني جعفر بن محمد بن شاكر
الزاهد الصايغ ثنا ابو معاوية الغلابي حدثني وكيع قال سمعت سفيان يقول لا نعلم
شيئا من الاعمال افضل من طلب العلم والحديث لمن حسنت فيه نيته اخبرنا
محمد بن الحسين القطان انبا دعلج بن احمد انبا احمد بن علي الابار حدثنا
احمد بن هاشم ثنا ضمرة قال كان سفيان الثوري ربما حدث بعسقلان

علماء كثيرين ١٢

ثم نا سفيان قال نظر عبيد الله بن عمر الى اصحاب الحديث وزحامهم فقال شنتم العلم وذهبتم بنوره لو ادركنا و اياكم عمر بن الخطاب لاوجعنا ضربا **خبر لسفيان الثوري** اخبرنا القاضي ابو بكر احمد بن الحسن الحرشي ثنا ابو العباس محمد بن يعقوب الاصم نا الخضر بن ابان الهاشمي ثنا محمد بن بشر قال سمعت سفيان يقول لو كان هذا من الخير لنقص كما ينقص الخير يعني الحديث اخبرنا محمد بن الحسين بن الفضل القطان ثنا دعلج بن احمد انبا احمد بن علي الابار ثنا علي بن حجر قال سمعت خلف بن خليفة يقول سمعت سفيان بن سعيد يقول ارى كل شيء من انواع الخير ينقص وهذا الحديث الى زيادة واظن انه لو كان من اسباب الخير لنقص ايضا اخذ بعض الناس هذا الكلام فنظمه شعرا انشدنا ابو بكر احمد بن محمد بن غالب الخوارزمي لم يسم قائله

اری الخير في الدنيا يقل كثيره ... وينقص نقصا والحديث يزيد

فلو كان خيرا كان كالخير كله ... ولكن شيطان الحديث مريد

ولابن معين في الرجال مقالة ... سيسئل عنها والمليك شهيد

فان يك صدقا فهو في الحكم غيبة ... وان يك كذبا فالحساب شديد

قال الشيخ ابو بكر وليس الامر على ما ذهب اليه الشاعر من ان ابانة العلماء احوال الرواة غيبة بل هي نصيحة ولهم في اظهارها اعظم المثوبة لكونها مما يجب عليهم كشفه ولا يسعهم اخفاؤه وستره اخبرنا علي بن احمد الرزاز ثنا علي بن محمد بن سعيد الموصلي حدثنا ابو الوجيه صالح بن موسى ثنا احمد بن حنبل ثنا عفان ثنا يحيى بن سعيد قال سألت شعبة وسفيان بن سعيد وسفيان بن عيينة ومالك بن انس عن رجل لا يحفظ او يتهم في الحديث فقالوا جميعا بين امره كتب الي ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان الدمشقي وحدثنيه عنه محمد بن يوسف النيسابوري ان ابا الميمون عبد الرحمن بن عبد الله البجلي اخبرهم قال ثنا ابو زرعة عبد الرحمن بن عمرو البصري قال سمعت ابا مسهر يسئل عن الرجل يغلط ويهم ويصحف فقال بين امره فقلت لابي مسهر اترى ذلك من الغيبة قال لا وقد استوفينا الكلام في هذا المعنى في كتابنا المعروف بالكفاية فغنينا عن اعادته في هذا الكتاب. ثم نعود الى الكلام في معنى اول الفصل. فنقول ان الثوري عنى بقوله لذلك ما تقدم ذكرنا له من غرائب الاحاديث ومناكيرها دون معروفها ومشهورها لان الاخبار الشاذة

ثنا سعيد بن عمرو البردعي قال سمعت ابا زرعة يعني الرازي يقول
كتب الي ابو ثور لم يزل هذا الامر في اصحابك حتى شغلهم عن احصاء
عدد من كذب علي متعمدا فغلبهم هؤلاء القوم عليه اخبار
لسليمان بن مهران الاعمش اخبرنا القاضي ابو بكر
احمد بن الحسن بن احمد الحرشي ثنا ابو العباس محمد بن يعقوب
الاصم ثنا ابراهيم بن سليمان البرلسي ثنا يوسف بن يعقوب الصفار
قال سمعت ابا معاوية يقول قال لي الاعمش لان اتصدق بكسرة
احب الي من ان احدث بسبعين حديثا فذكرت ذلك لابي اسامة
فقال قد سمعت الاعمش يقول ذلك اخبرني محمد بن الحسين
القطان انبا دعلج بن احمد انبا احمد بن علي الابار ثنا علي بن خشرم
قال سمعت حفص بن غياث يقول قيل للاعمش لو حدثتنا فقال
لان اتصدق بدرهم او رغيف احب الي من ان احدثكم بعشرة
احاديث اخبرنا ابو الفتح هلال بن محمد بن جعفر الحفار
ثنا اسمعيل بن محمد الصفار ثنا ابراهيم بن الوليد
الخشاش ثنا احمد بن يونس اليربوعي ثنا ابو بكر بن عياش
عن الاعمش قال ما في الدنيا قوم شر من اصحاب الحديث
قال ابو بكر فانكرتها عليه حتى رأيت منهم ما اعلم اخبرنا
احمد بن محمد بن غالب الخوارزمي قال سمعت ابا القاسم
الابندوني يقول قرئ على ابي علي الحسن بن محمد بن عنبر
البغدادي حدثكم القواريري قال قال لي يزيد بن زريع
قال للاعمش لو كانت لي اكلب كنت ارسلها على اصحاب
الحديث اخبرنا احمد بن محمد بن رزق انبا عثمان بن
احمد الدقاق ثنا عبد الملك بن محمد حدثني ابو بشر بن
سليط قال سمعت عبد الله بن داود يقول سمعت الاعمش
يقول وذكر كلاما قال الشيخ ابو بكر كان الاعمش نسي

عه لعلها للاعمش ١٢

وصور يبتدايهم ثم يقول انفجرت العيون انفجرت العيون يعجب من نفسه وربما
حدث الرجل فيقول له هذا خبرك من لا يتلك عسقلان وصور خبر لمالك
بن انس وعبد الله بن ادريس اخبرنا ابو بكر احمد بن محمد بن غالب الفقيه قال
قرأت على علي بن احمد البرناني بها حدثكم محمد بن احمد بن مسعود حدثنا محمد بن
ادريس يعني اباحاتم الرازي قال سمعت علي بن محمد الطنافسي قال قال
عبد الله بن ادريس كنا نقول الاكثار من الحديث جنون قال الطنافسي صدق قال
ابوحاتم وحدثني ابوطاهر بن السرح قال سمعت ابن وهب يذكر عن مالك
ما اكثر احد من الحديث فانجح وقد حفظ عن عبد الرزاق في الاكثار من الحديث
ما يقارب هذا المعنى اخبرنا محمد بن عمر بن جعفر الخرقي انبا احمد بن جعفر
الختلي ثنا احمد بن علي الابار ثنا عبد الرحمن بن بشر النيسابوري قال سمعت
عبد الرزاق يقول كنا نظن ان كثرة الحديث خير فاذا هو شر كله قريب من كلام
الثوري في ذم شواذ الحديث والمعنى فيهما سواء انما ذكره ذلك مالك وابن ادريس
وغيرهما الاكثار من طلب الاسانيد الغريبة والطرق المستنكرة كاسانيد
حديث الطائر وطرق حديث المغفر وغسل الجمعة وقبض العلم
وان اهل الدرجات ومن كذب ولا نكاح الا بولي وغير ذلك مما تتبع
اصحاب الحديث طرقه ويعنون بجمعه والصحيح من طرقه اقلها واكثر من يجمع
ذلك الاحداث منهم فيتحفظوا بها ويتذاكرون بها ولعل احدهم
لا يعرف من الصحاح حديثا وتراه يذكر من الطرق الغريبة و
الاسانيد العجيبة التي اكثرها موضوع وجلها مصنوع
مما لا ينتفع به وقد اذهب من عمره جزءا في طلبه وهذه العلة هي التي
اقتطعت اكثر من في عصرنا من طلبة الحديث عن التفقه واستنباط ما فيه
من الاحكام وقد فعل متفقهة زماننا كفعلهم وسلكوا في ذلك سبيلهم
ورغبوا عن سماع السنن من المحدثين وشغلوا انفسهم بتصانيف المتكلمين
فكلا الطائفتين ضيع ما يعنيه واقبل على ما لا فائدة فيه اخبرنا ابو بكر
البرقاني ثنا يعقوب بن موسى الاردبيلي ثنا احمد بن طاهر بن النجم

انباد علي بن احمد انبا احمد بن على الابار ثنا الحسن
بن على ثنا ابو اسامة قال سال حفص بن غياث الاعمش عن
اسناد حديث فاخذ بحلقه فاسنده الى حائط وقال هذا
اسناده **اخبرنا** رضوان بن محمد الدينوري قال سمعت
ابا بكر بن لال بهمدان يقول سمعت الخليل بن عبد الله يقول
سمعت على بن صالح يقول سمعت عبد الله بن محمد الرازي يقول
انبا جرير قال كنا نأتي الاعمش وكان له كلب يؤذي اصحاب الحديث
قال فجئناه يوما وقد مات فهجمنا عليه فلما رآنا بكى ثم قال
هلك من كان يامر بالمعروف وينهى عن المنكر واخبار الاعمش
فى هذا المعنى كثيرة وكان مع سوء خلقه ثقة في حديثه
عدلا في روايته ضابطا لما سمعه متقنا لما حفظه فرحل
الناس اليه وتهافتوا في السماع عليه وكان اصحاب الحديث
ربما طلبوا منه ان يحدثهم فيمتنع عليه ويلحون في الطلب
ويبرمونه بالمسئلة فيغضب عليهم ويستقبلهم بالذم حتى اذا سكنت
فورته وذهبت ضجرته اعقب الغضب صلحا وابدل الذم مدحا
اخبرنا محمد بن احمد بن رزق انبا جعفر الخلدي ثنا محمد
بن عبد الله بن سليمان ثنا اسماعيل بن بهرام ثنا محمد بن عبيد
عن الاعمش قال احب اذا رأيت الشيخ لم يكتب الحديث اصفع
له واخبرني احمد بن محمد بن اسحاق المغربي انبا عمر بن ابراهيم
بن كثير ثنا ابو بكر احمد بن القاسم اخو ابي الليث ثنا ابو هشام
ثنا ابو معويه الضرير قال سمعت سليمان الاعمش يقول من لم يطلب
الحديث اشتهى ان اصفعه بنعلي **اخبرني** القاضي ابو نصر احمد
بن الحسين الدينوري انبا ابو بكر احمد بن محمد بن اسحاق
السني الحافظ حدثني على بن احمد الجرجاني قال سمعت احمد

الخلق فی الطبع بخیلۃً بالحدیث عسرًا فی الروایۃ و اخبارہ عند
اهل العلم فی ذلک مشهورۃ فمنها ما اخبرنا ابو الحسن
احمد بن محمد بن احمد بن الصلت الاهوازی انبا محمد بن
مخلد العطار ثنا علی بن سهل ثنا عفان ثنا ابو عوانۃ
قال جاء رقبہ بن مصقلۃ الی الاعمش فسأله عن شئ فکلح وجهه
فقال له رقبۃ اما والله ما علمتک لدائم القطوب سریع الملال
مستخف بحق الزوار لکانما تسعط الخردل اذا سئلت الکلمۃ اخبرنا
احمد بن محمد بن غالب قال قرأت علی ابی الحسن الکراعی
اخبرکم ابو حامد احمد بن علی الکشمیهنی قال سمعت علی بن
خشرم قال سمعت عیسی بن یونس یقول خرجنا فی جنازۃ
رجل من اصحاب الحدیث یقود الاعمش فلما رجعنا
من الجنازۃ عدل به عن الطریق فلما اضجر قال له یا ابا
محمد اتدری این انت انت فی جبانۃ کذا والله لا رددتک حتی
تملأ الواحی حدیثا قال اکتب فلما ملأ الالواح وضعها
فی حجرہ واخذ بید الاعمش یقودہ فلما دخل الکوفۃ لقیه
بعض معارفه فدفع الالواح الیه فلما انتهی الاعمش الی بابه
تعلق به وقال خذوا الالواح من الفاسق فقال یا ابا محمد
قد فاتت فلما ایس قال کلما حدثتک کذب قال الفتی انت
اعلم بالله من ان تکذب اخبرنی ابو القاسم الازهری
ثنا عمر بن احمد الواعظ ثنا عبد الله بن سلیمان ثنا احمد
بن حرب الطائی قال سمعت ابن عیینۃ قال کان الاعمش لا یدع
احدا یقعد بجنبه فان قعد انسان قطع الحدیث وقام وکان معنا
رجل یستثقله قال فجاء فجلس بجنبه وظن ان الاعمش لا یعلم
وفطن الاعمش فجعل یتنخم ویبزق علیه والرجل ساکت
مخافۃ ان یقطع الحدیث اخبرنی محمد بن الحسین القطان

الحديث فاخبرنا الحسن بن ابي بكر انا محمد بن الحسن بن زياد
النقاش قال سمعت يوسف بن الحسن يقول سمعت احمد بن ابي
الحواري قال قدمت الكوفة فلقيت ابا بكر بن عياش فقلت حدثني
فاني رجل غريب فقال اهل بلدي احق منك قلت اني من اهل
الشام قال ذاك ابعد لك حدثني عبد العزيز بن ابي الحسن
القرميسيني ثنا محمد بن احمد المفيد الاخفش ثنا الحسن بن
اسماعيل الربعي ثنا الاخنس قال سمعت ابا بكر بن عياش يقول
لو علمت ان احدا يطلب هذا العلم يتدين به لاتيت منزله حتى
احدثه اترونى لا استقبح ما اصنع بكم انى لا علم انكم اهله ولو
ركبتموه ذهب ومن مستطرف اخبار ابي بكر بن عياش مع اصحاب
الحديث ما اخبرناه ابو منصور محمد بن عيسى عبد العزيز الهمذاني
نا صالح بن احمد الحافظ ثنا احمد بن محمد المقرى قراءة ثنا محمد
بن عبد الغفار قال حضرت احمد بن بديل الكوفي وقد اطاف
به اصحاب الحديث وذكروا عسره فقال وكيف لو رايتم ابا بكر
بن عياش قالوا كيف كان قال حضرت مع ابي كريب يحيى بن آدم ومعهم فلان
الهاشمي فسألوا ان يحدثهم بعشرة احاديث فقال لا ولا حديثين قالوا فحدثنا
بحديثين قال لا ولا بنصف حديث قيل فحدثنا بنصف حديث فقال اختاروا
ان شئتم الاسناد وان شئتم الحديث قال فقال يحيى بن آدم وكان شبحا
يا ابا بكر ليس عندنا اسناد نبهات فقال ابو بكر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
وذكر الحديث اخبرنا احمد بن محمد بن غالب قال قرأت على ابي الحسن الحمودي
حدثكم محمد بن علي الحافظ ثنا ابو الدرداء عن بعض اصحابه قال قيل لابي بكر
بن عياش حدثنا قال لا افعل قالوا احديث واحد فقال ثنا مغيرة قال رأيت
الشعبي يدحرج الدن فانظر الى نظر ابي بكر بن عياش لما اضجره اصحاب
الحديث وسألوه ان يحدثهم حديثا واحدا فكيف حدثهم بما لا خير فيه
ولا فائدة لمستمعيه وقد ورد عن ابي بكر قول ظاهر بفضل اصحاب

بن علي يقول سمعت عبد الرزاق يقول سمعت سفيان يقول سمعت الاعمش
يقول لو كنت باقلانيا استقذرتموني لولا هذه الاحاديث لكنت مع البقالين
بالسوق اخبرني علي بن احمد الرزاز انا محمد بن احمد بن ابراهيم الاصبهاني
ثنا ابو بكر محمد بن الحسن بن احمد بن محمد بن حفص الهمداني ثنا احمد بن
مهدي ثنا الفراء بن محبوب قال سمعت ابا بكر بن عياش يقول لم يزل
الاعمش يطلب الحديث حتى مات اخبرني محمد بن الحسين بن الفضل
انا دعلج بن احمد ح واخبرنا ابن الفضل ايضا والحسن بن ابي بكر قالا انا ابو سهل
احمد بن محمد بن عبد الله بن زياد القطان قال ابو سهل حدثنا وقال دعلج انا
احمد بن علي الابار ثنا ابو نعيم الحلبي ثنا عطاء بن مسلم الحلبي قال كان الاعمش
اذا غضب على اصحاب الحديث قال لا احدثكم ولا كرامة ولا تستاهلونه
ولا ترى عليكم اثره فلا يزالون به حتى يرضى فيقول نعم وكرامة وكم انتم في الناس
والله لانتم اعز من الذهب الاحمر ويحكى مثل هذا الفعل عن ابي بكر بن عياش
اخبرنا ابو بكر البرقاني انا محمد بن عبد الله بن خميرويه الهروي اخبرنا الحسين
بن ادريس قال قال ابن عمار سمعت ابا بكر بن عياش يقول اصحاب الحديث
هم شر الخلق هم المجان هم كذا هم كذا ووصف اشياء ثم سكت ثم يقول
هؤلاء اصحاب الحديث هم من خيار الناس هم كذا هم كذا قال فقلت
له اي شيء بذلك فيهم قال ان الرجل منهم يلح علي في حديث لا يزال بي
حتى يسمعه ولو شاء لذهب فقال حدثنا ابو بكر بن عياش من كان يقول له
انك لم تسمعه اخبرني ابو علي عبد الرحمن بن محمد بن فضالة النيسابوري
الحافظ بالري انا ابراهيم بن احمد المستملي ببلخ قال سمعت محمد بن حاتم
ابا عمرو يقول سمعت عيسى بن عبد الرحمن يقول سمعت محمد بن هشام
العيشي يقول كنا اذا اتينا ابا بكر بن عياش وهو طيب النفس فاذا
رآنا يقول خير قوم على وجه الارض يحيون سنة النبي صلى الله عليه
وسلم واذا اتيناه على غير ذلك يقول شر قوم على وجه الارض عقوا
الآباء والامهات وتركوا الصلوات في الجماعات وكان ابو بكر غرامي

بن نصر بن الطفيل وولداه ابو الفرج عبد اللطيف و ابو العز عبد العزيز وهو
السنة الخامسة وزيد بن رشاد بن عمران الحرانى ومن خطه نقلت
وذكر جماعة بفوات ثم قال وذلك فى مجلسين وآخرهما يوم السبت
السادس من رجب من سنة تسع وتسعين وخمس ماية بخط
محمد بن محمد حريبل بن ابى الفوارس البغدادى حامداً ومصلياً ومسلماً
المسمل على ثلثة بحسب الدين ابى الفرج بن نصر الحرانى عمره الله
ونفع به بنقل الحريف بقراءة الامام المتقن المكثر فى الدين ابى عمرو
عثمان بن محمد بن عثمان التوزرى الشيخ الامام تاج الدين ابو الطاهر
اسماعيل بن ابراهيم بن فرنيس الحزومى واولاده محمد واحمد وعبد الله
وابراهيم وعبد الرحمن والامام المتقن مجد الدين ابو عمرو عثمان بن
عبد الله بن علاق المدلجى النحوى الامام البارع زكى الدين ابو اسحاق
ابراهيم بن يحيى بن عبد العزيز اللورى ونور الدين على بن عمر بن سنبل الحنبلي
وولده عبد الله ونور الدين على بن محمد بن احمد بن الحيبل وابى بكر بن محمد
بن منيع البشطارى الامام جمال الدين ابو عبد الله محمد بن عبد الكريم بن جعفر
بن دراده القرشى وآخرون اتلنوا على الاصل المنزل محمد بن محمد بن حريث بن
ابى الفوارس البغدادى هذا خطه عفا الله عنه ولطف به بمنه وكرمه
ولطفه وصح ذلك فى مجلس واحد يوم الثلاثاء العاشر من ذى القعدة
سنة اربع وستين وستماية احسن الله خاتمتها بمنه وكرمه والحمد لله
حق حمده وصلواته على خير خلقه سيدنا محمد وآله وصحبه وسلامه وهو
حسبنا ونعم الوكيل وسمع بالقراءة المذكورة كمال الدين سليمان بن
عبد الله بن جعفر بن شمس الخلافة وولداه على وحسن وابو حفص
عمر بن عبد الرحيم بن ابى القاسم الحربى الحقهم محمد بن جزيل المذكور صحيح
ذلك وكتب عبد اللطيف عبد المنعم بن على الحرانى عفا الله عنه.

سمع هذا الجزء اجمع ومااله امام الاوحد الصدر الرئيس ابى محمد
عبد المنعم بن على بن نصر الحرانى عمره الله ابى على بن الحريف بقراءة الشيخ الامام

[Right margin, vertical:] ثم اهل بعض الفساد اهتدامها اهفافها
[Right margin, lower, vertical:] ثم ها هنا اهيا بين فى الرحمن ١٢

الحديث حدثت عن عبدالعزيز بن جعفر الفقيه ثنا ابو بكر الخلال انبا
محمد بن ادريس قال سمعت حمزة بن سعيد المروزي قال سمعت
ابا بكر بن عياش وضرب بيده على كتف يحيى بن آدم فقال ويلك يا يحيى
في الدنيا قوم افضل من اصحاب الحديث حدثني ابو طالب يحيى بن علي
بن الطيب الدسكري ثنا ضرار بن رافع الهروي قال سمعت ابا بكر محمد
بن احمد يقول حدثنا محمد بن عبدان ثنا سعيد بن يحيى بن الازهر
قال سمعت ابا بكر بن عياش يقول ما رأيت قوما خيرا من اصحاب
الحديث يتردد الى احدهم في الكلمة مرارا ولو شاء ان يقول
سمعت ابا بكر بن عياش لقال اخبرنا ابو نعيم الحافظ حدثنا
عبدالله بن محمد بن جعفر ابراهيم بن محمد بن الحسن ثنا هناد بن
السري قال خرج ابو بكر بن عياش يوما واصحاب الحديث ببابه
فقال هؤلاء خيار الناس لو شاؤا رجعوا فقالوا قد سمعنا
قد ذكرنا في كتابنا هذا من فضل الحديث واهله المخصوصين
بحفظه ونقله ما فيه كفاية عما سواه وغنية لمن سمعه
ورواه وانا اذكر بعد هذا ان شاء الله في كتاب مفردا اخلاق
الراوي وآداب الواعي وما يجب عليهما ويستحب منهما ويكره لهما
اذ لا غنى لاحد من اصحاب الحديث عن معرفة ذلك ونسأل الله
المعونة على ما ينتخبه والعصمة من الخطا والزلل فيه انه على كل
شئ قدير هذا آخر الكتاب وهو شرف اصحاب الحديث والحمد لله
حق حمده وصلواته على محمد وآله وصحبه وسلامه ـ

على الاصل المنقول منه والمعارض به سمع جميع هذا الكتاب
على الشيخ ابي علي بن ابي القاسم بن ابي علي بن الحريف بحق سماعه
لذلك جميعه من القاضي ابي بكر محمد بن عبد الباقي بحق روايته
عن الخطيب على ما هو مبين في هوامش هذه النسخه بقراءة الشيخ
الامام العالم الصدر الكبير نجم الدين ابي محمد عبد المنعم بن علي

بسم الله الرحمن الرحيم ٥

نبذة من ترجمة المصنف العلامة رحمه الله تعالى

قال الذهبي في تذكرته ص٣١٢ ج٣ الخطيب الحافظ الكبير الامام محدث الشام والعراق ابو بكر احمد بن علي بن ثابت بن احمد بن مهدي البغدادي صاحب التصانيف ولد سنة اثنتين وتسعين وثلث مائة وكان والده خطيب قرية درزيجان قال ابن ماكولا كان الخطيب آخر الاعيان ممن شاهدناه معرفة وحفظا واتقانا وضبطا لحديث النبي صلى الله عليه وسلم وتفننا في علله واسانيده وعلما بصحيحه وغريبه وفرده ومنكره ومطروحه ثم قال لم يكن بعد الدارقطني مثله ولعل الخطيب لم ير مثل نفسه قال ابو اسحق الخطيب يشبه بالدارقطني في معرفة الحديث وحفظه قال السمعاني كان الخطيب مهيبا وقورا ثقة متحريا حجة حسن الخط كثير الضبط فصيحا ختم به الحفاظ قال ابن شافع انتهى اليه الحفظ والاتقان في علوم الحديث

قال الفضل بن عمر النسوي كنت بجامع صور عند الخطيب فدخل عليه علوي وفي كمه دنانير فقال هذا الذهب تصرفه في مهماتك فقطب وقال لا حاجة لي فيه فقال كانك تستقله ونفض كمه على سجادة الخطيب قال هي ثلاث مائة دينار فخجل الخطيب وقام واخذ سجادته وراح فما انسى عز خروجه وذل العلوي وهو يجمع الدنانير قال ابو زكريا التبريزي كنت اقرأ على الخطيب بحلقته بجامع دمشق كتب الادب المسموعة له وكنت اسكن منارة الجامع فصعد الي وقال احببت ان ازورك في بيتك فتحدثنا ساعة ثم اخرج ورقة وقال الهدية مستحبة اشتر بهذه اقلاما فاذا هي خمسة دنانير ثم صعد نوبة اخرى ووضع نحوا من ذلك وكان اذا قرأ الحديث سمع صوته في آخر الجامع كان يقرأ معربا صحيحا ولما حج الخطيب رحمه الله تعالى شرب من ماء زمزم ثلاث شربات وسأل الله ثلاث حاجات اخذا بالحديث ماء زمزم لما شرب له فالحاجة الاولى ان يحدث بتاريخ بغداد بها الثانية ان يملي الحديث بجامع المنصور الثالثة ان يدفن عند بشر الحافي فقضى الله له ذلك وكان رحمه الله يختم كل يوم قريب الغياب قراءة ترتيل ثم يجتمع عليه الناس وهو راكب فيقولون حدثنا فيحدث - وقد كان رئيس الرؤساء تقدم الى الوعاظ والخطباء الا يورد واحد حديثا حتى يعرضه على ابي بكر واخرج بعض اليهود

المكثر مكين الدين ابي الحسن الحصني ولده تاج الدين ابو بكر محمد القاضي الصدر
الرئيس العدل معين الدين عبد الرزاق بن عبد الكريم العسقلاني وولداه
تاج الدين محمد وحسن وهو في السنة الرابعة من عمره وفتاه وصواب كافور شهاب الدين
ابو اسعد بن احمد الضبي والامام حسام الدين عبد القادر والامام الاجل سيف الدين
ابو نكم السامي العزيزي والامام الصدر سديد الدين ابو بكر عبد الله القاضي عماد الدين
احمد بن علي المقدسي والامام نجم الدين ابو عمرو عثمان بن عبد الله بن علاق
المدلجي النحوي وولده محمد ونور الدين علي بن عمر بن سنبل الحميري وولده
عبد الله و شمس احمد بن موسى بن نصر اللخمي وشمس الدين ابو الصفا خليل
بن بدران بن طيل الحلبي واسماعيل بن ابي بكر بن ابي العواس بن مسعد
والقاضي الاجل سراج الدين ابو حفص عمر بن الشيخ الصالح
معز الدين ابي الدر وجوهر بن عبد الله الحبشي الصوفي وجلال
الدين اسحاق سبط ابن الحميري والامام شهاب الدين ابو البركات
احمد بن النصر بن بنا المقري واحمد بن محمد بن طبقة الدمياطي و
محمد بن محمد بن حرمل بن ابي الفوارس الصوفي الدارسيدي
وهذا خطه عفا الله عنه ولطف به بمنه وكرمه وقد اجاز الشيخ لمن
سمع جميع ما يجوز له روايته وتلفظ بها اثابه الله وصح ذلك في بيته في يوم
الجمعة خامس شهر صفر من سنة خمس وستين وستمائة احسن الله
خاتمتها الحمد لله حق حمده وصلواته على خير خلقه سيدنا محمد وآله وصحبه
وسلامه وهو حسبي ونعم الوكيل صح ذلك عبد اللطيف عبد المنعم الحراني عفا الله عنه
الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى اقول مستعينا بالله
قد تم تصحيح هذا الكتاب المستطاب على يد احوج العباد الى مولاه محمود
بن علي شويل وكيل رآسة القضاء بالمدينة المنورة وامين الفتوى بها
على نسخة قديمة مروية عن المؤلف عليها خط السيد مرتضى الزبيدي شارح
القاموس والمحدث الكبير وكان ذلك في اليوم الثامن والعشرين من
ذي القعدة الحرام سنة ١٣٤٢ كتبه محمود بن علي شويل بالمدينة المنورة

في صـ ١٧ سطر ١٤

بسم الله الرحمن الرحيم

فهرس شرف اصحاب الحديث للامام ابي بكر الخطيب البغدادي رحمه الله تعالى

	صفحة	
خطبة الكتاب	١	الاسناد هو الطريق الى معرفة احكام الشريعة
ذم الرأي	٤	اهل الحديث هم امناء الرسول
كل علم في الحديث	٦	اهل الحديث هم حماة الدين الذاب عن السنن
الطائفة المنصورة هم اهل الحديث	٨	اهل الحديث هم ورثة الرسول صلى الله عليه وسلم
الحث على تبليغ الحديث وحفظه	١١	اهل الحديث هم الآمرون بالمعروف والناهون عن المنكر
قوله صلى الله عليه وسلم بلغوا عني ولو آية	١١	خيار الناس اهل الحديث
قوله صلى الله عليه وسلم ليبلغ الشاهد منكم الغائب	١٤	ان الابدال والاولياء اهل الحديث
قوله صلى الله عليه وسلم نضر الله امرأ الخ۔	١٦	لولا اهل الحديث لاندرس الاسلام
قوله صلى الله عليه وسلم من حفظ على امتي اربعين حديثا	١٨	صفة المحابرة
وصية النبي صلى الله عليه وسلم باكرام اهل الحديث	٢٠	الجزء الثاني من كتاب شرف اصحاب الحديث
غربة الاسلام	٢٢	الحق مع اهل الحديث
الغرباء هم اهل الحديث	٢٣	اهل الحديث اولى الناس بالنجاة واسبقهم الى الجنة
افتراق الامة	٢٣	فضيلة الرحلة في طلب الحديث
الفرقة الناجية اهل الحديث	٢٤	ذكر اهل الحديث في القرآن
قوله صلى الله عليه وسلم لا تزال طائفة الخ	٢٥	اجتماع الدنيا والآخرة في سماع الحديث وكتبه
المراد من هذه الطائفة اهل الحديث	٢٦	جعل الخلفاء في بيت المال نصيبا لاهل الحديث
قوله صلى الله عليه وسلم يحمل هذا العلم الخ	٢٨	تقريب الاحداث في سماع الحديث
اهل الحديث هم خلفاء النبي صلى الله عليه وسلم	٣٠	للرجل ان يكره ولده على سماع الحديث
وصف ايمان اهل الحديث	٣٣	تألف الاولاد على سماع الحديث
اهل الحديث اولى الناس بالنبي صلى الله عليه وسلم	٣٥	ذم الشيوخ الذين لم يسمعوا الحديث
فضيلة كتابة صلى الله عليه وسلم	٣٦	كتابة الحديث الى حين الموت
بشارة النبي صلى الله عليه وسلم بكون طلبة الحديث بعده الخ	٣٨	ثبوت حجة صاحب الحديث
بيان فضل الاسناد وتخصيصه بهذه الامة	٤٠	الراغب في الحديث والزاهد فيه

كتاباً باسقاط النبي صلى الله عليه وسلم الجزية عن الخيابرة وفيه شهادة الصحابة فعرضه الوزير على ابي بكر فقال هذا مزور قيل من اين قلت هذا قال فيه شهادة معاوية وهو اسلم عام الفتح بعد خيبر وفيه شهادة سعد بن معاذ ومات قبل خيبر بسنتين - وكان سخيا يفرق ماله على المحدثين وقف كتبه على يد ابي الفضل بن خيرون:

قال السمعاني له ستة وخمسون مصنفا ثم سمّى بعض تصانيفه منها هذا الكتاب "شرف اصحاب الحديث" اقول ان ابن خلكان كتب في وفياته انه صنف قريبا من مائة مصنف ولو لم يكن له سوى التاريخ لكفاه وقد قيل في تصانيفه رحمه الله تعالى

تصانيف ابن ثابت الخطيب	الذ من الصبي الغض الرطيب
يراها اذ رواها من حواها	رياضا للفتى اليقظ اللبيب
ويأخذ حسن ما قد ضاع منها	بقلب الحافظ الفطن الاريب
فاية راحة ونعيم عيش	توازي كتبها بل اي طيب

قال ابو شجاع الخطيب امام مصنف لم يدرك مثله قال الهمداني مات هذا العلم بوفاة الخطيب قال الرميلي مرض الخطيب في رمضان من سنة ثلث وستين واربعمائة في نصفه الى ان اشتد به الحال في اول ذي الحجة ومات يوم سابعه صلى عليه ابو الحسين بن المهتدي بالله ودفن بجنب بشر الحافي ببغداد وكان بين يدي جنازته جماعة ينادون هذا الذي كان يذب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا الذي كان ينفي الكذب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان ابو اسحق الشيرازي ممن حمل جنازته قال علي بن الحسين رايت بعد موت الخطيب كان شخصا قائما بحذائي فاردت ان اسأله عن الخطيب فقال انزل وسط الجنة حيث يتعارف الابرار وقال الرميلي كنت ببغداد نائما فرأيت كانا عند الخطيب لقراءة تاريخه على العادة والشيخ نصر بن ابراهيم المقدسي عن يمينه وعن يمين نصر رجل سألت عنه فقيل هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء ليسمع التاريخ فقلت في نفسي هذه جلالة لابي بكر ورآه بعض الصلحاء في منامه فسأله عنه فقال انا في روح وريحان وجنة نعيم قال ابن حجر العسقلاني في نزهة النظر شرح نخبة الفكر قل فن من فنون الحديث الا وقد صنف الخطيب فيه كتابا مفردا وكما قال الحافظ ابو بكر بن نقطة كل من انصف علم ان المحدثين بعد الخطيب عيال على كتبه ثم رأيتني امعنت النظر لم يحل ما خلق الا للحديث وكفى به فخرا وذلك فضل الله يؤتيه من يشاء المتكلم

اس کتاب کے مصنف حضرت امام خطیب رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالات

امام ذہبی تذکرۃ الحفاظ (جلد ثالث صفحہ ۳۱۲) میں فرماتے ہیں کہ خطیب بغدادیؒ بڑے حافظ امام شام و عراق کے
محدث تھے آپکے والد بھی بہت بڑے محدث اور درزیجان کے خطیب تھے۔ کنیت ابوبکر اور نام احمد بن علی بن ثابت ہے
۲۴ جمادی الاخریٰ ۳۹۲ھ ہجری بروز جمعرات بغداد میں پیدا ہوئے معمولی تعلیم سے آپ گیارہ سال کی عمر میں فارغ
ہوگئے پھر طلب علم حدیث میں لمبے لمبے سفر کئے اور اس فن میں ایک ممتاز حیثیت حاصل کرلی۔ ان کے شاگرد ابن
ماکولا کہتے ہیں کہ خطیبؒ حدیث نبوی کی معرفت و حفظ و ضبط و اتقان اور حدیثوں کی علتوں اور سندوں کے
جاننے اور صحیح و غریب مفرد و منکر اور ساقط کے معلوم کرنے میں ان پچھلے خاص لوگوں میں تھے جنکا میں نے مشاہدہ
کیا ہے۔ امام دار قطنیؒ کے بعد خطیبؒ جیسا کوئی محدث نہیں پیدا ہوا اور شاید خطیبؒ نے خود بھی اپنے جیسا کسی کو نہ پایا ہوگا
امام ابو اسحٰق شیرازی کہتے ہیں کہ خطیبؒ حدیث کو پہچاننے اور یاد رکھنے میں امام دار قطنیؒ کے مثل تھے حافظ سمعانی نے فرمایا
کہ خطیبؒ ہیبت و وقار والے ثقہ متعمد خوشخط بڑے ضابط اور فصیح تھے حافظوں کا ان پر خاتمہ ہوگیا۔ ابن شافع
نے کہا کہ علوم حدیث میں حفظ و اتقان کا خطیبؒ پر خاتمہ ہوگیا۔ سمعانی کہتے ہیں کہ خطیبؒ کی ۵۶ تصنیفات
ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ تاریخ ابن خلکان میں مرقوم ہے کہ خطیبؒ کی قریب سو کے تصنیفات ہیں اور اگر انکی تصنیف
سوا تاریخ بغداد کے اور کوئی نہ بھی ہوتی تو صرف یہ تاریخ ہی انکے علم و فضل اور وسعت معلومات کی شہادت کیلئے
کافی تھی۔ تذکرۃ الحفاظ میں آپکی بعض تصانیف کے نام بھی ہیں انمیں اس کتاب شرف اصحاب الحدیث کا ذکر بھی ہے۔ شجاع ذہلی
نے کہا کہ خطیبؒ امام تھے مصنف تھے ان جیسا کوئی نہ تھا۔ ابو الحسن ہمدانی نے فرمایا کہ خطیبؒ کی موت سے علم حدیث کی موت
ہوگئی۔ فضل بن عمر نسوی کہتے ہیں میں جامع صور میں امام خطیبؒ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک علوی آیا اور امام صاحب سے عرض کی کہ یہ
تین سو دینار ہیں آپ اسے قبول فرمائیے اور اپنی ضرورت میں خرچ کریں آپنے نہایت لاپرواہی سے انکار کردیا اسنے ان دیناروں کو
آپکی جانماز پر ڈالدیئے آپ جھلا کر جانماز جھاڑ کر وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور وہ شخص بیچارہ سامنہ لیکر اپنے دینار سمیٹ کر چلدیا
ابو زکریا تبریزی کا بیان ہے کہ جامع دمشق میں میں پڑھتا تھا اور مسجد ہی کے ایک حجرہ میں رہتا تھا کبھی کبھی امام خطیبؒ میرے پاس
تشریف لاتے ادھر ادھر کی کچھ باتیں کرکے چلتے وقت فرماتے دیکھو بھائی ہدیہ قبول کرنا بھی مسنون طریقہ ہے یہ کہکر ایک پڑیا میرے
سامنے رکھکر چلے جاتے میں اسے کھولتا تو اسمیں پانچ اشرفیاں نکلتیں جو آپ مجھے قلم دوات کے خرچ کیلئے دے جایا کرتے تھے
آپ خوش آواز اور بلند لہجہ تھے جس وقت جامع مسجد میں احادیث پڑھتے تھے تو مسجد گونج اٹھتی تھی الفاظ حدیث کی اعراب
ظاہر کرکے نہایت صحت کیساتھ پڑھتے تھے۔ حج کے زمانہ میں جب آپ چاہ زمزم کے پاس پہنچتے ہیں تو اس حدیث کو
یاد کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "زمزم کا پانی جس مقصد کیلئے پیا جائیگا اللہ تعالیٰ اسے پورا کرتا ہے" آپ

	صفحه
ستدلال على اهل السنة بحبهم اهل الحديث	٧٣
ستدلال على اهل البدعة ببغضهم اهل الحديث	٧٤
بعد الامام جعفر بن محمد اباحنيفة رح	٧٨
ى هرون الرشيد	٨٠
لامام الشافعي فى تارك الكتاب والسنة	٨٠
زاب فى حفظ الحديث وآدابه	٨١
لب الحديث من افضل العبادات	٨٢
ايه الحديث افضل من التسبيح	٨٤
تحديث بمنزلة درس القرآن	٨٤
تحديث بمثابة الصلواة	٨٥
لتحديث افضل من صلوة النافلة	٨٥
نابة الحديث افضل من صوم التطوع	٨٧
لاستشفاء بقراءة الحديث	٨٨
جه نهى عمر بن الخطاب رضي الله عنه عن رواية الحديث	٨٨
بول اخبار الآحاد	٩٣
الروايات عن الصحابة فى الحث على حفظ الحديث ونشره والمذاكرة به	٩٤
الروايات عن التابعين فيه	٩٨
من تمنى رواية الحديث من الخلفاء ورواية المحدثين افضل العلماء	٩٩
ذم الشعراء	١٠٢
من التذ بالتحديث ومجالسة اهل الحديث	١٠٣
الجزء الثالث من كتاب شرف اصحاب الحديث ذكر رؤيا الصالحين فى المنام لاصحاب الحديث من الحباء والاكرام	١٠٨

	صفحه
فضيلة كتابة صلى الله عليه وسلم مع اسمه	١١٣
توجيه بعض الاقوال التى ربما اشكلت على سامعيها	١١٣
توجيه قول المغيرة رح	١١٣
توجيه قول شعبة رح	١١٥
امير المؤمنين فى الحديث	١١٧
توجيه قول سفيان الثورى رح	١١٨
زكوة الحديث	١١٨
رواية سفيان عن الضعفاء	١٢٠
توجيه قول مغيرة بن مقسم الضبي رح	١٢٢
توجيه قول سفيان الثورى رح	١٢٣
ابانة احوال الرواة اى الجرح ليست بغيبة بل واجبة	١٢٤
كراهية الاشتغال بالاخبار الشاذة والاحاديث المنكرة	١٢٥
قول سفيان الثورى فى الحث على الحديث	١٢٦
توجيه خبر مالك بن انس وعبد الله بن ادريس	١٢٧
توجيه اخبار الاعمش	١٢٩
بخله بالحديث	١٣٠
مدحه اصحاب الحديث	١٣١
توجيه قول ابى بكر بن عياش	١٣٢
كان ابو بكر حامى الحديث	١٣٣
ورد عن ابى بكر قول ظاهره بغض اصحاب الحديث	١٣٤
خاتمة الكتاب	١٣٤
سند الكتاب	١٣٤
تصحيح الشيخ محمد بن على التسويلى كبير رأسة القضاة وامين الفتوى بالمدينة المنورة زادها الله شرفا	١٣٦
نبذة من ترجمة الخطيب رحمه الله تعالى	١٣٣

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب فضائلِ محمدی کے مضامین کی مکمل فہرست

مضمون	صفحہ
خطبۂ کتاب	۱
سببِ تالیفِ کتاب	۲
اہلِ بدعت کی مذمت	۲
رائے قیاس اور علمِ کلام کی مذمت	۴
حدیث میں کل علوم کا موجود ہونا	۶
اہلِ حدیث کی مدح اور انکا نسبتی لقب	۷
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلحدیث کے متعلق پیشگوئی	۸
اس حدیث سے مراد اہلحدیث ہیں	۸
اسی مضمون کی اور حدیث	۹
ایک آیت کی تفسیر	۱۰
کتاب تاویل مختلف الحدیث مصنفہ امام ابن قتیبہ کا ذکر	۱۰
حدیث شریف کے یاد کر لے اور اسے دوسروں تک پہنچانیکی رغبت ۔	۱۱
حضورؐ کا فرمان کہ میری حدیثیں پہنچا دیا کرو ۔	۱۱
حضورؐ کا فرمان کہ حاضر غائب کو میری حدیثیں پہنچا دے	۱۱
حضورؐ کی حدیثیں سننے سنانیوالوں کیلئے آپکا دعا کرنا	۱۲
چالیس حدیثوں کے حافظ کی فضیلت	۱۳
ایک حدیث یاد رکھنے والے کی فضیلت	۱۴
اہلحدیث کی عزت کرنیکی حضورؐ کی وصیت	۱۴
صحابہؓ کا اس وصیت پر عمل	۱۵
حضورؐ کا فرمان کہ دین غربت سے شروع ہوا اور پھر غربت میں آجائیگا اور غرباء کو آپکی بشارت	۱۵
ان غرباء کی تفسیر اور تشریح	۱۶
ان غرباء سے مراد اہلحدیث ہے	۱۶
حضورؐ کی پیشگوئی کہ میری امت کے ستر سے زیادہ فرقے ہو جائینگے سوائے ایک کے سب جہنمی ہونگے	۱۶
اس پیشگوئی میں جنتی فرقہ سے مراد جماعت اہلحدیث ہی	۱۷
حضورؐ کا فرمان کہ ایک جماعت آپکی امت میں قیامت تک حق پر قائم رہیگی ۔	۱۷
اس سے مراد بھی اہلحدیث ہیں	۱۸
حضورؐ کا فرمان کہ ہر زمانہ کے عادل لوگ علمِ حدیث حاصل کریں گے ۔	۱۸
اہلحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء ہیں ۔	۲۰
اہلحدیث دوسرے نبیوں اور صحابہؓ کے بھی خلفاء ہیں	۲۰
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اہلحدیث کی ایمان کی تعریفیں کرنا ۔	۲۱
قیامت کے دن اہلحدیث کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ قریب جگہ پانا	۲۳
درود شریف کی فضیلت	۲۳
درود شریف کے لکھنے کی فضیلت	۲۴
حدیث شریف لکھتے ہوئے درود شریف لکھنے کی فضیلت	۲۴

آپ تین مقصد دل میں رکھتے ہیں اور تین مرتبہ چاہ زمزم کا پانی پیتے ہیں ایک تو یہ کہ تاریخ بغداد آپ لکھ سکیں دوسرا
یہ کہ بغداد کی مشہور جامع منصور میں آپ درس حدیث دیں تیسری یہ کہ بشر حافی کے پڑوس میں آپ دفن ہوں آپکی یہ تینوں دعائیں
قبول ہوئیں۔ دس ضخیم جلدوں میں آپنے تاریخ بغداد لکھی جسکے ایک حصہ کو جو حضرت امام ابو حنیفہ کے متعلق ہے میں نے چھپوا لیا ہے
اور اسکا اردو ترجمہ بھی کرا لیا ہے فالحمد للہ علیٰ ذلک) جامع بغداد کے آپ مدرس بنے اور انتقال کی بعد آپکی تربت بھی وہیں ہوئی
جہاں آپکی دعا تھی۔ ہر دن رات میں آپ ایک مرتبہ قرآن کریم ختم کیا کرتے تھے اور ترتیل کیساتھ پڑھا کرتے تھے اور لوگوں کو حدیث
بھی پڑھایا کرتے تھے آپکا مرتبہ حکومت کی نظر میں اتنا بڑا تھا کہ رئیس الرؤسا نے حکم دیدیا تھا کہ کوئی شخص وعظ خطبہ وغیرہ
میں حدیث بیان نہ کرے جبتک کہ امام خطیب سے اجازت حاصل نہ کرے کیونکہ حدیث کی پرکھ میں آپکو کمال حاصل تھا یہود نے
خلیفۂ اسلام کے سامنے ایک عہد نامہ پیش کیا جسکا مضمون یہ تھا کہ یہودیان خیبر سے جزیہ نہ لیا جائے اس عہد نامہ پر بڑے بڑے
صحابہؓ کے دستخط تھے اور عہد نامہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ہوا بتلایا جاتا تھا سلطنت میں ایک کھلبلی مچ گئی آخر امام خطیبؒ کے
سامنے اُسے پیش کیا گیا آپنے ایک نگاہ دیکھتے ہی فرمایا کہ یہ جعلی ہے یہودیوں کی شرارت ہے انہوں نے خود اسے بنا لیا ہے آپسے ثبوت
طلب کیا گیا تو آپنے فرمایا دیکھو اسپر ایک گواہی تو حضرت امیر معاویہؓ کی ہے فتح خیبر ۷ھ میں ہوا اور امیر معاویہؓ اسوقت اسلام بھی
نہیں لائے تھے وہ ۸ھ میں فتح مکہ والے سال مسلمان ہوئے تھے پھر انکے دستخط اس عہد نامہ پر جو ان کے اسلام سے ایک سال قبل لکھا گیا
کہاں سے آگئے علاوہ ازیں دوسری شہادت اسپر حضرت سعد بن معاذؓ کی ہے حالانکہ جنگ خیبر سے پہلے ہی وہ انتقال فرما چکے تھے
۵ھ میں غزوۂ خندق کے زمانہ میں انتقال ہوا اور ۷ھ میں خیبر کی زمینیں حضورؐ کے قبضہ میں آئیں تو اپنے انتقال کے دو سال
بعد وہ کسی عہد نامہ پر دستخط کیسے کرتے ہیں یہ ایک واقعہ ہی نہیں اس جیسے بیسیوں واقعات نے دنیا کو مجبور کر دیا تھا کہ وہ باور
کریں کہ حضرت امام خطیبؒ اپنے زمانے کے بے مثل امام اور زبردست علامہ اور لاثانی محدث تھے۔ باوجود اس علم و فضل زہد و
قناعت بے نفسی اور بے غرضی کے آپ بڑے سخی تھے محدثین اور طلبۂ حدیث کے ساتھ عموماً سلوک کیا کرتے تھے انتقال سے
پہلے اپنا تمام مال محدثین پر تقسیم کر دیا اپنی تمام کتابیں راہ للہ وقف کر دیں۔ علم حدیث کے تقریباً ہر فن میں آپکی کوئی نہ
کوئی تصنیف ہے آپکی تصانیف کی عام مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ آج تمام علماً طلبا انکے یکسر محتاج ہیں مخلوق انکی تصانیف
کی طرف جھکی ہوئی ہے۔ بڑے بڑے بلند پایہ شعرا نے آپکی تصانیف کی تعریف میں اپنا زور قلم دکھایا ہے اور آپکی حلاوت کو انکی
لذت کو انکی تحقیق کو اور انکی خوش اسلوبی اور حسن بیان اور بلند پایہ تحقیق کو نہایت پسند کیا ہے اور خوب تعریف کی ہے بلکہ دنیا
کی کسی چیز کو وہ اتنی محبوب نہیں سمجھتے جتنی محبت انہیں امام خطیبؒ کی تصانیف سے ہے۔ امام خطیبؒ ماہ رمضان کی نصف میں
۴۶۳ھ میں بیمار ہوئے اول ذی الحجہ کو حالت نازک ہو گئی اور ۷ ذی الحجہ کو انتقال ہو گیا جنازہ کی نماز قاضی ابو الحسینؒ نے پڑھائی اور آپ اپنی
مقبول دعا اور دلی تمنا کے مطابق بشر حافی کی قبر کے پاس دفن کئے گئے ان کے جنازے کے آگے ایک جماعت یوں پکارتی جاتی
تھی یہ وہ شخص ہے جو حدیث نبوی سے اعتراض کو دفع کرتا تھا۔ یہ وہ بزرگ ہیں جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کذب کو دور کرتے تھے
یہ وہ ہیں جو حدیث پیغمبر کے حافظ تھے۔ آپکا جنازہ اٹھانیوالوں میں ابو اسحاق شیرازی بھی تھے۔ علی بن حسین کہتے ہیں کہ خطیبؒ
کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا کہ ایک شخص میرے سامنے کھڑا ہے میں نے اس سے خطیبؒ کا حال پوچھا اس نے کہا بیچ جنت میں جا
وہاں نیکوں سے ملاقات ہوتی ہے۔ رمیلی کہتے ہیں کہ میں ربیع الاول کی بارہویں کو ۴۶۳ھ میں بغداد میں سویا ہوا تھا خواب میں
کیا دیکھتا ہوں کہ ہم لوگ عادت سابقہ کے مطابق امام خطیبؒ کے پاس تاریخ بغداد پڑھنے کو جمع ہیں شیخ نصر مقدسیؒ
خطیبؒ کے دائیں جانب ہیں اور انکے دائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں آپ تاریخ بغداد سننے کو تشریف لائے
ہوئے ہیں تو میں نے کہا کہ یہ ابو بکر خطیبؒ کی بزرگی کی دلیل ہے نیز بعض صلحا نے خواب میں دیکھ کر آپکا حال پوچھا آپنے جواب دیا

مضمون	صفحہ
اہلحدیث سے دشمنی رکھنی بدعتی ہونیکی علامت ہے	۵۱
بدعتیوں کا حدیث اور اہلحدیث سے چڑنا	۵۱
اہلحدیث کو برا کہنے والوں پر حضرت امام احمدؒ کا فتوی۔	۵۲
اہلحدیث اور حدیث کی مدح اور اہل رائے اور رائے قیاس کی مذمت	۵۲
امام ابوحنیفہؒ کو امام جعفر بن محمدؒ کی نصیحت	۵۴
کتاب وسنت کی تارک اور علم کلام کی شیدائی پر حضرت امام شافعیؒ کا فتوی	۵۵
حفظ حدیث کے ثواب کا بیان	۵۶
ایک حدیث کے حفظ کا ثواب	۵۶
دو حدیثوں کے حفظ کا ثواب	۵۶
علم حدیث کی تمام عبادتوں پر فضیلت	۵۷
حدیث کی روایت کی تسبیح خوانی پر فضیلت	۵۸
حدیثیں بیان کرنی درس قرآن کے قائم مقام ہیں	۵۸
حدیثیں بیان کرنی نماز پڑھنے کا درجہ رکھتی ہیں	۵۹
نفل نماز سے بھی افضل عبادت حدیث کا پڑھنا پڑھانا ہے۔	۵۹
ایک حدیث شریف کا لکھنا رات بھر تہجد پڑھنے سے افضل ہے۔	۵۹
نفلی روزے سے بھی حدیث کی کتابت کا افضل ہونا۔	۶۰
امام خطیبؒ کا بہترین مشورہ	۶۱
حدیث شریف کی تلاوت سے بیماری دور ہوجاتی ہے	۶۲

مضمون	صفحہ
حضرت عمرؓ کی روایت حدیث سے ممانعت کی وجہ	۶۱
حضرت عمرؓ کی روایت حدیث میں احتیاط	۶۳
آحاد حدیثوں کا قابل قبول ہونا	۶۷
حدیث کے حفظ کرنے حدیث کے پھیلانے حدیث کا مذاکرہ کرنے کی صحابہؓ کی تاکید	۶۸
تابعینؒ کی اس کی بابت تاکید	۷۰
شاہان اسلام کا روایت حدیث کی تمنائیں کرنا اور محدثین کو سب علماء سے افضل جاننا	۷۰
خلیفہ مامون رشیدؒ کا قول	۷۱
اس روایت کی تنقید	۷۱
خلیفہ متوکل کا واقعہ	۷۲
اس روایت کی تنقید	۷۳
خلاف شرع اشعار کہنے والوں کی مذمت	۷۴
حدیث اور اہلحدیث کی مجلسوں سے دلچسپی	۷۵
فضائل محمدی کا تیسرا حصہ	
دیندار صالح لوگوں کے وہ خواب جن میں انہوں نے اہلحدیث کی اخروی بزرگیاں اور درجات ملاحظہ فرمائے ہیں۔	۷۸
حضورؐ کے نام نامی کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے کی فضیلت	۸۲
بعض ان اقوال کا بیان جن سے لوگ دھوکہ کھا جاتے ہیں اور انکے صحیح معنی اور ٹھیک مطلب اور سچی توجیہ	۹۳

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
اس کا باعث نجات ہونا	۲۴	ولید کرابیسیؒ کی آخری وصیت	۳۹
اس کا باعث نور ہونا	۲۵	اہلحدیث کا مستحق نجات ہونا اور سب سے پہلے	
حدیث پڑھنے والوں کو حضورؐ کی بشارت		جنت میں جانا	۴۰
اور ان کا حضورؐ کے ساتھ تعلق	۲۵	غیبی گواہ	۴۱
اسناد کی فضیلت اور اسناد کا اس امت		طلب حدیث کے لئے سفر کرنیکی فضیلت	۴۱
کے ساتھ مخصوص ہونا۔	۲۶	اہلحدیث کا قرآن پاک میں ذکر۔	۴۲
اگلی امتوں اور اس امت کی تحقیق کا فرق	۲۷	حدیث کے طالب علموں کا قرآن کریم میں ذکر	۴۲
محدثین کی بلا رو رعایت جرح	۲۸	عالم اور عابد کا فرق۔	۴۳
احکام شریعت کی معرفت اسناد پر موقوف ہے	۲۹	حدیث شریف کے سننے اور لکھنے میں دونوں	
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امین اہلحدیث ہیں	۳۰	جہان کی بھلائی کا ہونا۔	۴۳
دین کے حامی اور سنتوں کے محافظ اہلحدیث ہیں	۳۱	علم حدیث تنہائی کا رفیق ہے۔	۴۴
اہلحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث ہیں	۳۲	شاہان اسلام کا اہلحدیث کے لئے بیت المال	
اہلحدیث بھلائیوں کا حکم کرنیوالے اور برائیوں		سے حصہ مقرر کرنا۔	۵
سے روکنے والے ہیں۔	۳۳	نوکر لوگوں کو حدیث شریف سنانا	۵
اہلحدیث بہترین لوگ ہیں۔	۳۳	اپنی اولاد کو جبراً حدیث شریف پڑھانا	۶
اہل حدیث کا عشق حدیث	۳۴	اپنی اولاد کو للچا اور پرچا کر حدیث سنانا	۷
روئے زمین پر اہلحدیث سے بہتر اور کوئی جماعت نہیں	۳۵	حدیث نہ جاننے والے علماء کی مذمت	۷
اہلحدیث کا ابدال اور اولیاء اللہ ہونا	۳۶	مرتے دم تک حدیث شریف کا شغل رکھنا	
اگر اہلحدیث نہ ہوتے تو رونق اسلام نہ رہتی	۳۷	چاہئے۔	۸
اہل حدیث کا شغل حدیث	۳۷	اہل حدیث کا با دلیل ہونا۔	۹
اہلحدیث کے تلمذ اتوں کا وصف	۳۸	حدیث نہ جاننے والے فقہا کی مذمت	۱
فضائل محمدی کا دوسرا حصہ		حدیث سے رغبت نہ رکھنے والے اور رغبت	
حق والی جماعت اہلحدیث کی ہے	۳۹	نہ رکھنے والوں کا بیان۔	
خلیفہ ہارون رشید کا ایک زریں قول	۳۹	اہلحدیث کی محبت اہلسنت کی علامت ہے۔	

يا بشرى

جزء من تاريخ بغداد للإمام العلامة المحدث أبي بكر الخطيب البغدادي رحمه الله تعالى في ترجمة الإمام أبي حنيفة النعمان بن ثابت الكوفي إمام أهل الرأي رحمه الله تعالى

أيها الإخوان وجدت في سفر الحج بدار الشيخ محمد نصيف الساجي بالجدة هذا الجزء الشريف فاغتنمته لأنه جزء من الكتاب المبارك الذي رُئي مجيئ رسول صلى الله عليه وسلم لسماعه فما كان أحد ليترك هذا المبرك فنقل هناك ثم بعد وصولي إلى الوطن ترجمته بالهندية لكي يعم نيله فهو الآن مطبوع موجود بحمد الله فالمرجو من سكان أن يزوروه -

في هذا الجزء ترجمة الإمام أبي حنيفة ونسبه وإرادته على ولاية القضاء وامتناعه وقدومه بغداد وموته بها في السجن وصفته وذكر السنة التي ولد فيها وابتدائه بالنظر في العلم ومناقبه وما قيل في فقهه وما ذكر من عبادته وورعه وما ذكر من جوده وسماحته وحسن عهده وما ذكر من وفور عقله وفطنته وتلطفه وما حكي عنه في الإيمان واستتابته من القول بخلق القرآن وعدم قوله بخلق القرآن وذكر الروايات عمن حكى عنه القول في خلق القرآن وذكر ما حكي عنه من رأيه في الخروج على السلطان وما حكي عنه من مستشنعات الألفاظ والأفعال وما قاله العلماء في ذم رأيه والتحذير منه وما حكي في الجرح والتعديل عليه من أئمة هذا الشأن وذكر موته والصلاة عليه ودفنه وقبره إلى غير ذلك والله المسئول أن يرزقنا النفع به وبأمثاله وأن يهدينا طريق الهدى وهو المجيب لمن سأل ودعا -

ومثل هذين الكتابين الكبيرين طبعت على نفقتي "خلاصة السير في أحوال سيد البشر" للإمام محب الدين أبي جعفر أحمد بن عبد الله الطبري مع ترجمتها بالهندية وهو كتاب "نبع الشأن أحسن التبيان لا مطنب ممل ولا موجز مخل" وكتاب "السنة" للإمام المبجل الحبر المفضل أحمد بن محمد بن حنبل في العقائد مع ترجمة الهندية و"جزء رفع اليدين" لقاضي القضاة مفتي المسلمين الشيخ تقي الدين السبكي مع ترجمة الهندية

نفعنا الله وإياكم بكتب المحدثين وحشرنا وإياكم في زمرتهم أجمعين -

وأنا المفتقر إلى الله - أبو عبد الله محمد بن إبراهيم - عفا عنه مولاه العفو الرحيم وذلك في غرة ذي القعدة سنة ١٣٢٥ هـ - تطلب هذه الكتب كلها من العنوان "فقرا خانه محمد أجيري دهلي"

مضمون	صفحہ
حضرت مغیرہ رح کے ایک ایسے قول کی توجیہ	۸۳
حضرت شعبہ رح کے ایک ایسے قول کی توجیہ	۸۴
حضرت شعبہ رح کا درجہ اور حرص حدیث	۸۵
حضرت سفیان ثوری رح کے ایک ایسے قول کی توجیہ	۸۷
علم حدیث کی زکوٰۃ	۸۸
حضرت سفیان رح پر جرح	۹۰
حضرت مغیرہ بن مقسم ضبی رح کے ایک ایسے قول کی توجیہ	۹۳
جرح اور تنقید کا غیبت میں داخل نہ ہونا بلکہ دین خدا کی حفاظت کے لئے اس کا ضروری ہونا	۹۵
علامہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی اس بارے میں مستقل تصنیف بنام کفایہ	۹۶
غریب اور منکر حدیثوں کی روایت سے بچنا چاہئے۔	۹۷
حضرت سفیان ثوری رح کی علم حدیث کی تاکید اور مدح	۹۸
امام مالک بن انس رح اور امام عبداللہ بن ادریس رح کے ایک ایسے قول کی توجیہ	۹۹
صرف اسناد کی کثرت اور غریب حدیثوں کی روایت کی چاہت والوں کی مذمت	۱۰۰
حضرت اعمش رح کے ایک ایسے قول کی توجیہ	۱۰۳
حضرت اعمش رح کے غصہ کا حال	۱۰۴
حضرت اعمش رح کا ایک مزیدار واقعہ	۱۰۵
ایک دوسرا لطیفہ	۱۰۶
دو اور پر لطف لطیفے	۱۰۷
حضرت اعمش رح کی زبانی حدیث اور اہلحدیث کی مدح و ستائش	۱۰۸
حضرت ابوبکر بن عیاش رح کے ایک ایسے قول کی توجیہ	۱۱۰
حضرت ابوبکر بن عیاش رح کا بیان حدیث میں تامل	۱۱۱
حضرت ابوبکر بن عیاش رح کا اہلحدیث کی تعریفیں کرنا۔	۱۱۵
مصنف مرحوم علامہ خطیب رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور مفید تصنیف	۱۱۸
امام خطیب محدث بغدادی رح کے مختصر حالات عربی میں	۱۲۳
عربی فہرست	۱۳۵
امام خطیب رح کی مختصر سوانح عمری اردو میں	۱۳۷
امام خطیب رح کی ایک اور کتاب کے طبع ہو جانے کی خوشخبری عربی ۱۴۳ اردو	۱۴۴

تمت

خوشخبری

سفرِ حج کے زمانہ میں جہاں مجھے یہ دُرِّ مکنون مدینہ شریف کے کتب خانے سے حاصل ہوا وہاں جدہ میں شیخ محمد نصیف صاحب تاجر کے کتب خانہ میں ایک بجد مفید کتاب یعنی محدثِ کبیر حافظ ابوبکر خطیب رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ بغداد کا ایک جزء نظر پڑا۔ امام خطیبؒ کی جلالتِ شان کے آثار اور اُنکی لوزانی یادگار میں انکی اس تصنیف تاریخ بغداد کو جو مرتبہ حاصل ہے وہ محتاجِ بیان نہیں یہانتک کہ آپ ابھی اُن کی مختصر سوانح کے صفحہ ۱۳ میں پڑھ آئے ہیں کہ اس جلیل القدر کتاب کے سننے کے لئے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف لانا بعض بزرگوں نے اپنے خواب میں دیکھا ہے تو ناممکن تھا کہ ایک ایسا تحفہ کسی کے ہاتھ لگے اور پھر اچھوتا ہی رہ جائے یہہ جزء بھی وہاں سے نقل کرالیا گیا اور ہندوستان میں پہنچکر اوس کا باقاعدہ ترجمہ کیا اور پھر اس کتاب فضائلِ محمدی کی طرح اُسے بھی چھپوا لیا آپ اسکی زیارت بھی ضرور کریں۔

جہاں محدثِ کبیر حافظ خطیبؒ کی جلالت اور تاریخ بغداد کی عظمت کا اجتماع ہے وہاں اس کتاب کو باعتبار اپنے مضمون کے بھی ایک خاص خصوصیت حاصل ہے یعنی اس میں حضرت امام ابوحنیفہؒ کے حالات و واقعات ہیں اسمیں آپکے ابتدائی حالات کے بیان کے بعد آپ پر عہدۂ قضا کا پیش ہونا آپکا انکار کرنا اسیر ہونا پیٹا جانا اور جیلخانہ کی سختی سہنا بغداد پہنچنا قید خانہ میں ہی انتقال فرمانا تعلیم میں مشغول ہونا، فن فقہ میں کمال کو پہنچنا آپکی عبادات معاملات درس و تدریس زہد و تقوی پرہیزگاری و فقہ و وسعتِ معلومات و دقّتِ نظر جود و سخا حسنِ خلق حسنِ عہد و فورِ عقل باریک بینی ذہانت و متانت وغیرہ وغیرہ بڑے بڑے مناقب کا تفصیل وار ذکر ہے اور ہر واقعہ کو امام خطیبؒ نے باسند بیان فرمایا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ آپ پر محدثین کی جو جرحیں ہیں انہیں بھی بیان کر دیا ہے غرض مناقب و مثالب کا بیان نہایت خوش اسلوبی سے باسند اس کتاب میں موجود ہے ایکساہی جیسے حسب امام صاحب کے بعض مخصوص مسائل جن پر ان کے ہم زمانہ فقہا و محدثین نے گرفت کی ہے وہ بھی اس میں موجود ہیں مثلاً ایمان کے بارے میں آپکا ایک خاص خیال خلقِ قرآن کے مسئلہ میں آپکے اقوال سلطانِ اسلام پر چڑھائی کرنے میں آپکے فتوے اور اسیطرح کے بعض اقوال و افعال پھر رائے کی مذمت میں علما محدثین کے اقوال وغیرہ آخر میں امام صاحبؒ کے انتقال اور آپکے کفن دفن تقبیر وغیرہ کا ذکر ہے۔ مجھے اللہ تعالی سے امید ہے کہ ان دونوں کتابوں کی خدمت جو خدا نے مجھ سے لی ہے وہ قبولیت کو پہونچیگی اور کیا عجب کہ میرے لئے یہ ایک باقیات صالحات بنجائے۔ واللہ ذو الفضل العظیم (محمد)

نوٹ:۔ یہ کتاب بقیمت ڈیڑھ روپیہ اس پتہ سے آپ طلب فرما سکتے ہیں:۔ دفتر اخبار محمدی اجمیری دروازہ دہلی